روزہ کے جدید مسائل
اور
اہم اصطلاحات کی تشریح

مترجم

محمد عبد الواسع العمری

ایم فل، (پی ایچ ڈی)

ادارت

شیخ ارشد بشیر مدنی حفظہ اللہ

بانی وڈائرکٹر: آسک اسلام پیڈیا ڈاٹ کام

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

روزہ کے جدید مسائل
اور
اہم اصطلاحات کی تشریح

مترجم
محمد عبدالواسع العمری
ایم فل، (پی ایچ ڈی)
شعبہ ترجمہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

ادارۃ و اشراف
شیخ ارشد بشیر مدنی حفظہ اللہ
بانی وڈائرکٹر: آسک اسلام پیڈیا ڈاٹ کام

ناشر
JILT PUBLICATION

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

جملہ حقوقِ طباعت غیر محفوظ ہیں۔

نام کتاب	:	روزہ کے جدید مسائل اور اہم اصطلاحات کی تشریح
مترجم	:	محمد عبدالواسع العمری
طبع اول	:	مارچ2016ء
صفحات	:	128
ناشر	:	JILT PUBLICATIONS
قیمت	:	-/100روپئے
طباعت	:	سہیل گرافکس، سعید آباد، حیدرآباد، Ph: 9246161020

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

ملنے کے پتے

1۔ مکان مترجم، 16-2-874/G/A، جیون یار جنگ کالونی، سعید آباد، حیدرآباد
Cell: 9440679703

2۔ جے آئی ایل ٹی پبلیکیشنز، انصار کامپلس، مہدی پٹنم، حیدرآباد Ph: 040-65146277

انتساب

میرے مشفق والدین، محسن بھائیوں اور بہن و بہنوئی کے نام

اور

میرے مخلص استاد و رہبرِ علم و ادب

پروفیسر محمد ظفر الدین صاحب، شعبۂ ترجمہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

اور ان تمام اساتذہ کرام کے نام، جن کی علمی، ادبی اور ترجمہ نگاری میں رہبری و رہنمائی کے بدولت ترجمہ نگاری کے فن سے آشنا ہوا۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

فہرست

تقریظ	ڈاکٹر ارشد بشیر مدنی حفظہ اللہ	5
تمہید	از مترجم	6
باب اول:	عصر حاضر میں روزہ فاسد کرنے والے جدید مسائل	8
باب دوم:	روزہ داروں سے سرزد ہونے والی عمومی غلطیاں	29
باب سوم:	رمضان کریم اور خواتین اسلام	53
باب چہارم:	رمضان المبارک سے متعلق اصطلاحات کی تشریح	65

- نیت اور اس کی اقسام 66
- شہادت کا معنی اور اس کی اقسام 71
- رمضان کے لغوی اور اصطلاحی معنی 73
- ماہ رمضان اور روزہ کی ابتداء اور انتہاء 77
- صوم کے لغوی اور شرعی معنی 83
- سحور کے لغوی اور شرعی معنی 86
- افطار کے لغوی اور شرعی معنی 88
- جماع کے لئے قرآنی کنایات کے معانی 89
- دعاء کے لغوی اور شرعی معنی 92
- سفر کے لغوی اور شرعی معنی 97
- قیام کے لغوی اور شرعی معنی 100
- فدیہ کے لغوی اور شرعی معنی 102
- کفارہ کا لغوی اور شرعی معنی 106
- قضاء کے لغوی اور شرعی معنی 111
- صدقہ کا لغوی اور شرعی معنی 115
- اعتکاف کا لغوی اور شرعی معنی 117
- لیلۃ القدر کا لغوی اور شرعی معنی 120

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

• عید کے لغوی اور شرعی معنی 124

تقریظ

الحمدلله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وأصحابه أجمعين. أما بعد!
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

الحمدللہ، شیخ محترم محمد عبدالواسع العمری صاحب نے اپنی مترجم کتاب" روزہ کے جدید مسائل اور اہم اصطلاحات کی تشریح "پر رائے دینے کی درخواست کی۔ الحمد للہ رمضان المبارک کے موضوع پر اردو زبان میں کافی حد تک مواد موجود ہے، تاہم میرے علم و دریافت کے مطابق، اس کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلا کہ اس میں رمضان المبارک سے متعلق خصوصی طور پر ان موضوعات کے ترجمہ پر توجہ دی گئی، جن پر اردو زبان میں کام نہیں ہوا جیسے رمضان المبارک کی اہم اصطلاحات کے لغوی اور شرعی دونوں معانی کے مباحث اور دور حاضر میں پیدا شدہ ان جدید مسائل پر موجود مضامین کے ترجمہ کو بہت ہی شرح وبسط کے ساتھ سادہ تر اسلوب میں اور اردو زبان کے لہجہ اور بیان سے مطابقت کو بہت ہی باریکی سے ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کیا گیا جو روزہ کے فساد اور بگاڑ کا باعث ہوتے ہیں۔ ترجمہ کی زبان کا انداز بیان بہت ہی عمدہ اور اردو قاری کو پڑھنے میں دلچسپی پیدا کرنے والا ہے۔

میں نے اس کتاب کا تفصیلی مطالعہ کیا، کتاب کا اسلوب عوام و خواص سب ہی کے حق میں بہت ہی سہل اور مفید ہے اور ان شاء اللہ اس کتاب کے ذریعہ علماء، خطباء اور واعظین اور عام مسلمانوں کو بہت زیادہ فائدہ ہوگا اور اس کتاب کے ذریعہ بالخصوص رمضان المبارک سے متعلق جدید دور کے طبّی مسائل کو حل کرنے میں کافی مدد ملے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ شیخ محترم کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور آخرت کے لئے بہترین ذخیرہ بنادے۔ آمین یارب العلمین۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخوکم فی اللہ
ڈاکٹر ارشد بشیر مدنی

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

بانی وڈائریکٹر Askislampedia.com

تمہید

تمام تعریفیں اسی اللہ تعالیٰ وحدہ کی ذات مبارکہ کے لئے سزاوار ہیں جو ہر خیر کا عطا کرنے والا ہے، اسی ذات مقدس نے اہل ایمان کے حق میں انتہائی رحمت اور گناہگاروں کے لئے رشد وہدایت کا ذریعہ بننے والے ماہ رمضان المبارک کو مقرر فرمایا اور اسی ماہ میں اپنی عظیم الشان اور ایک زبردست ضابطہ حیات پیش کرنے والی کتاب "قرآن کریم" کو نازل فرمایا اور درود وسلام کی بارشیں برستی رہیں ہمارے پیغمبر اسلام جود وکرم کے پیکرِ بیکراں محمد رسول اللہ ﷺ پر جنہیں "احمد" اور "محمد" جیسے اسماء سے نوازا گیا۔ آپ ﷺ، آسمانوں اور زمین کے پروردگار کی رضا وخوشنودی کی طلب میں اس ماہ رمضان میں جود وسخا کے اعتبار سے تیز و تند طوفانی ہوا کے مانند ہو جاتے، عبادات میں اپنی کمر کس لیتے اور اپنے عام معمولات کو بالکل ہی تبدیل فرمادیتے۔ آپ ﷺ کے ان اصحاب کرام پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں جو اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور اس کی تسبیح و تحمید، اعتکاف اور تراویح وغیرہ کی ادائیگی کے لئے حد درجہ چاق و چوبند ہو جاتے اور ان مومنین پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں کہ اس ماہ کی آمد پر ان کی روحیں اور دل فرحاں وشاداں ہو جاتے ہیں اور جب انہیں اس ماہ کی جدائی کا سامنا ہوتا ہے تو ان کے دل مغموم اور افسردہ ہو جاتے ہیں اور اس فراق اور جدائی میں ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہو جاتی ہیں۔

اس کتاب میں بالخصوص ان مصطلحات کی لغوی اور شرعی معانی کا ترجمہ اور تشریح کی گئی ہے جو روزہ داروں، خطباء، علماء اور واعظین کے فہم و ادراک کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوں گی کیونکہ رمضان المبارک کی ہر سال آمد در آمد ہوتی رہتی ہے اور روزہ دار کو اس عظیم الشان مہینہ کی مصطلحات کا علم نہ ہونے کی وجہ سے اس کی عبادات میں خاص کیفیت پیدا نہیں ہو پاتی اور اس ضمن میں دکتور محمد محروس اعظمی کی عربی کتاب "مصطلحات رمضانیہ" سے کافی مدد لی گئی۔

ABM Printing Publisher www.AskIslamPedia.com

ڈاکٹر شیخ خالد بن علی المشیخ حفظہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "المفطرات المعاصرۃ"(عصر حاضر میں روزہ فاسد کرنے والے جدید مسائل)کا ترجمہ پیش کیا گیا جس میں دور حاضر میں پیدا شدہ ان جدید مسائل کو بہت ہی شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا جو روزہ کے فساد کا باعث ہوتے ہیں اور اس ضمن میں بعض ڈاکٹرس کی آراء بھی حاصل کی گئیں تاکہ طبی نقطہ نظر سے کسی بھی غلطی کا امکان باقی نہ رہے۔اس ضمن میں آسک اسلام پیڈیا کے بانی وڈائرکٹر محترم شیخ ارشد بشیر مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ کا بے انتہاء ممنون ومشکور ہوں کہ شیخ محترم کی مکمل ہدایت ورہنمائی میں یہ کتاب پایہ تکمیل کو پہنچی اوران کی ٹیم بالخصوص شیخ عبدالرحمٰن عمری مدنی، شیخ نورالدین عمری کا بھی بے حد ممنون ومشکور ہوں کہ انہوں نے اپنے قیمتی اوقات میں سے کچھ وقت اس کتاب کے مضامین کی تصحیح میں صرف کرتے ہوئے کتاب کو لفظی اور معنوی غلطیوں سے حتی المقدور شفاف بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ نیز رمضان المبارک میں بالخصوص خواتین سے متعلق مسائل پر مشتمل مضمون کا بھی ترجمہ کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ وہ اس عملِ خیر کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اس کے ذریعہ اسلام اور تمام مسلمانوں کو علم نافع حاصل کرنے کی توفیق دے اوران اعمال صالحہ کے عوض میری، میرے والدین، میرے بھائیوں، میری اہلیہ اور میرے تمام اساتذہ کرام کی مغفرت کا سامان کرے! نیز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاگو ہوں کہ وہ اس عمل کو خالص اس کی رضا اور خوشنودی کا ذریعہ بنادے! آمین یارب العلمین۔۔۔بے شک وہ بے پناہ سخاوت والی اور انتہائی باعزت ذات ہے۔

محمد عبدالواسع العمری

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

باَب اول

عصر حاضر میں روزہ فاسد کرنے والے جدید مسائل

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ و السلام علیٰ من لا نبی بعدہ:

امابعد:

شیخ خالد بن علی المشیقح حفظہ اللہ تعالیٰ نے "کتاب الصیام من زاد المستقنع" کی شرح مکمل کرنے کے بعد دور حاضر میں پیدا شدہ ان جدید مسائل کو واضح کیا جو روزہ کے فساد کا باعث ہوتے ہیں، شیخ محترم نے اس موضوع کو بہت ہی شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا اور اس ضمن میں علماء کرام کے راجح اقوال کی توضیح فرمادی۔۔۔ شیخ محترم کو اللہ تعالیٰ اس عملِ خیر کا عظیم بدلہ عطا فرمائے اور ان کے ذریعہ اسلام اور تمام مسلمانوں کو علم نافع حاصل کرنے کی توفیق دے اور ان اعمال صالحہ کے عوض شیخ محترم کی مغفرت کا سامان کرے۔ اٰمین یارب العٰلمین!

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاگو ہوں کہ وہ اس عمل کو خالص اس کی رضا اور خوشنودی کا ذریعہ بنادے۔ بے شک وہ بے پناہ سخاوت والی اور انتہائی باعزت ذات ہے۔

نوٹ: اس کتابچہ کو شیخ کے روبرو پیش کیا گیا اور انہوں نے اس کی تصحیح کرتے ہوئے اتفاق ظاہر کیا۔

عیسیٰ بن عبد الرحمٰن العتیبی نے تقریظ بھی لکھی ہے۔

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

"مفطر" اور "المعاصرۃ" کے معانی

"المفطرات المعاصرۃ" کا معنی

بنیادی مفطرات کیا ہیں؟

"المفطرات المعاصرۃ" کیا ہیں؟

پہلا مفطر: "بخاخ الربوٰ"

دوسرا مفطر: زبان کے نیچے رکھی جانے والی دوائیں (tablets)

تیسرا مفطر: "لیپرااسکوپ (Laparoscope) کا استعمال" (معدہ کی بیماری کی جانچ کرنے والا آلہ)

چوتھا مفطر: 'ناک میں ڈالے جانے والے قطرات' (Nose Drops)

پانچواں مفطر: ناک میں لیا جانے والا اسپرے (Nasal sprays)

چھٹواں مفطر: بے حسی و بے ہوشی طاری کرنا (Anesthesia)

ساتواں مفطر: کان میں ڈالے جانے والے قطرات (Ear Drops)

آٹھواں مفطر: کانوں کا دھونا

نواں مفطر: آنکھ کے قطرات (Eye Drops)

دسواں مفطر: علاج کے لئے لیا جانے والا انجکشن

گیارہواں مفطر: علاج کی غرض سے لگایا جانے والا تیل اور مرہم وغیرہ

بارہواں مفطر: شریانوں میں داخل کی جانے والی نالی یا سلائی

تیرہواں مفطر: گردہ کی خونی تحلیل وصفائی (ڈالیسیز)

چودہواں مفطر: مرہم پر مشتمل وہ بتیاں جو عورت کی شرمگاہ میں رکھی جاتی ہیں

پندرہواں مفطر: مرہم پر مشتمل وہ بتیاں جو مقعد (پاخانہ کا راستہ) کے راستہ میں رکھی جاتی ہیں

سولہواں مفطر: نالیوں کے معائنہ کا آلہ

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

سترہواں مفطر: شرمگاہ کی گذرگاہ کے راستہ داخل کیا جانے والا ٹیلی اسکوپ یا لوشن یا دواء

اٹھارہواں مفطر: خون کا عطیہ دینا

انیسواں مفطر: جانچ کے لئے لیا جانے والا خون

بیسواں مفطر: دانتوں کا پیسٹ (toothpaste)

• "مفطر" اور "المعاصرة" کے معانی

"مفطر" کی جمع "مفطرات" ہے: اور یہ روزہ کو توڑنے والے امور ہیں۔ روزہ کو توڑنے والی چار اشیاء پر علماء کا اتفاق ہے:

"المعاصرة" لفظ "عصر" سے ماخوذ ہے اور لغت میں اس کے کئی معانی ہیں جیسے دھر وزمن (زمانہ) اور ملجا (ٹھکانہ) کے معنی میں اس طرح جملہ استعمال کیا جاتا ہے "اعتصرت بالمکان اذا التجابہ "یعنی" میں نے مکان میں پناہ لی۔"

اسی طرح کسی چیز کو اس حد تک نچوڑنا کہ وہ سیال مادہ میں تبدیل ہو جائے (جیسے کسی پھل کو نچوڑ کر اس کا شربت تیار کرنا)

• بنیادی مفطرات کیا ہیں؟

1۔ کھانا

2۔ پینا

3۔ بیوی سے ہم بستری کرنا

4۔ حالت حیض اور حالت نفاس میں ہو جانا۔

روزہ کی حالت میں کھانے، پینے اور ہم بستری کرنے کی حرمت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

"فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ"(سورۃ البقرۃ:187)

روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لئے حلال کیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے، اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے در گزر فرمالیا، اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔ پھر رات تک روزے کو پورا کرو اور عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ بچیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے:

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدٌ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ، فَذَلِكَ نُقْصَانُ دِينِهَا."

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

ترجمہ: ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے زید بن اسلم نے بیان کیا، ان سے عیاض نے اور ان سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نماز اور روزے نہیں چھوڑ دیتی؟ یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

- **"المفطرات المعاصرة" کیا ہیں؟**

"المفطرات المعاصرة" سے مراد 'روزہ کو توڑنے والے وہ امور جو دور جدید میں رونما ہوئے اور یہ متعدد قسم کے ہیں:

- **پہلا مفطر: "بخاخ الربو" (asthma spray،Puffer) دمہ کا اسپرے (ناک یا منھ کے ذریعہ گیس کی شکل میں سیال مادہ پہنچانا)**

یعنی یہ ایک آلہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ سیال دواء کو ناک یا منھ میں بھیجا جاتا ہے، اس دواء میں تین چیزیں جیسے پانی، آکسیجن اور بعض طبی دوائیں شامل ہوتی ہیں۔

کیا اس اسپرے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

دور حاضر کے علماء کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے:

1۔ اس سے نہ تو روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی خرابی پیدا ہوتی ہے، شیخ عبد العزیز بن باز، شیخ محمد العثیمین رحمھما اللہ تعالیٰ، شیخ عبد اللہ بن جبرین حفظہ اللہ تعالیٰ اور اللجنۃ الدائمۃ للافتاء کا یہی فتویٰ ہے۔

ان علماء کرام کے دلائل:

ا۔ چونکہ روزہ دار کے لئے کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا تمام علماء کے نزدیک جائز ہے اور کلی کے بعد روزہ دار کے منھ میں تھوک کے ساتھ کچھ نہ کچھ پانی موجود رہتا ہے جو معدہ میں داخل ہو جاتا

ABM Printing Publisher www.AskIslampedia.com

ہے، اسی طرح دمہ کے اسپرے سے غذائی نالی سے معدہ میں پہنچنے والی مقدار بہت ہی کم ہوتی ہے، لہٰذا کلی کرنے کے بعد منھ میں رہنے والے پانی کے جواز پر اس چیز کو قیاس کیا جاسکتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اس چھوٹے سے اسپرے میں 10 ملی لیٹر سیال دواء ہوتی ہے اور جس میں دوسو اسپرے موجود ہوتے ہیں اور ایک اسپرے میں بہت ہی کم مقدار ہوتی ہے۔

ب۔ نیز یہ کہ دمہ کے اسپرے سے معدہ میں کچھ داخل ہونا، کوئی یقینی اور قطعی امر نہیں بلکہ اس میں محض شک کیا جارہا ہے اور اس کے استعمال پر روزہ کے باقی رہنے اور اس کے صحیح ہونے کا وجہ جواز پایا جاتا ہے اور یقین کی موجودگی میں شک خود بخود زائل ہو جاتا ہے۔

ج۔ اس چیز کو کھانے اور پینے کے مشابہہ قرار نہیں دیا جاسکتا کہ اس کو تشخیص کے لئے نکالے جانے والے خون اور غیر غذائیت بخش انجکشن کے مشابہہ قرار دیا جائے۔

د۔ ڈاکٹروں نے یہ تحقیق بھی پیش کی ہے کہ مسواک میں آٹھ قسم کے کیمیائی مادے پائے جاتے ہیں اور روزہ دار کے لئے اس کا استعمال مطلق طور پر تمام علماء کے نزدیک جائز ہے اور یقینا اس مسواک کے استعمال کے بعد اس کا کچھ نہ کچھ حصہ معدہ میں ضرور پہنچتا ہے، لہٰذا سیال دواء کا معدہ میں جانا ویسے ہی ہے جیسے مسواک کے اثر سے معدہ میں کچھ پہنچنا۔

دوسری رائے یہ ہے کہ روزہ دار کے لئے اس کا استعمال جائز نہیں، اگر استعمال نہ کرنے کی صورت میں صحت کے بگڑنے کا اندیشہ ہو تو استعمال کرلے اور بعد میں روزہ کی قضاء کرلے گا۔

ان کا استدلال یہ ہے کہ گیس پر مشتمل دواء، منھ کے راستہ معدہ میں پہنچتی ہے اور معدہ میں کسی چیز کا داخل ہونا، روزہ کو فاسد کر دیتا ہے۔

اس دلیل کا جواب یہ ہے کہ ولو بالفرض یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ معدہ میں اس کا کچھ حصہ داخل ہو رہا ہو تو وہ اس قدر معمولی ہو گا کہ اس کو کلی کرنے کے بعد باقی رہنے والے پانی جیسے اثر ہی سے جوڑا جاسکتا ہے اور راجح قول یہی ہے کہ اس کا استعمال جائز ہے۔

ABM Printme Publisher
www.AskIslamPedia.com

- **دوسرا مفطر: زبان کے نیچے رکھی جانے والی دوائیں**

یعنی وہ گولیاں (دوائیں) جو بعض قلبی حملوں کے علاج کے لئے زبان کے نیچے رکھی جاتی ہیں اور راست طور پر جذب ہو جاتی ہیں اور اس سے خون کو قلب تک پہنچنے میں مدد ملتی ہے اور قلب کو لاحق ہونے والے اچانک حملوں کو روکا جاسکتا ہے۔

ان کا حکم: ان کا استعمال جائز ہے کیونکہ ان دواؤں میں کچھ بھی پیٹ میں نہیں جاتا بلکہ منھ ہی میں جذب ہو جاتی ہے، اسی بناء پر اس کو فاسد صوم نہیں کہا جاسکتا۔

- **تیسرا مفطر: "لیپرااسکوپ (Laparoscope) کا استعمال" (معدہ کی بیماری کی جانچ کرنے والا آلہ)**

دراصل یہ وہ طبی مشینی آلہ ہوتا ہے جس کو منھ کے راستہ حلق اور پھر غذائی نالی اور پھر معدہ میں داخل کیا جاتا ہے۔

اس آلہ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بغرض علاج، معدہ میں پائے جانے والے السر وغیرہ کی تصویر لی جائے یا معدہ کے بعض اجزاء کو جڑ سے نکالنے کے لئے پیٹ کی جانچ کی جائے یا اس کے علاوہ کچھ طبی مقاصد کے لئے اس آلہ کو استعمال کیا جاتا ہے۔

پیش رو علماء کی اس طرح کے مسائل میں گفتگو پائی جاتی ہیں:

مثلاً یہ مسئلہ کہ جب پیٹ میں کوئی غیر غذائیت بخش شئ داخل ہو جائے جیسے مٹی یا کوئی لوہے کا ٹکڑا وغیرہ اور اسی طرح کی چیزوں میں پیٹ کی جانچ کرنے والا آلہ بھی ہوتا ہے تو سوال یہ ہے کہ کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

اکثر اہل علم کا کہنا ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ جو بھی چیز پیٹ میں داخل ہوتی ہے، اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ احناف نے یہ شرط رکھی ہے کہ اگر یہ آلہ پیٹ میں اس حد تک برقرار رہے کہ روزہ کو فاسد کردے، البتہ بقیہ علماء نے یہ شرط نہیں لگائی۔

روزہ کو فاسد قرار دینے والے اہل علم کا استدلال یہ ہے کہ نبی ﷺ نے سرمہ سے بچنے کا حکم دیا اور اسی بناء پر ٹیلی اسکوپ کے تئیں جمہور کی رائے ہے کہ اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا، احناف کی رائے کے مطابق، روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ مشینی آلہ زیادہ دیر پیٹ میں نہیں رہتا۔

دوسری رائے یہ ہے کہ غیر غذائیت بخش اشیاء کا پیٹ میں داخل ہونا، روزہ فاسد نہیں کرتا جیسے اگر لوہا یا مٹی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ اسی بات کے قائل ہیں اور یہی بعض مالکیہ اور حسن ابن صالح کا بھی قول ہے کیونکہ کتاب وسنت میں انہیں اشیاء کو روزہ توڑنے والی قرار دیا گیا جو غذائی مواد کی حامل ہوں اور سرمہ سے بچنے کی حدیث کا جواب یہ ہے کہ وہ ضعیف ہے، اس بنیاد پر یہی جواب درست معلوم ہوتا ہے کہ اس کے استعمال سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، لیکن اس سے یہ بات مستثنیٰ ہے کہ جب ڈاکٹر اس لیپرا اسکوپ کے ساتھ کچھ تیل پر مشتمل مادہ کو بھی استعمال کریں تاکہ معدہ میں یہ آلہ بآسانی داخل ہو سکے تو ایسی صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔ لہٰذا اقرب اور صحیح یہ ہے کہ لوہا یا کوئی ایسی شیٔ جسے کھایا نہیں جاتا بطن میں داخل کیا جائے تو روزہ باطل نہیں ہوگا، ہاں اگر طبی مشین کے استعمال کے دوران آسانی کے لئے غذائی تیل پر مشتمل کوئی مواد ڈالا جائے تو پھر روزہ فاسد ہو جائے گا۔

- **چوتھا مفطر: 'ناک میں ڈالے جانے والے قطرات' (Nose Drops)**

ABM Printime Publisher www.AskIslamPedia.com

یعنی کیاناک کے راستہ ڈالے جانے والے قطرات فاسد صوم ہیں؟ اس سلسلہ میں علماء کے دو اقوال ہیں، یہ کہ اس کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، ابن باز اور ابن عثیمین رحمھما اللہ تعالیٰ کی یہی رائے ہے۔

ان کی دلیل لقیط بن صبرۃ کی وہ مرفوع روایت ہے کہ جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ناک میں پانی ڈالنے میں خوب مبالغہ کرو سوائے یہ کہ تم روزہ سے ہو" اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ ناک ایک ایسا راستہ ہے جس کے ذریعہ کوئی بھی شئی معدہ میں پہنچ جاتی ہے، اور جب معاملہ ایسا ہو تو ان قطروں سے استعمال کی ممانعت بھی نبی کریم ﷺ سے ثابت ہوتی ہے۔

نیز یہ کہ نبی کریم ﷺ کی جانب سے ناک میں پانی ڈالنے میں زیادتی سے ممانعت میں یہ بات بھی شامل ہو جاتی ہے کہ ناک کے راستہ کوئی بھی چیز داخل نہ کی جائے گرچہ اس کی مقدار معمولی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ مبالغہ کے بعد بھی داخل ہونے والی چیز معمولی ہی ہوتی ہے۔

دوسری رائے یہ ہے کہ اس کے استعمال سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اور ان کا استدلال وہی ہے جو قبل ازیں کلی کرنے کے ضمن میں پیش کیا گیا کہ کلی کرنے کی صورت میں کچھ نہ کچھ پانی منھ میں باقی رہ جاتا ہے اور بعد ازاں اس کی کچھ مقدار معدہ میں بھی پہنچ جاتی ہے۔

ایک قطرہ (0.05 ml) کے مساوی ہوتا ہے۔ پھر یہ ناک میں داخل ہوتا ہے اور معدہ میں پہنچنے تک اس کی مقدار بالکل ہی معمولی رہ جاتی ہے جس کو نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔

اس کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جانا مشکوک ہے، لہٰذا روزہ کا برقرار رہنا اصل ہے اور یقینی علم کو شک وشبہہ زائل اور ختم نہیں کرسکتا۔ البتہ دونوں ہی رائے اپنے اندر قوت رکھتی ہیں۔ لہٰذا افضل یہی ہے کہ روزہ کی حالت میں استعمال نہ کیا جائے۔

- **پانچواں مفطر: ناک میں لیا جانے والا اسپرے (Nasal sprays)**

دمہ کے علاج کے لئے استعمال کئے جانے والے اسپرے ہی کی طرح اس مسئلہ کی بحث ہو گی اور اس طرح ناک کا اسپرے بھی روزہ کو فاسد کرنے والا نہیں۔

- **چھٹواں مفطر: بے حسی و بے ہوشی طاری کرنا(Anesthesia)**

اس مسئلہ کے ذیل میں کئی قسمیں آتی ہیں:

1۔ ناک کے راستہ لی جانے والی جزوی بے حسی:

وہ اس طرح کہ مریض بعض گیس پر مشتمل مواد کو ناک سے سونگھتا ہے جس کی وجہ سے اس کے اعصاب پر بے حسی طاری ہو جاتی ہے تو اس طرح کی بے حسی فاسد روزہ نہیں کیونکہ ناک میں داخل ہونے والے گیس کے مادہ کو لینے میں کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ وہ غذائیت بخش نہیں ہوتا۔

2۔ چینی طریقہ علاج پر مشتمل آکو پنکچر (سوئی سے چبھانا) کے ذریعہ جزوی بے حسی طاری کرنا:

جلد کی بیرونی سطح پر موجود خاص حسی پوائنٹس کو خشک سوئیاں لگا کر انہیں حرکت میں لایا جاتا ہے، اس تحریک سے عصبی نظام اور غدودوں کے نظام کی فعالیت کارگر ہو جاتی ہے اور یہی ہارمونز سارے جسم پر محیط رہتے ہیں۔ اس آکوپنکچر کے استعمال سے اتنا زبردست سکون ملتا ہے کہ مریض، احساس و شعور کی دنیا سے بالکل ہی بے بہرہ ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے روزہ فاسد نہیں ہوتا تاہم یہ اس وقت تک جائز ہے جب تک اس کو بقدر ضرورت استعمال کیا جائے یہ کہ مستقل طور پر نہ کہ اس کے ذریعہ کوئی شئ پیٹ میں داخل نہ ہو۔

3۔ تیز اثر منشیات کو رگ میں انجکشن کے ذریعہ پہنچایا جاتا ہے کہ مریض کی عقل کچھ لمحوں تک بالکلیہ طور پر ماؤف اور بے حسی کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس کو بھی بقدرِ ضرورت ہی استعمال کیا جائے تو روزہ فاسد نہ ہو گا کیونکہ یہ چیز پیٹ میں داخل نہیں ہوتی۔

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

4۔ بالکلیہ طور پر بے حسی اور بے ہوشی طاری ہونا۔

اس سلسلہ میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے: سلف علماء نے بے ہوش شخص کے مسئلہ پر گفتگو کی ہے کہ کیا اس کا روزہ درست ہو گا؟

یہ بے ہوشی دو طرح کی ہو سکتی ہے:

1۔ سارا دن اس پر بے ہوشی طاری رہے اور دن کے کسی بھی حصہ میں وہ بیدار نہ ہو: تمام علماء کے نزدیک اس کا روزہ درست نہیں۔

اس کی دلیل حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: "میری رضا کے لئے وہ اپنا کھانا پینا اور جماع چھوڑ دیتا ہے" اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں سے رکنے کی نسبت روزہ دار کی جانب کی اور بے ہوش شخص پر یہ بات صادق نہیں آتی۔

2۔ یہ کہ سارا دن اس پر بے ہوشی طاری نہ رہے: اس سلسلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

راجح قول یہ ہے کہ اگر دن کے کسی بھی حصہ میں نیند سے بیدار ہو جائے تو اس کا روزہ درست ہو گا، یہ امام احمد اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا روزہ مطلق طور پر درست نہیں۔

ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر زوال سے قبل بیدار ہو جائے اور دوبارہ نیت کر لے تو اس کا روزہ درست ہو گا۔ تاہم امام احمد اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ کا قول ہی درست ہے کیونکہ کھانے پینے اور جماع وغیرہ سے رکے رہنا دن کے ایک حصہ میں حاصل ہو چکا اور یہی بات بے ہوش کئے گئے شخص کے بارے میں بھی کہی جائے گی۔

نوٹ: اگر مریض دن کے کسی حصے میں نیند سے بیدار ہو تو صحیح یہی ہے کہ وہ روزہ نہ توڑے، کیونکہ کھانے پینے سے رکے رہنے کی نیت دن کے ایک حصہ ہونے کے بعد بھی کی جا سکتی ہے۔

• ساتواں مفطر: کان میں ڈالے جانے والے قطرات (Ear Drops)

طبی دواؤں پر مشتمل ایک قسم کا تیل کان میں ڈالا جاتا ہے، اس کے استعمال سے روزہ فاسد ہوتا ہے یا نہیں؟

اس مسئلہ پر سلف علماء کی بحث پائی جاتی ہے، جمہور علماء کے نزدیک روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ حنابلہ کا قول ہے کہ دماغ تک پانی پہنچنے کی صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔ ابن حزم رحمہ اللہ تعالیٰ کی رائے یہ ہے کہ روزہ فاسد نہیں ہوگا اور ان کے پاس یہ علت ہے کہ کان میں ڈالا جانے والا پانی دماغ تک نہیں پہنچتا بلکہ محض مسامات تک ہی وہ پہنچ پاتا ہے۔

جدید طب میں بھی یہی وضاحت ملتی ہے کہ کان اور دماغ کے درمیان کوئی ایسی راہ نہیں ہے کہ جہاں سے کوئی سیال شئ پہنچ پائے سوائے یہ کہ اگر کان کے اندر موجود ہوا کو منتقل کرنے والا عضو (پردہ) پھٹ جائے۔ اس طرح یہی قول درست ہے کہ اس کے استعمال سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

مسئلہ: اگر کان کا پردہ پھٹ جائے تو ایسی صورت میں کان ہی کے راستہ اس کا علاج ہوگا اور اس کا حکم بھی وہی ہے جو ناک کے راستہ سے کئے جانے والے علاج کا ہے اور یہ بات قبل ازیں ذکر کر دی گئی ہے۔

• آٹھواں مفطر: کانوں کا دھونا

اس کا حکم بھی کان میں ڈالے جانے والے قطرات ہی جیسا ہے سوائے یہ کہ علماء نے کان کا پردہ پھٹ جانے کی صورت میں یہ حکم لگایا کہ اگر کان میں داخل ہونے والے پانی کی مقدار بہت زیادہ ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ اس اعتبار سے کان کو دھونے کی دو صورتیں ہوں گی:

1۔ کان کا پردہ موجود ہو تو روزہ نہ ٹوٹے گا۔

ABM Printime Publisher www.AskIslamPedia.com

2۔ اگر پردہ پھٹا ہوا ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا، کیونکہ اندر داخل ہونے والی سیال شئ زیادہ ہو گی۔

• نواں مفطر: آنکھ کے قطرات (Eye Drops)

اس مسئلہ میں متاخر علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور یہ سابقہ اختلاف پر ہی مبنی ہے اور یہ بھی سرمہ ہی سے متعلق ہے کہ آیا وہ مفطر ہے یا نہیں؟

پہلی رائے یہ ہے کہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، یہ احناف اور شوافع کا مسلک ہے اور ان کا یہ استدلال ہے کہ آنکھ اور پیٹ کے درمیان پانی کو پہنچانے والی کوئی راہ نہیں، ایسی صورت میں روزہ فاسد نہ ہو گا۔

دوسری رائے یہ ہے کہ سرمہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور ان کے استدلال کی بنیاد یہ ہے کہ آنکھ اور پیٹ کے درمیان پانی وغیرہ پہنچانے والی راہ موجود ہوتی ہے، یہ مالکیہ اور حنابلہ کی رائے ہے۔

اسی اعتبار سے آنکھ میں ڈالے جانے والے قطرات کے تئیں متاخر علماء کا اختلاف پایا جاتا ہے:

پہلی رائے یہ ہے کہ آنکھ میں ڈالے جانے والے قطرات سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، ابن باز، ابن عثیمین رحمھما اللہ تعالیٰ اور دیگر کا یہ قول ہے۔

ان کی دلیل یہ ہے کہ آنکھ میں ڈالے جانے والا ایک قطرہ 0،06 مکعب سنٹی میٹر کے مساوی ہوتا ہے اور یہ مقدار معدہ تک نہیں پہنچتی، کیونکہ دماغی راہ سے پہنچنے والا یہ قطرہ راستے ہی میں خشک ہو جاتا ہے اور وہ گلے تک پہنچ ہی نہیں پاتا، اگر ہم یہ کہیں کہ معدہ تک کچھ حصہ پہنچتا ہے تو اس کی مقدار بہت ہی معمولی ہو گی اور اقل شئ کا قابل معافی ہونا ایک اصل ہے جیسے کلی کرنے کے بعد منھ میں کچھ پانی کا باقی رہنا قابل معاف ہونا ثابت ہے، اسی طرح اس قطرہ سے روزہ کے فاسد ہونے کے سلسلہ میں کوئی نص ہے اور نہ ہی اس کے معنی پر دلالت کرنے والی کوئی نص موجود ہے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

دوسری رائے میں سرمہ پر قیاس کرتے ہوئے اس کو بھی مفطر قرار دیا گیا جبکہ وہ حدیث ضعیف ہے۔

درست اور راجح قول یہی ہے کہ یہ روزہ کو فاسد نہیں کرتا، ہاں اگر طبی اعتبار سے یہ بات ثابت کی جائے کہ ناک کے راستہ پیٹ اور آنکھ کے درمیان کوئی تعلق پایا جاتا ہو تب بھی ہم کہیں گے کہ دماغ تک پہنچنے پہنچتے راستہ ہی میں یہ قطرہ جذب ہو جائے گا اور اس کا کچھ حصہ بھی گلے تک نہیں پہنچ پاتا کہ وہ معدہ میں پہنچ پائے، اگر پہنچ بھی جائے تو اس کی مقدار اتنی معمولی ہو گی کہ کلی کرنے کے بعد رہ جانے والے پانی کی طرح قابل معافی ہو گا۔

سرمہ پر قیاس کرنا درست نہیں کیونکہ:

1۔ کیونکہ یہ بات ثابت نہیں کہ وہ مفطر ہے اور اس سلسلہ میں وارد ہونے والی حدیث ضعیف ہے۔

2۔ یہ بے محل قیاس ہے۔

3۔ قبل ازیں ذکر کردہ دلائل، پہلی رائے کی موافقت کرتے ہیں۔

لہٰذا درست قول یہی ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لئے کہ یہ قطرہ آنکھ اور ناک کو ملانے والی ہڈی سے گزرتا ہے، لہٰذا بلغم تک نہیں پہنچتا اور اگر بلغم تک نہ پہنچے تو پھر معدہ میں بھی نہیں پہنچتا ہے، اگر معمولی مقدار پہنچ بھی جائے تو مضمضمہ یعنی کلی میں معمولی پانی جس طرح معاف ہے یہ بھی معاف ہے۔

- ## دسواں مفطر: علاج کے لئے لیا جانے والا انجکشن

اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں:

1۔ جلد پر لیا جانے والا انجکشن

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

2۔ اندرون عضلات پر لیا جانے والا انجکشن

3۔ قلب تک پہنچانے والی رگ میں لیا جانے والا انجکشن

غیر غذائیت بخش، جلدی اور عضلاتی انجکشن: دور حاضر کے علماء کے نزدیک اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، ابن باز اور ابن عثیمین رحمھما اللہ تعالیٰ کا یہی قول ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ اصل یہ ہے کہ روزہ درست ہو گا جب تک اس کے فاسد ہونے پر دلیل نہ آجائے، نیز یہ کہ یہ نہ تو کھانے اور پینے کی قبیل سے ہے اور نہ ہی ان دو چیزوں کے معنی میں ہیں۔

تاہم رگ میں دئے جانے والے غذائیت بخش انجکشن کے ضمن میں اختلاف پایا جاتا ہے:

پہلی رائے یہ ہے کہ یہ روزہ کو فاسد کر دیتا ہے: شیخ سعدی، ابن باز، ابن عثیمین رحمھما اللہ تعالیٰ اور مجمع الفقہ الاسلامی کا یہی فتویٰ ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ کھانے اور پینے کے معنی میں شامل ہے، اس انجکشن لینے والا کھانے اور پینے کی حاجات سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

دوسری رائے یہ ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ پیٹ میں پہنچنے والی عام راہوں سے اس انجکشن کی کچھ بھی مقدار نہیں پہنچتی۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ وہ پہنچ بھی جاتی ہیں تو وہ مسامات کی راہ سے پہنچتی ہیں اور مسامات، نہ تو پیٹ کی قبیل سے ہے اور نہ ہی اس کے حکم میں ہے۔

لیکن اقرب الی الصواب رائے یہی ہے کہ یہ فاسد روزہ ہے کیونکہ ممانعت کی علت یہ نہیں ہے کہ کھانے اور پینے کے چیز پیٹ میں پہنچے بلکہ جسم وبدن کو غذائیت فراہم کرنے والی چیز ہی اصل علت ہے اور یہ چیز اس انجکشن سے حاصل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ: شوگر کی بیماری کے لئے لیا جانے والا انجکشن، فاسد روزہ نہیں ہے۔

- **گیارہواں مفطر: علاج کی غرض سے لگائے جانے والے تیل اور مرہم وغیرہ**

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

جلد کے اندرون میں پائے جانے والے خونی خلیے جو باریک ترین خونی راستوں سے انجذابی عمل انجام دیتے ہیں، اور یہ عمل انجذاب بہت ہی سست روی سے انجام پاتا ہے۔

اس اعتبار سے کیا جلد پر لگائی جانے والی چیز سے روزہ فاسد ہو جائے گا؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے روزہ پر کوئی فرق نہیں آئے گا اور یہی مجمع الفقہ الاسلامی کا فتویٰ ہے، بلکہ بعض معاصر علماء نے اس مسئلہ میں اجماع کا بھی دعویٰ کیا ہے۔

- **بارہواں مفطر: شریانوں میں داخل کی جانے والی ٹیوب**

یہ وہ باریک تر ٹیوب ہوتا ہے جس کو علاج یا اندرونی اعضاء کی تصویر نکالنے کی غرض سے شریانوں میں داخل کیا جاتا ہے۔ مجمع الفقہ الاسلامی کا مذہب یہ ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس چیز میں کھانا، پینا اور ان دونوں کے معنی جیسی کوئی چیز نہیں کہ وہ معدہ میں داخل ہو۔

- **تیرہواں مفطر: گردہ کی خونی تحلیل وصفائی (ڈالیسز)**

اس کے دو طریقہ ہیں:

1۔ "کڈنی مشین" نامی آلہ کے ذریعہ خون کی صفائی اس طرح کرنا کہ اس آلہ تک خون کو نکال کر لانا، جس کے بعد یہ آلہ نقصاندہ مواد سے خون کی صفائی انجام دیتا ہے اور پھر اس صاف خون کو رگوں کے راستہ جسم میں پہنچا دیتا ہے۔ اس طرح کے عمل کے دوران مریض کو کچھ غذائیت کی حامل سیال چیزوں کی ضرورت پیش آتی ہے جو رگوں کے راستہ دی جاتی ہیں۔

2۔ پیٹ کی اندرونی جھلی کے ذریعہ سے خون کی صفائی

ناف کے اوپر پیٹ کی دیوار میں ایک چھوٹی سی نالی داخل کی جاتی ہے اور عموما دو لیٹر سیال مواد پیٹ کے اندر داخل کیا جاتا ہے جس میں شوگر گلوکوز کی بڑی مقدار ہوتی ہے اور یہ پیٹ میں کچھ

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

وقت تک بر قرار رہتی ہے پھر اس کو دوبارہ نکال لیا جاتا ہے اور یہ عمل دن بھر میں کئی مرتبہ دہرایا جاتا ہے۔

دور حاضر کے علماء نے اس کے مفطر ہونے یا نہ ہونے پر اختلاف کیا ہے:

پہلی رائے یہ ہے کہ اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا، ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ اور فتویٰ اللجنۃ الدائمۃ کا یہی فتویٰ ہے۔ان کے دلائل یہ ہیں کہ گردہ کی صفائی سے پرانے خون کے بدلہ، صاف خون کا اضافہ ہوتا ہے اور کبھی اس کے نتیجہ میں دوسرا غذائی مادہ حاصل ہوتا ہے اور اس طرح روزہ کے دو فاسد جمع ہو جاتے ہیں۔

دوسری رائے یہ ہے کہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

ان کا استدلال یہ ہے کہ اس سلسلہ میں کتاب وسنت میں کوئی نص نہیں اور نہ ہی اس کے معنی پر دلالت کرنے والی کوئی نص موجود ہے۔

تاہم درست مسلک یہ ہے کہ اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر محض خون کی صفائی ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا لیکن ہوتا یہ ہے کہ گردہ کی صفائی میں بعض غذائی اور نمکینی مواد وغیرہ اضافہ کئے جاتے ہیں۔

- **چودہواں مفطر: مرہم پر مشتمل وہ دوائیں جو عورت کی شرمگاہ میں رکھی جاتی ہیں**

(جو انسان کے درجہ حرارت سے پگھل کر تحلیل کر جاتی ہیں اور جو قبض وغیرہ توڑنے کے مقصد سے رکھی جاتی ہیں)

اس کی مثال میں شرمگاہ میں رکھا جانے والا محلول اور لائی ہے۔

کیا یہ اشیاء روزہ کو فاسد کرنے والی ہیں؟

قدیم وجدید علماء کی اس مسئلہ پر گفتگو پائی جاتی ہیں:

مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر عورت کے سامنے کی شرمگاہ میں کوئی سیال شئ ڈالی جائے تو اس سے روزہ فاسد نہ ہو گا۔ ان کے نزدیک علت یہ ہے کہ عورت کی شرمگاہ اور پیٹ کے درمیان کوئی تعلق نہیں۔

احناف اور شوافع کے نزدیک اس کے استعمال سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ ان کے نزدیک علت یہ ہے کہ عورت کے مثانہ اور شرمگاہ کے درمیان تعلق پایا جاتا ہے۔ جدید طب کا ماننا ہے کہ عورت کے عضو تناسل اور اس کے پیٹ کے درمیان شئ کو پہنچانے والی کوئی راہ نہیں ہوتی، اسی بنیاد پر یہی قول درست ہے کہ ان اشیاء کے استعمال سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

- **پندرہواں مفطر: مرہم پر مشتمل وہ دواء جو مقعد (پاخانہ کا راستہ) کے راستہ میں رکھی جاتی ہیں**

یہ کئی طبی مقاصد کے لئے استعمال کی جاتی ہیں جیسے حرارت اور گرمی میں کمی پیدا کرنے کے لئے اور بواسیر کی تکلیف میں کمی پیدا کرنے کے لئے۔

اس کی مثال میں انیما ہے (بڑی انتڑی کے نچلے سرے میں صفائی و تشخیص کے لئے دیا جانے والا سیال انجکشن)

1۔ اس انیما کے تعلق سے سلف علماء نے بحث کی ہے:

ائمہ اربعہ کی رائے ہے کہ اس کے استعمال سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے کیونکہ وہ سیال شئ پیٹ میں داخل ہو جاتی ہے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

دوسری رائے ظاہریہ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہے کہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا کیونکہ اس انجکشن میں کسی بھی صورت میں غذائیت نہیں پائی جاتی بلکہ اس کی مدد سے جسم میں پائی جانے والی چیزوں کو خارج کیا جاتا ہے جیسے کسی دست آور دواؤں کو سونگھنا کیونکہ یہ سیال شئ، معدہ تک نہیں پہنچ پاتی۔

متاخر علماء نے سابق علماء ہی کے دلائل کو اپنے اختلاف کی بنیاد بنائی۔

سوال یہ ہے کہ کیا مقعد اور معدہ کے درمیان کوئی تعلق ہے؟

روزہ کو فاسد قرار دینے والے علماء کا کہنا ہے کہ ان دونوں کے مابین تعلق پایا جاتا ہے، مقعد کا شگاف، اس کی سیدھی آنت سے جڑا ہوتا ہے اور سیدھی آنت، بڑی آنتوں سے جڑی ہوتی ہے اور غذا کو جذب کرنے کا عمل باریک آنتوں کے راستوں سے ہوتا ہے اور کبھی بڑی آنتوں کے راستہ بعض نمکین اور شوگر کے اجزاء کو جذب کرنے کا عمل ہوتا ہے۔

اگر وہ غیر غذائیت بخش اشیاء کو جذب کرے جیسے علاجی دوائیں تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ اس میں غذاء یا پانی شامل نہیں ہوتا۔

راجح قول سے زیادہ قریب یہی تفصیل ہے۔

2۔ مقعد کی راہ سے لی جانے والی دواؤں پر مشتمل دواؤں کے سلسلہ میں دو رائے پائی جاتی ہیں:

اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، یہی ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے، کیونکہ اس میں علاجی دواؤں کا مواد ہوتا ہے اور اس میں غذائی سیال مادے نہیں ہوتے، وہ کھانا، پینا اور ان کے معنیٰ کی کوئی شئ نہیں ہے اور یہی راجح قول ہے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

الغرض جب اس دواء میں پانی ہو، یا غذائی مواد ہو، جسے آنت چوستے ہیں، تو ایسی صورت میں روزہ جاتا رہے گا، اس انجکشن سے جسم کو تقویت ملتی ہے۔

- **سولہواں مفطر: نالیوں کے معائنہ کا آلہ**

مقعد کے شگاف میں معائنہ کا آلہ داخل کیا جاتا ہے تاکہ آنتوں کی جانچ کی جائے، اس سلسلہ کی تفاصیل وہی ہیں جو معدہ کی جانچ کے آلہ میں گذر چکی ہیں۔

- **سترہواں مفطر: شرمگاہ کی گذر گاہ کے راستہ داخل کیا جانے والا ٹیلی اسکوپ یا لوشن یا دواء**

کیا یہ فاسد روزہ ہے؟

سابق میں علماء نے اس مسئلہ پر گفتگو کی ہے:

پہلی رائے احناف، مالکیہ اور حنابلہ کی ہے کہ پیشاب کی نالی میں عمل کشید کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، چاہے مثانہ میں قطرات پہنچ جائیں۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ پیشاب کے اندرون اور پیٹ کے درمیان قطرات کو رسائی دینے والی کوئی راہ موجود نہیں ہے اور جدید طب میں بھی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ پیشابی راستوں اور ہاضمی نظام کے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے اور اسی بناء پر یہی درست ہے کہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہی درست ہے کہ روزہ اس صورت میں فاسد نہ ہو گا جب پیشاب اور معدہ کو جوڑنے والے عناصر کے درمیان کوئی منفذ نہ ہو۔

- **اٹھارہواں مفطر: خون کا عطیہ دینا**

اس مسئلہ کا تعلق حجامہ سے مربوط ہے اور مشہور مذہب یہی ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ اسی کے قائل ہیں۔

جمہور علماء کا مذہب ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

راجح قول یہ ہے کہ خون کا عطیہ دینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔اس لئے ضرورت ہی کے موقع پر اپنے خون کا عطیہ پیش کرنا چاہئے۔

- **انیسواں مفطر: جانچ کے لئے لیا جانے والا خون**

اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا کیونکہ یہ حجامہ کے معنی میں نہیں ہے کیونکہ حجامہ سے جسم میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔

- **بیسواں مفطر: دانتوں کا پیسٹ (toothpaste)**

اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا کیونکہ منھ کا حکم ظاہری چیزوں کے حکم میں ہے لیکن روزہ دار کے لئے بہتر یہ ہے کہ اس کو افطار کے بعد ہی استعمال کرے، کیونکہ اس کی تاثیر دیر پا رہتی ہے۔اس کے بجائے وہ مسواک کو استعمال کرے یا بغیر پیسٹ والے برش سے منھ صاف کرلیں، اللہ تعالیٰ کی ذات ہی زیادہ جاننے والی ہے۔

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد و ثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

باب دوم

روزہ داروں سے سرزد ہونے والی عمومی غلطیاں

ہر قسم کی حمد و ثناء، اللہ رب العلمین کے لئے سزاوار ہے اور بے پناہ درود وسلام ہوں نبی ہدایت و رحمت محمد رسول اللہ ﷺ پر اور آپ کے صحابہ اور صحابیات اور ان تمام لوگوں پر جو قیامت تک بہترین طریقہ سے ان کی پیروی کریں۔ وبعد:

یہ وہ بعض عمومی غلطیاں اور خطائیں ہیں جو ماہ رمضان المبارک میں روزہ دار مرد و عورت سے سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ سے امید ہے کہ وہ اس مضمون سے اس کے پڑھنے والے، اس کو جمع کرنے والے اور اس کی نشرواشاعت میں تعاون کرنے والوں کو فائدہ پہنچائے۔

- کھانے پینے میں اسراف کرنا
- طلوع فجر سے بہت پہلے سحری کرلینا
- رات میں روزہ کی نیت نہ کرنا
- اذان فجر کے ساتھ جان بوجھ کر کھانا پینا
- رمضان کی آمد سے ناواقف شخص کا کھانے پینے سے نہ رکنا
- ماہ رمضان کے فضل و شرف سے ناواقف ہونا
- ابتداء رمضان میں نماز تراویح کا اہتمام نہ کرنا
- بھول کر کھانے پینے والے کو فارغ ہونے تک نہ روکنا

ABM Printline Publisher
www.AskIslamPedia.com

- روزہ کی خواہشمند چھوٹی لڑکیوں کو روزہ سے باز رکھنا
- غلطی سے کھانے پینے والے کے روزہ میں شک ظاہر کرنا
- روزہ میں مہندی لگانے کو گناہ سمجھنا
- پکوان کے دوران چکنے سے پرہیز کرنا
- روزہ کے مفطرات اور مفسدات سے ناواقف رہنا
- مسواک کے استعمال کو گناہ سمجھنا
- تاریکی پھیلنے کے بعد ہی مؤذن کا اذان دینا
- افطار کا انتظام کرنے والوں کے حق میں دعاؤں کا اہتمام نہ کرنا
- رمضان کی راتوں میں جماع کو حرام سمجھنا
- طلوع فجر سے حیض و نفاس سے پاک ہونے پر بھی روزہ نہ رکھنا
- خواتین کا بلند آواز سے رونا
- صبح کے وقت جنبی ہونے پر گناہ خیال کرتے ہوئے روزہ کو باطل سمجھ لینا
- نماز تراویح کے لئے خواتین کا عطر لگا کر نکلنا
- مسلسل سوتے ہوئے نمازوں کو مؤخر کرنا
- افطار کرنے میں تاخیر کرنا
- مؤذن کی اذان ختم ہونے تک افطار نہ کرنا
- افطار کے وقت دعاؤں سے غفلت برتنا
- رمضان کریم کے آخری عشرہ میں خریداری میں مصروف ہو جانا
- مرض کے باوجود روزہ چھوڑنے کو گناہ سمجھنا
- افطار کے وقت مؤذن کی اذان کا جواب نہ دینا

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

- چھوٹے بچوں اور بچیوں کو روزہ کی عادت نہ ڈلوانا
- رمضان میں شدید غصہ، گالی گلوج وغیرہ کرنا
- کھیل کود اور دیگر فضول کاموں میں رمضان کریم کے اوقات کو ضائع کرنا
- قرآن مجید کی بلا تدبر تلاوت ہی کو درست سمجھنا
- حالت سفر میں روزہ توڑنے کو گناہ سمجھنا
- قدرت رکھنے کے باوجود اعتکاف نہ کرنا
- اوقات روزہ میں ناخن کاٹنے اور سر وغیرہ کے بال کاٹنے کو گناہ سمجھنا
- اوقات روزہ میں تھوک نگلنے کو فاسد روزہ خیال کرنا
- بلاضرورت کلی کرنا اور ناک میں زیادہ پانی چڑھانا
- دمہ کے مریض کا اسپرے کے استعمال سے پرہیز کرنا
- آنکھ میں قطرات ڈالنے یا عضو پر مرہم لگانے وغیرہ کو گناہ سمجھنا
- اختتام

• کھانے پینے میں اسراف کرنا

1۔ بہت سے لوگ کھانے پینے میں بے پناہ اسراف و فضول خرچی سے کام لیتے ہیں، جبکہ اس مہینہ میں طاعات کے لئے کمر کس لی جانی چاہیے اور دیگر امور میں میانہ روی اور اعتدال کی راہ اختیار کی جائے اور بھوک اور پیاس کے ذریعہ فقراء اور مساکین کے فقر و فاقہ کا تصور کرتے ہوئے اپنے اندر خشوع و عاجزی پیدا کی جائے اور کھانے اور پینے میں حد درجہ بد احتیاطی کرنا روزہ کی اصل مشروعیت کے منافی عمل ہے۔

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

• طلوع فجر سے بہت پہلے سحری کرلینا

2۔ طلوع فجر سے بہت پہلے سحری کرلینا درست نہیں ہے اور اس غلطی کا ارتکاب بہت سے روزہ دار کرتے رہتے ہیں اور سحری میں جلدبازی کرنے میں بڑے اجر کا خسارہ اور گھاٹا ہے کیونکہ سنت یہ ہے کہ افطار کرنے میں عجلت اور سحری کرنے میں تاخیر کی جائے تاکہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کی اتباع کے نتیجہ میں اجر و ثواب کا حصول ممکن ہوسکے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے ہمیشہ خیر میں رہیں گے، تم لوگ افطار میں جلدی کرو اس لیے کہ یہود اس میں دیر کرتے ہیں۔" سنن ابن ماجہ۔ صیام کے احکام و مسائل، باب: افطار کرنے میں جلدی کرنے کا بیان۔ حدیث نمبر: 1698، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

• رات میں روزہ کی نیت نہ کرنا

3۔ بعض روزہ دار، رات میں روزہ کی نیت نہیں کرتے جبکہ طلوع فجر سے پہلے فرض روزہ کی حتمی نیت کرنا ضروری ہے۔ لہٰذا جب رمضان کریم کا مہینہ آجائے تو ضروری ہے کہ رات ہی میں روزہ کی نیت کرلی جائے۔ ام المؤمنین حفصہؓ کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس نے روزے کی نیت فجر سے پہلے نہیں کرلی، اس کا روزہ نہیں ہوا۔" صحیح ابن ماجۃ (1700)، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

اس کا معنی اہل علم کے نزدیک صرف یہ ہے کہ اس کا روزہ نہیں ہوتا، جو طلوع فجر سے پہلے رمضان میں یا رمضان کی قضاء میں یا نذر کے روزے میں نیت نہیں کرتا۔ اگر اس نے رات میں نیت نہیں کی تو اس کا روزہ نہیں ہوا، البتہ نفل روزے میں اس کے لیے صبح ہوجانے کے بعد بھی روزے کی نیت کرنا مباح ہے۔ یہی شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے: سلمہ بن الاکوعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا کہ: "لوگوں میں عاشوراء

کے دن اعلان کر دو: جس نے کھالیا ہے وہ باقی دن (بغیر کھائے پیئے) پورا کرے، اور جس نے نہ کھایا ہو وہ روزہ رکھے۔"سنن نسائی، کتاب: روزوں کے احکام و مسائل و فضائل، باب: اگر کسی نے رات میں روزہ کی نیت نہیں کی تو کیا وہ اس دن نفلی روزہ رکھ سکتا ہے؟ (حدیث نمبر: 2323)، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

اس کے برعکس بعض حضرات زبان سے نیت کرتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ روزہ دار کا محض اپنے دل میں نیت کرنا کافی ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ "زبان سے نیت کرنا واجب نہیں اور اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع اور اتفاق ہے، عام طور پر مسلمان روزہ کی نیت کر لیتے ہیں اور ان کا روزہ درست ہو گا۔

- **اذان فجر کے ساتھ جان بوجھ کر کھانا پینا**

4۔ اذان فجر کے ساتھ جان بوجھ کر کھانا پینا جاری رکھنے سے روزہ جاتا رہتا ہے کیونکہ بعض موذن حضرات کبھی احتیاطا وقت سے پہلے ہی اذان دے دیا کرتے ہیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ "فجر کی اذان، طلوع فجر یا اس کے بعد ہوتی ہے، اگر طلوع فجر کے بعد ہو تو مسلمان پر ضروری ہے کہ اذان کی آواز سنتے ہی کھانے پینے سے باز آجائے کیونکہ عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا "بلالؓ، رات میں اذان دیتے ہیں۔ اس لیے تم لوگ سحری کھا پی سکتے ہو یہاں تک کہ (فجر کے لیے) دوسری اذان پکاری جائے۔" یا (یہ فرمایا) یہاں تک کہ " عبد اللہ ابن ام مکتومؓ کی اذان سن لو۔"۔ صحیح بخاری۔ کتاب گواہوں کے متعلق مسائل کا بیان، باب: اندھے آدمی کی گواہی اور اس کے معاملہ کا بیان اور اس کا اپنا نکاح کرنا یا کسی اور کا نکاح کروانا یا اس کی خرید و فروخت (حدیث نمبر:2656)

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

عبد اللہ ابن ام مکتومؓ نابینا تھے اور جب تک ان سے کہا نہ جاتا صبح ہو گئی ہے، وہ اذان نہیں دیتے تھے۔ لہٰذا اگر تمہیں اس بات کا اندازہ ہو کہ موذن، طلوع فجر کے بعد ہی اذان دیتا ہے تو اس کی اذان سنتے ہی کھانے پینے سے رک جائے۔

- **رمضان کی آمد سے ناواقف شخص کا کھانے پینے سے نہ رکنا**

5۔ رمضان کی آمد سے ناواقف شخص کا کھانے پینے سے نہ رکنا، جیسے وہ مسافر ہو یا سویا ہوا ہو یا وہ اسباب جن کی وجہ سے اس ماہ کی آمد کا پتہ نہ چلتا ہو، لہٰذا مسلمان پر ضروری ہے کہ اس کا علم ہوتے ہی ما بقی دن میں کھانے پینے سے باز رہے۔ جیسا کہ سلمہ ابن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عاشورہ کے دن ایک شخص کو یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ جس نے کھانا کھالیا وہ اب (دن ڈوبنے تک روزہ کی حالت میں) پورا کرے یا (یہ فرمایا کہ) روزہ رکھے اور جس نے نہ کھایا ہو (تو وہ روزہ رکھے) کھانا نہ کھائے۔ صحیح بخاری، حدیث نمبر:1924

- **ماہ رمضان کے فضل وشرف سے ناواقف ہونا**

6۔ بعض حضرات کو ماہ رمضان کے فضل و شرف کا علم نہیں ہوتا اور وہ دیگر مہینوں کی طرح سے اس کا استقبال کرتے ہیں۔ یہ بھی بہت بڑی خطاء اور غلطی ہے۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ صحیح بخاری، ابواب: رمضان میں دوزخ بند اور شیاطین قید۔ (حدیث نمبر:1899)

اس عظیم مہینہ کے فضائل کے سلسلہ میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں۔ لہٰذا ماہ رمضان میں اعمال خیر کی نیکیاں کئی گنا بڑھ جاتی ہیں مثلاً ذکر واذکار، تلاوتِ قرآن مجید، نیز نفل و سنت مؤکدہ کی ادائیگی وغیرہ، ان تمام مذکورہ بالا کاموں میں سستی و کاہلی کا مظاہرہ کرنا اس ماہ کی انتہائی ناقدری ہو گی۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

• ابتداءِ رمضان میں نمازِ تراویح کا اہتمام نہ کرنا

7۔ بعض لوگ رمضان کریم کی ابتدائی راتوں میں نماز تراویح کا اہتمام نہیں کرتے، یہ بھی غلطی ہے کیونکہ چاند نظر آتے ہی مسلمان، رمضان کی راتوں میں داخل ہو جاتا ہے اور پہلی رات ہی سے نمازِ تراویح کو باجماعت پڑھنا سنت ہے۔

• بھول کر کھانے پینے والے کو فارغ ہونے تک نہ روکنا

8۔ دن کے اوقات میں بھول کر کھانے پینے والے کو اس کے فارغ ہونے تک نہ روکنا بھی ایک غلطی ہے۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو ماہ رمضان کے اوقاتِ روزہ میں کھاتے پیتے ہوئے یا دیگر مفسدات روزہ میں سے کچھ کرتے دیکھے تو اس پر ضروری ہے کہ اس کی نکیر کرے، کیونکہ روزہ کے دوران کھانا اور پینا منکر اور برائی ہے، چاہے وہ کھانے اور پینے والا کسی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھا ہو تاکہ دن کے اوقات میں بھول چوک کے نام سے مفطرات کا ارتکاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے محارم کے تئیں لوگوں کے اندر جرات بے جا پیدا نہ ہونی پائے۔

• روزہ کی خواہشمند چھوٹی لڑکیوں کو روزہ سے باز رکھنا

9۔ روزہ رکھنے کی خواہش رکھنے والی لڑکیوں کو یہ کہتے ہوئے روزہ سے روکنا کہ وہ ابھی چھوٹی ہیں، سرپرستوں کی غلطی ہے اور بسا اوقات، عمر حیض کو پہنچنے والی لڑکیاں روزہ رکھنے کی خواہشمند ہوتی ہیں اور وہ روزہ رکھنے کی مکلف بھی ہیں، اس کے باوجود والدین کی جانب سے یہ دلیل پیش کرتے ہوئے روکنا کہ وہ چھوٹی ہیں، غلط ہے اور وہ یہ جاننا بھی گوارہ نہیں کرتے کہ ان کے ایام حیض شروع ہوئے ہیں یا نہیں۔ شیخ ابن جبرین کا کہنا ہے کہ "بہت سی لڑکیوں کے ایام حیض، ان کی عمر کے دسویں یا گیارہویں سال میں شروع ہو جاتے ہیں اور ان کے گھر والے سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ان کو چھوٹی ہی سمجھتے ہوئے انہیں روزہ رکھنے کی تاکید نہیں کرتے، یہ بھی ایک غلطی ہے کیونکہ لڑکی

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

جب بھی حائضہ ہو جائے تو وہ عورتوں کے زمرہ میں شامل ہو گئیں اور ان پر بھی تمام شرعی امور کی عمل آوری لازم ہو گی۔

- **غلطی سے کھانے پینے والے کے روزہ میں شک ظاہر کرنا**

10۔ یہ بھی غلط خیال ہے کہ دوران روزہ غلطی سے کھانے یا پینے والے کا روزہ برقرار رہنے میں شک کیا جائے، کیونکہ ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" جس نے روزہ رکھا ہو اور بھول کر کھالیا ہو تو اسے اپنا روزہ پورا کر لینا چاہئے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔" صحیح بخاری (حدیث نمبر: 6669) کتاب قسموں اور نذروں کے بیان میں، باب: اگر قسم کھانے کے بعد بھولے سے اس کو توڑ ڈالے تو کفارہ لازم ہو گا یا نہیں۔

- **روزہ میں مہندی لگانے کو گناہ سمجھنا**

11۔ یہ بھی غلط خیال ہے کہ روزہ کے دوران خواتین، مہندی لگانے کو گناہ سمجھیں۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "روزہ کے دوران خواتین کے مہندی لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اور سرمہ لگانے اور آنکھ میں ڈالے جانے والے قطرات جیسی کسی چیز سے روزہ اور روزہ دار پر کوئی اثر اور ضرر نہیں پڑتا اور روزہ برقرار رہتا ہے۔"

- **پکوان کے دوران چکنے سے پرہیز کرنا**

12۔ یہ خیال بھی غلط ہے کہ روزہ کے فاسد ہونے کا خوف کرتے ہوئے دوران پکوان چکنے سے پرہیز کیا جائے۔ شیخ ابن جبرین کا کہنا ہے کہ "ضرورت کے اعتبار سے دوران پکوان، پکائی جانے والی اشیاء کے چکنے میں کوئی مضائقہ اور حرج نہیں اور وہ اس طرح کہ زبان کے آخری حصہ میں اس چیز کو رکھے تاکہ اس کی مٹھاس اور نمکینی وغیرہ قسم کے مزہ کا پتہ چلائے لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ

اس کا کچھ بھی حصہ گلے سے نیچے اترنے نہ پائے بلکہ وہ اس کو تھوک دے یا اپنے منہ سے نکال دے۔ اس چیز سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔"

- ## روزہ کے مفطرات اور مفسدات سے ناواقف رہنا

13۔ لوگوں کا روزہ کو توڑنے والے اور اس کو فاسد کرنے والے امور سے ناواقف رہنا بھی ایک بڑی غلطی ہے جس میں بعض افراد مبتلا رہتے ہیں اور یہ غلطی خصوصا ابتداء رمضان سے ہی برقرار رہتی ہے اور یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ ہر روزہ دار پر واجب ہے کہ وہ رمضان کے آغاز سے کچھ پہلے ہی روزہ کو باطل اور فاسد کرنے والے امور کو جان لے تاکہ ان غلطیوں سے خود کو بچا سکے۔

- ## مسواک کے استعمال کو گناہ سمجھنا

14۔ رمضان کے اوقاتِ نہار میں مسواک کے استعمال میں گناہ سمجھنا بھی غلط ہے اور بسا اوقات یہاں تک سمجھا جاتا ہے کہ مسواک کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسا سوچنا بالکل غلط ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "لو لا أشق أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل صلاة». قال البخاري رحمه الله: "ولم يخص النبي صلى الله عليه وسلم الصائم من غيره."

ترجمہ: "ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت یا لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لیے ان کو مسواک کا حکم دے دیتا۔... حدیث متعلقہ ابواب: ہر نماز کے وقت مسواک کرنا۔": صحیح بخاری، کتاب جمعہ کے بیان میں، باب: جمعہ کے دن مسواک کرنا (حدیث نمبر:887)

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے روزہ دار اور غیر روزہ دار کی کوئی تفریق نہیں کی"۔

عبد اللہ بن عباس ؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گزاری، جب آپ نیند سے بیدار ہوئے تو اپنے وضو کے پانی کے پاس آئے، اپنی مسواک لے کر مسواک کی، پھر آپ ﷺ نے آیت کریمہ « إن في خلق السموات والأرض واختلاف الليل والنهار لآيات لأولي الألباب » کی تلاوت کی یہاں تک کہ سورۃ ختم کے قریب ہو گئی، یا ختم ہو گئی، اس کے بعد آپ ﷺ نے وضو کیا پھر اپنے مصلی پر آئے اور دو رکعت نماز پڑھی، پھر واپس اپنے بستر پر جب تک اللہ نے چاہا جا کر سوئے رہے، پھر نیند سے بیدار ہوئے اور اسی طرح کیا (یعنی مسواک کر کے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی) پھر اپنے بستر پر جا کر سوئے رہے، پھر نیند سے بیدار ہوئے، اور اسی طرح کیا، پھر اپنے بستر پر جا کر سوئے رہے اس کے بعد نیند سے بیدار ہوئے اور اسی طرح کیا، ہر بار آپ ﷺ مسواک کرتے، دو رکعت نماز پڑھتے تھے، اس کے بعد آپ ﷺ نے وتر پڑھی۔ ابو داؤد کہتے ہیں: اسے ابن فضیل نے حصین سے روایت کی ہے، اس میں اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے مسواک کی اور وضو کیا، آپ ﷺ آیت کریمہ « إن في خلق السموات والأرض » پڑھ رہے تھے، یہاں تک کہ پوری سورۃ ختم کر دی۔ (ص / ح) حدیث نمبر: 58، شیخ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔ سنن ابو داود، طہارت کے مسائل، باب: آدمی رات کو اٹھے تو مسواک کرے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "مسواک کے استعمال سے روزہ پر کوئی فرق نہیں آتا بلکہ یہ تو دن و رات کی ابتداء اور انتہا دونوں میں کسی بھی وقت میں اور روزہ دار و بے روزہ سب کے لئے سنت ہے۔

- ## تاریکی پھیلنے کے بعد ہی مؤذن کا اذان دینا

15۔ بعض موذنین کی یہ غلطی ہے کہ وہ تاریکی پھیلنے کے بعد ہی اذان دیتے ہیں اور سورج کے غروب ہونے پر قانع نہیں ہوتے اور اس ضمن میں ان کی یہ حجت ہوتی ہے کہ ایسا کرنا ہی عبادت کے

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

لئے زیادہ احتیاط کا متقاضی ہے جبکہ یہ عمل، سنت کی سراسر مخالفت ہے کہ سورج کے مکمل غروب ہونے کے بعد ہی اذان دی جائے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کے علاوہ ان حضرات کو کوئی بات سمجھ نہیں آتی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ "جب سورج کا تمام حصہ غائب ہو جائے تو روزہ دار کو روزہ کھول لینا چاہیے اور آسمان میں نمودار ہونے والی بقیہ تیز سرخ روشنی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

• افطار کا انتظام کرنے والوں کے حق میں دعاؤں کا اہتمام نہ کرنا

16۔ افطار کا انتظام و انصرام کرانے والوں کے حق میں روزہ داروں کا دعاء میں غفلت اور کوتاہی برتنا بھی ایک غلطی ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ جب روزہ دار، کسی کے پاس افطار کریں تو انہیں ان کے حق میں دعاء کرنی چاہیے۔ نبی کریم ﷺ سے ثابت ادعیہ یہ ہیں جیسے:
"أفطر عندكم الصائمون وأكل طعامكم الأبرار وتنزلت عليكم الملائكة"
سنن ابن ماجہ، صیام کے احکام و مسائل۔ باب: روزہ افطار کرانے والے کا ثواب،

(حدیث نمبر: 1747) شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

ترجمہ: عبد اللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن معاذؓ کے پاس افطار کیا اور فرمایا: "تمہارے پاس روزہ رکھنے والوں نے افطار کیا، اور تمہارا کھانا، نیک لوگوں نے کھایا اور تمہارے لیے فرشتوں نے دعا کی۔"

نیز یہ دعاء "اللهم أطعم من أطعمني واسق من سقاني" ترجمہ: "اے اللہ! کھلا اس کو جس نے مجھے کھلایا اور پلا اس کو جس نے مجھے پلایا۔"

یا یہ دعاء پڑھے: "اللهم بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم"۔

ترجمہ: "اے اللہ! ان کی ہر اس چیز میں برکت نازل فرما جو تو نے ان کو دیا ہے اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔"

- **رمضان کی راتوں میں جماع کو حرام سمجھنا**

17۔ رمضان کریم کی راتوں میں عورتوں سے مباشرت اور جماع کو حرام سمجھنا بھی ایک بڑی غلط فہمی ہے جبکہ یہ حرمت، محض اوقات روزہ ہی میں ہے اور رات کے کسی بھی وقت میں یہ چیز بالکل حلال ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ "سورۃ البقرۃ:187)

ترجمہ: "روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لئے حلال کیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے، اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگزر فرمالیا، اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے۔"

- **طلوع فجر سے حیض ونفاس سے پاک ہونے پر بھی روزہ نہ رکھنا**

18۔ طلوع فجر سے قبل حیض و نفاس سے پاک ہو جانے والی خواتین کا روزہ سے باز رہنا بھی غلط ہے، غسل میں تنگی وقت کے بہانہ کرتے ہوئے روزہ رکھنے سے باز رہنا کہ ان کی پاکی صبح کے وقت میں ہوئی اور انہیں اس سے غسل کرنے کا موقع نہ ملا۔

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

شیخ ابن جبرین نے فرمایا: "طلوع فجر کے وقت ان کا خون بند ہو جائے یا صبح سے کچھ قبل، تو ان کا روزہ درست ہو گا اور فرض ادا ہو جائے گا گرچہ طلوع صبح تک انہوں نے غسل نہ بھی کیا ہو۔"

• خواتین کا بلند آواز سے رونا

19۔ یہ بھی غلطی ہے کہ بعض خواتین بلند آواز سے روتی ہیں لیکن قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اس بات کی دلیل ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے عظیم کلام کی سماعت سے نمازی کے قلب پر اثر پذیری ہو رہی ہو اور یہ بات بلاشک وشبہ پسندیدہ ہے۔ لیکن بعض نمازیوں کے بلند آواز سے رونے کے نتیجہ میں اطراف و اکناف کے بعض دیگر نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے، مزید بر آں رونے کے ساتھ ہونے والی حرکات کی وجہ سے ساتھی نمازیوں کو بھی دشواری پیش آتی ہے اور بڑی تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض نمازی، قرات قرآن مجید کے بجائے دعاء قنوت کے دوران روتے ہیں، یہی بہتر بات ہے کہ قرآن کریم کی سماعت کے موقع ہی پر رونا چاہیے۔

• صبح کے وقت جنبی ہونے پر گناہ خیال کرتے ہوئے روزہ کو باطل سمجھ لینا

20۔ صبح کے وقت جنبی ہونے پر گناہ کا خیال کرتے ہوئے کہ اس کا روزہ باطل ہو گیا اور اس کی قضاء واجب ہے، یہ خیال غلط ہے بلکہ اس کا روزہ درست ہے اور روزہ باطل نہ ہو گا اور نہ ہی اس پر روزہ کی قضاء واجب ہو گی۔۔ بے شک نبی کریم ﷺ کے بارے میں یہ بات ثابت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ اور ام سلمہؓ نے خبر دی کہ (بعض مرتبہ) فجر ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے ساتھ جنبی ہوتے تھے، پھر آپ ﷺ غسل کرتے اور آپ ﷺ روزہ سے ہوتے تھے۔". صحیح بخاری، کتاب روزے کے مسائل کا بیان، باب: روزہ دار صبح کو جنابت کی حالت میں اٹھے تو کیا حکم ہے حدیث نمبر: (1925 – 1926)

فضیلۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "احتلام سے روزہ باطل نہیں ہوتا کیونکہ یہ چیز روزہ دار کے اختیار میں نہیں ہوتی، البتہ منی کے قطرات دیکھنے کی صورت میں اس پر غسل جنابت واجب ہے۔

• نماز تراویح کے لئے خواتین کا عطر لگا کر نکلنا

21۔ نماز تراویح کے لئے خواتین کا عطر لگا کر نکلنا جائز نہیں، اسی طرح مکمل طور پر پردہ میں ڈھکا نہ ہونا اور مساجد میں ان کی جانب سے بلند آوازوں کا پایا جانا بھی درست نہیں ہے۔ یہ صنف نازک کی ذات ہی فتنہ اور آزمائش ہوتی ہے تو ایسے وقت جب زمان اور مکان دونوں ہی فضل وشرف والے ہوں تو اس کو حد درجہ احتیاط سے رہنا ہوگا۔

اس لئے مسلمان خاتون پر لازم ہے کہ وہ ان جیسے امور سے اجتناب کرنے کی خوب کوشش کرے تاکہ ان افعال سے بر آمد ہونے والے گناہ سے خود بھی محفوظ رہے اور دیگر نمازیوں کو بھی آزمائش میں نہ ڈالے۔

• مسلسل سوئے ہوئے نمازوں کو مؤخر کرنا

22۔ بعض روزہ دار سوتے رہ جانے کی وجہ سے ظہر اور عصر کی نمازوں کو تاخیر سے ادا کرتے ہیں اور یہ عظیم خطاؤں میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ" (سورۃ الماعون:5)

ترجمہ: "ان نمازیوں کے لئے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے (4) جو اپنی نماز سے غافل ہیں"

بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ اس آیت کا معنی ہے وہ لوگ جو نمازوں کو ان کے اوقات سے موخر کر دیتے ہیں۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح روایت ثابت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: کہ "کونسی نماز بہتر ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا کہ (الصلاۃ علی وقتھا) "نماز کا اس کے وقت پر ادا کرنا" ایک اور روایت میں آپ نے فرمایا (علی أول وقتھا) "ان کے اول وقت پر ادا کرنا"

• افطار کرنے میں تاخیر کرنا

23۔ افطار کرنے میں تاخیر کرنا بھی غلط ہے کیونکہ سنت سے ثابت ہے کہ وقت کے داخل ہونے کا یقین ہوتے ہی روزہ دار، افطار کرنے میں عجلت کرے، جیسا کہ روایت میں ہے: سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگ برابر خیر میں رہیں گے جب تک کہ وہ افطار میں جلدی کریں گے"۔ سنن ترمذی، کتاب: روزوں کے احکام و مسائل، باب: افطار میں جلدی کرنے کا بیان، حدیث نمبر: 699

اور یہی قول ہے جسے صحابہ کرام وغیرہم میں سے اہل علم نے اختیار کیا ہے، ان لوگوں نے افطار میں جلدی کرنے کو مستحب جانا ہے اور اسی کے شافعی، احمد اور اسحاق بن راہویہ بھی قائل ہیں۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "افطار میں جلدی کرو اور سحری میں تاخیر کرو"

• مؤذن کی اذان ختم ہونے تک افطار نہ کرنا

24۔ بعض روزہ دار احتیاط کی حجت قائم کرتے ہوئے موذن کی اذان ختم ہونے تک افطار سے رکے رہتے ہیں، یہ بھی غلطی ہے۔ جیسے ہی موذن کی آواز سنائی دے، روزہ دار کو چاہئے کہ وہ فوری افطار کرلے اور جو شخص اذان کے ختم ہونے تک انتظار کرے تو اس نے ایسی چیز کو اپنے آپ کو بتکلف مکلف بنالیا جس کا شریعت نے اس سے مطالبہ ہی نہ کیا، لہٰذا سنت یہی ہے کہ افطار میں عجلت اور سحری میں تاخیر کی جائے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

• افطار کے وقت دعاؤں سے غفلت برتنا

25۔ افطار کے وقت روزہ داروں کا دعاؤں سے غفلت اور لاپرواہی برتنا، رمضان کریم کے فوائد و ثمرات کی بہت بڑی ناقدری ہے جبکہ سنت یہ ہے کہ افطار کے وقت دعاؤں کا اہتمام کیا جائے۔ جیسا کہ اس موقع کے تیئں عظیم فضل و شرف کی خوشخبریاں وارد ہوئی ہیں کہ روزہ دار، ان خوش نصیبوں میں سے ہے جس کی دعاء رد نہیں کی جاتی۔ جیسا کہ

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**ثلاث دعوات لا ترد: دعوة الوالد ودعوة الصائم ودعوة المسافر**" ترجمہ: "تین دعائیں مقبول ہی ہوتی ہیں، والد کی دعاء، روزہ دار کی دعاء اور مسافر کی دعاء"

عبد اللہ بن عمرؓ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ جب افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے: "**ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر إن شاء الله**" ترجمہ "پیاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہوگئیں، اور اگر اللہ نے چاہا تو ثواب مل گیا"۔ سنن ابوداود۔ روزوں کے احکام و مسائل۔ باب: افطار کے وقت کیا دعا پڑھے؟ حدیث نمبر: 2357، شیخ البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا۔

• رمضان کریم کے آخری عشرہ میں خریداری میں مصروف ہو جانا

26۔ بعض مسلمانوں کا رمضان کریم کے آخری عشرہ میں کپڑے، مٹھائی وغیرہ کی خریدی میں مصروف و مگن ہو جانا بہت ہی بڑی خطا اور غلطی ہے اور ان فضل و شرف والے اوقات کو ضائع کرنا ہے جس میں لیلۃ القدر متعین کی گئی ہے اور جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "**لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ خَيۡرٞ مِّنۡ أَلۡفِ شَهۡرٖ**" (سورۃ القدر: 3)

ترجمہ: "شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے"

اور اس کے باوجود لوگ بازاروں میں گھومتے پھرتے اور خرید و فروخت کرتے ہوئے تہجد اور قیام اللیل جیسی عبادات سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک انتہائی افسوسناک امر ہے جس میں اکثر

ABM Printime Publisher www.AskIslamPedia.com

مسلمان مبتلا ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان اپنے نبی ﷺ کی سنتوں کی پیروی کرتے ہوئے آخری عشرہ میں عمل کثیر سمیٹنے کے لئے اپنی کمروں کو کس لیں اور خصوصا ان دس راتوں میں اپنے گھر والوں کو بیدار کریں اور شب بیداری کرتے ہوئے عبادات بجالائیں اور یہی نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کا شیوہ اور عادت تھی۔

- **مرض کے باوجود روزہ چھوڑنے کو گناہ سمجھنا**

27۔ بعض مریض، اپنے مرض کے باوجود روزہ نہ رکھنے کو گناہ تصور کرتے ہوئے مشقت اٹھاتے ہوئے روزہ رکھتے ہیں، یہ سراسر غلط ہے اور حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے تکلیف کو دور کر دیا ہے اور مریض کو اس بات کی اجازت اور رخصت دی کہ وہ روزہ چھوڑ دے اور بعد میں ان کی قضاء کرلے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ "(سورۃ البقرۃ:185)

ترجمہ: "تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہئے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں۔"

- **افطار کے وقت مؤذن کی اذان کا جواب نہ دینا**

28۔ بعض روزہ داروں کا مغرب کی اذان کے بعد افطار میں اس قدر مشغول رہنا بھی غلط ہے کہ موذن کی اذان کا جواب ہی نہ دیں بلکہ روزہ دار اور بے روزہ کے لئے سنت یہی ہے کہ وہ مؤذن کی اذان کا جواب دے جیسا کہ عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جب تم مؤذن کی آواز سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے پھر میرے اوپر صلاۃ (درود) بھیجو

کیونکہ جس نے میرے اوپر ایک بار درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار اپنی رحمتیں نازل فرمائے گا، پھر میرے لیے وسیلہ مانگو کیونکہ وہ جنت میں ایک (ایسا بلند) درجہ ہے جس کے لائق اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں اور جس نے میرے لیے (اللہ سے) وسیلہ مانگا تو اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی" سنن ترمذی، کتاب: فضائل و مناقب، باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا بیان۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا، الإرواء (242)، التعليق على بداية السول (20 / 52)

موذن کی اذان کے جواب دینے میں افطار کو روکنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مؤذن کی اذان کا جواب دینے کے دوران کھانے کی ممانعت پر دلالت کرنے والی کوئی دلیل نہیں ہے، واللہ اعلم۔

• چھوٹے بچوں اور بچیوں کو روزہ کی عادت نہ ڈلوانا

29۔ چھوٹے بچوں اور بچیوں کو ان کے بچپن میں روزہ کی عادت نہ ڈلوانا بھی ایک غلطی ہے جبکہ مستحب یہ ہے کہ بلوغت سے پہلے ہی انہیں روزہ کی عادت ڈالی جائے اور انہیں اس کا حکم دیا جائے تاکہ ان کو اس عمل کی مشق ہو اور بالخصوص جب ان کے اندر اس کو برداشت کرنے کی طاقت موجود ہو جیسا کہ ربیع بنت معوذؓ نے کہا کہ عاشورہ کی صبح نبی کریم ﷺ نے انصار کے محلوں میں کہلا بھیجا کہ صبح جس نے کھا پی لیا ہو وہ دن کا باقی حصہ (روزہ دار کی طرح) پورے کرے اور جس نے کچھ کھایا پیا نہ ہو وہ روزے سے رہے۔ ربیع نے کہا کہ پھر بعد میں بھی (رمضان کے روزے کی فرضیت کے بعد) ہم اس دن روزہ رکھتے اور اپنے بچوں سے بھی رکھواتے تھے۔ انہیں ہم اون کا ایک کھلونا دے کر بہلائے رکھتے۔ جب کوئی کھانے کے لیے روتا تو وہی دے دیتے، یہاں تک کہ افطار کا وقت آ جاتا۔ صحیح بخاری، کتاب روزے کے مسائل کا بیان، باب: بچوں کے روزہ رکھنے کا بیان، حدیث نمبر: 1960

• مسافر کی روزہ چھوڑنے پر عیب چینی کرنا

30۔ مسافر کو اس کے روزہ چھوڑنے پر عیب لگانا بھی غلط ہے کیونکہ رمضان میں مسافر کے لئے روزہ چھوڑنا جائز ہے اور مسافر تین حالات سے خالی نہیں ہوتا:

الف۔ اگر روزہ رکھنے میں اس کو دشواری محسوس نہ ہو تو اس کا روزہ رکھنا افضل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں عمومی حکم دے دیا کہ "وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ"(سورۃ البقرۃ:184)

ترجمہ:"لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم باعلم ہو "

ب۔ روزہ رکھنا دشوار ہونے کے باوجود، اللہ تعالیٰ کی رخصت کو اختیار کرنے میں تامل برتنے والے کے حق میں روزہ نہ رکھنا ہی افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عمومی حکم جاری کر دیا ہے کہ "لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا"(سورۃ البقرۃ:286)

ترجمہ:"اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا"

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اس کی رخصت سے استفادہ کیا جائے جیسا کہ وہ اس بات کو بھی پسند فرماتا ہے کہ اس کی عزیمت والے موقعوں پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا جائے۔

ج۔ اگر مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنے اور چھوڑنے، دونوں کا اس کو اختیار ہے جیسا کہ حمزہ بن عمروؓ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مسلسل روزہ رکھتا تھا، تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں سفر میں مسلسل روزہ رکھوں؟ تو آپ نے فرمایا:" اگر چاہو تو رکھو اور چاہو تو نہ رکھو"سنن نسائی۔ کتاب:روزوں کے احکام ومسائل وفضائل (حدیث نمبر:2302)، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

حمزہ بن عمرو الا سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت زیادہ روزہ رکھا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تم چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے حالت سفر میں روزہ رکھنے اور چھوڑنے دونوں صورتوں میں سے کسی بات کو معیوب نہیں سمجھا۔ جیسا کہ انس بن مالکؓ نے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ (رمضان میں) سفر کیا کرتے تھے۔ (سفر میں بہت سے روزے سے ہوتے اور بہت سے بے روزہ ہوتے) لیکن روزے دار، بے روزہ دار پر اور بے روزہ دار، روزے دار پر کسی قسم کی عیب جوئی نہیں کیا کرتے تھے۔ صحیح بخاری۔ کتاب روزے کے مسائل کا بیان، باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم (سفر میں) روزہ رکھتے یا نہ رکھتے وہ ایک دوسرے پر نکتہ چینی نہیں کیا کرتے تھے۔ حدیث نمبر: 1947 حدیث متعلقہ ابواب: سفر میں روزہ کے حوالے سے تنقید نہ کرنا۔

• رمضان میں شدید غصہ، گالی گلوچ وغیرہ کرنا

31۔ رمضان کریم کے مہینہ میں شدید غصہ، چیخ و پکار اور گالی گلوچ کرنا، روزہ کے اعمال کو ضائع کرنے کا باعث ہوتا ہے اور روزہ دار کے لئے ضروری ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی حدیث کی پیروی کرتے ہوئے اجر و ثواب حاصل کرے، "ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ پاک فرماتا ہے کہ انسان کا ہر نیک عمل خود اسی کے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ گناہوں کی ایک ڈھال ہے، اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے فحش گوئی نہ کرنی چاہئے اور نہ شور مچائے، اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا لڑنا چاہئے تو اس کا جواب صرف یہ ہو کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے، روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی (ایک تو جب) وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسرے) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب پا کر خوش ہو گا۔" صحیح بخاری، کتاب

روزے کے مسائل کا بیان، باب: کوئی روزہ دار کو اگر گالی دے تو اسے یہ کہنا چاہئے کہ میں روزہ سے ہوں؟ حدیث نمبر:1904

یاد رہے کہ روزہ، محض کھانے اور پینے کو چھوڑ دینے کا نام نہیں بلکہ اس کے دوران اپنے سارے اعضاء و جوارح کو معاصی سے بچاتے رہنا اور زبان کو فحش اور بدترین اخلاق سے محفوظ رکھنا بھی روزہ شامل ہے۔

• کھیل کود اور دیگر فضول کاموں میں رمضان کریم کے اوقات کو ضائع کرنا

32۔ رمضان کریم کے اوقات دن میں فضائی مقابلوں اور اس کے ساتھ منعقد ہونے والی موسیقی، گانا بجانا اور وغیرہ کھیل کود میں انتہائی فضل و شرف والے اوقات کو ضائع و برباد کرنا بھی بہت بڑا گناہ اور خطا ہے، بے شک ان اعمال سے ایمان میں کمزوری پیدا ہوتی ہے اور روزہ دار کے عظیم اجر و ثواب کا ضیاع ہوتا ہے جس اجر و ثواب کو اس عظیم مہینہ میں حاصل کرنا بہت بڑی نعمت ہے۔ کس طرح ایک مسلمان اتنے عظیم خیر کے بدلہ انتہائی حقیر اعمال میں مشغول رہ سکتا ہے!

مسلمان پر واجب ہے کہ وہ رمضان کے سارے اوقات کو غنیمت جانتے ہوئے اللہ عزوجل کی اطاعت و فرمانبرداری، قرآن کریم کی تلاوت، ذکر و اذکار، دعاء، مفید کتابوں کے مطالعہ، مسجد میں جم کر بیٹھنے اور علم کی مجالس میں شرکت کرنے ہی میں اپنے آپ کو اس قدر مشغول کردے کہ اس اعلی و اشرف مہینہ میں اپنے حق میں اجر و ثواب کی خوب تر کھیتیاں، اللہ تعالیٰ کی جنت میں اگانے کا باعث ہو جائے۔

• قرآن مجید کی بلا تدبر تلاوت ہی کو درست سمجھنا

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

33۔ قرآن کریم کی تلاوت بغیر تدبر و تفکر اور اس کی مکمل تلاوت کرنے کے مقصد سے اس کو ترتیل کے ساتھ پڑھ لینا اور یہ سمجھنا کہ اس کا یہی کام درست ہے، تو یہ بھی ایک غلطی ہے، بلکہ وہ ایک بہت ہی خطرناک راہ پر گامزن ہے کیونکہ اسی ماہ میں رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید کا نزول ہوا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ "سورة القمر:32)

ترجمہ: اور ہم نے نصیحت کے لیے قرآن کو آسان کر دیا ہے پس کیا ہے کوئی جو نصیحت قبول کرے۔

"وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا"(سورۃ المزمل:4)

ترجمہ:"اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (صاف) پڑھا کر"

لہٰذا مسلمان پر واجب ہے کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کو ترتیل (ٹھہر ٹھہر کر اور مکمل تجوید کا اہتمام کرتے ہوئے) اور مکمل توجہ کے ساتھ اور ان کے معانی پر غور و فکر کرتے ہوئے پڑھے۔

- **حالت سفر میں روزہ توڑنے کو گناہ سمجھنا**

34۔ بعض روزہ دار سفر میں روزہ توڑنے کو گناہ سمجھتے ہیں، یہ سوچ بھی غلط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں روزہ توڑنے کی اجازت دی ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اس کی رخصت کو اپنایا جائے جیسا کہ وہ اس بات کو بھی پسند کرتا ہے کہ اس کی عزیمت کی راہوں پر چلا جائے۔"

- **قدرت رکھنے کے باوجود اعتکاف نہ کرنا**

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

35۔ یہ بھی بڑی غلطی ہے کہ قدرت رکھنے کے باوجود اعتکاف کی سنت پر عمل نہ کیا جائے جبکہ اس وقت بہت سے افراد کو رخصت بھی میسر رہتی ہے تاکہ وہ مسجد میں اس اعتکاف کی سنت پر عمل پیرا ہو سکیں۔

- **اوقات روزہ میں ناخن کاٹنے اور سر وغیرہ کے بال کاٹنے کو گناہ سمجھنا**

36۔ رمضان کے اوقات روزہ میں بعض روزہ دار، سر کے بال کاٹنے یا ناخن تراشنے یا زیر بغل بال کھینچنے یا زیر ناف بال نکالنے کو گناہ تصور کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے جبکہ صحیح بات یہ ہے کہ ان کاموں سے روزہ نہ ختم ہوتا ہے اور نہ ہی اس میں کوئی فساد واقع ہوتا ہے بلکہ یہ اعمال تو پسندیدہ سنتوں میں سے ہیں۔

- **اوقات روزہ میں تھوک نگلنے کو فاسد روزہ خیال کرنا**

37۔ بعض روزہ دار، اوقات روزہ میں تھوک کے نگلنے اور اس کے ساتھ آنے والے لعاب اور تھوک کو بھی گناہ سمجھتے ہیں اور یہ کہ اس سے روزہ میں فساد پیدا ہو جاتا ہے اور دیگر مسلمانوں کو تکلیف پہنچتی ہے جبکہ درست بات یہ ہے کہ تھوک کے نگلنے میں کوئی حرج اور گناہ نہیں، چاہے اس کی مقدار زیادہ ہی کیوں نہ ہو اور چاہے مسجد وغیرہ میں بھی یہ چیز بار بار کیوں نہ ہو رہی ہو۔ تاہم اگر یہ بلغم جیسی کوئی شئ ہو تو اس کو نگلنا نہیں چاہئے بلکہ اپنی دستی وغیرہ میں اس کو تھوک دے اور تھوکنے کے دوران اتنی بلند آواز نہ نکالے کہ ہمسایہ نمازی کو تکلیف اور کراہیت محسوس ہو۔

- **بلاضرورت کلی کرنا اور ناک میں زیادہ پانی چڑھانا**

38۔ رمضان کریم کے اوقات روزہ میں بلاضرورت کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانے میں زیادتی کرنا بھی غلط ہے اور اس سلسلہ میں یہ دلیل پیش کرنا کہ اس کی بناء پر گرمی کی تیزی میں کمی کی جا سکتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے جیسا کہ "لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ " اللہ کے رسول! مجھے وضو کے بارے میں بتائیے، آپ

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

ﷺ نے فرمایا: ” وضو مکمل کیا کرو، انگلیوں میں خلال کرو، اور ناک میں پانی اچھی طرح پہنچاؤ الا یہ کہ تم صائم ہو “ سنن ابو داود، طہارت کے مسائل، باب: ناک میں پانی ڈال کر جھاڑنے کا بیان۔ (حدیث نمبر: 142) شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ روزہ دار، ناک میں پانی چڑھانے میں زیادتی نہ کرے اور اسی طرح کلی کرنے میں بھی مبالغہ سے کام نہ لے کیونکہ اس کے نتیجہ میں پانی پیٹ میں پہنچ جائے گا اور روزہ فاسد ہو جائے گا۔

• دمہ کے مریض کا اسپرے کے استعمال سے پرہیز کرنا

39۔ بعض دمہ کے مریض، روزہ کے فاسد ہونے کا خوف کرتے ہوئے اسپرے کے استعمال میں گناہ تصور کرتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔

اس سلسلہ میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ: روزہ دار کے لئے اسپرے کا استعمال جائز ہے چاہے رمضان یا غیر رمضان کے روزے ہوں کیونکہ اسپرے، معدہ تک نہیں پہنچتا بلکہ ان کی رسائی محض نرخرے کی نالیوں تک ہی ہوتی ہے تاکہ وہ کھل جائیں کیونکہ یہ چیز نالیوں کی راہوں کو صاف کرنے کی خصوصیت ہے اور دمہ کے مریض کو اس کے استعمال سے طبعی تنفس حاصل ہوتا ہے اور یہ چیز کھانے اور پینے کے معنی میں نہیں ہے۔"

• آنکھ میں قطرات ڈالنے یا عضو پر مرہم لگانے وغیرہ کو گناہ سمجھنا

40۔ بعض روزہ دار، آنکھ میں قطرات ڈالنے یا کسی عضو پر مرہم لگانے یا کان میں قطرات ڈالنے یا سر میں مہندی لگانے یا سرمہ لگانے میں گناہ تصور کرتے ہیں جبکہ درست یہ ہے کہ ان تمام چیزوں کے استعمال سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور روزہ کے دوران مباح چیزوں میں سے ناک میں ڈالے جانے والے قطرات کے ضمن میں علماء کا صحیح قول یہ ہے کہ ناک کے قطرات کے استعمال سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے کیونکہ یہ قطرات معدہ میں پہنچتے ہیں۔

ABM Printing Publisher
www.AskIslampedia.com

• اختتام

ہم نے ان جملہ غلطیوں کی نشاندہی کرنے کی حتی المقدور کوشش کی ہے جس میں بالعموم روزہ دار مرد و عورت مبتلا ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے تمام صالح اعمال کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ہمارے روزہ اور قیام کو قبولیت کا درجہ دے اور ہمارے اعمال میں خیر و برکت نازل فرمائے۔ ہمارے نبی محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمتیں نازل ہوں اور آپ کے صحابہ کرام اور آپ کی آل اولاد پر۔

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد وثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

باب سوم

رمضان کریم اور خواتین اسلام

اللہ تعالیٰ نے دیگر مہینوں کے مقابلہ میں ماہ رمضان المبارک کے بے شمار فوائد اور فضائل بیان کرتے ہوئے اس کو انتہائی مبارک بنادیا۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ اس ماہ کی آخری دس طاق راتوں میں سے ایک رات "لیلۃ القدر" ہے اور اس رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت، ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ رمضان کریم کے اواخر کی ہر رات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان تمام لوگوں کے گناہوں کی معافی کا اعلان فرمادیتا ہے جنہوں نے اس ماہ کے روزوں کو بحسن وخوبی ادا کیا اور اس میں نافرمانی کے تمام کاموں سے اجتناب کیا۔

ہر سال اس مبارک ترین مہینہ کی آمد ہوتی ہے اور اس کے آغاز سے قبل خصوصی طور پر مسلم خواتین کو روحانی اور جسمانی متعدد امور کی تیاری کرنی چاہئے تاکہ وہ ایک ماہ پر مشتمل روزوں کی ادائیگی کو بحسن وخوبی انجام دے سکیں اورروزہ ان تمام مسلمانوں پر فرض ہے جو اپنی عمر بلوغت کو پہنچ چکے ہوں۔ اس لئے روحانی تیاری بھی ایک ایسا اہم امر ہے کہ رمضان المبارک کی آمد سے قبل اس کے لئے بھی خصوصی طور پر خود کو تیار کرلیں۔ اس دوران بالخصوص مسلم خواتین کو ان کے کچھ مخصوص مسائل کی وجہ سے خاص توجہ دینے کی ضرورت پیش آتی ہے تاکہ وہ اس ماہ کو اپنی آخرت کے لئے کامیاب ترین بنا سکیں۔ بالخصوص نو مسلم افراد کے لئے (کیونکہ رمضان المبارک کا مہینہ ان کے لئے بالکل ایک نیا تجربہ اور عمل ہوتا ہے) اور بالعموم نوشادی شدہ خواتین کے لئے رمضان کا یہ مہینہ نئی ذمہ داریوں کے ساتھ آتا ہے کیونکہ شادی کے بعد گھر کے بچوں اور دیگر گھریلو لازمی امور کی ذمہ داریوں کے ساتھ انہیں گھر والوں اور مہمان وغیرہ کے افطار (ہر دن غروب آفتاب کے بعد روزہ کھولنا) کے لئے بروقت پکوان وغیرہ کی تیاری کرنی ہوتی ہے۔ ان کے لئے یہ مہینہ بہت ہی سخت محنت کا متقاضی ہوتا ہے۔ ساتھ ہی خواتین کو اہل خاندان کو سحری کے لئے بیدار کرنے، ان کی صحت اور دیگر اہم امور کا رمضان کی آمد سے قبل بھی خیال رکھنے کی منصوبہ بندی کرنی پڑتی ہے۔ مسلم خواتین کو ان اوقات سے بھی واقف رہنا چاہئے کہ جس میں وہ روزہ نہیں رکھ سکتیں جیسے وہ حالت حیض یا زچگی کے بعد آنے والے خون میں مبتلا رہتی ہیں۔

فہرست:

- قرآن مجید
- احادیث شریفہ
- روزہ کی فرضیت
- حالت حیض یا زچگی کے بعد مسائل سے دوچار ہونے والی خواتین کا روزہ

- حاملہ اور دودھ پلانے والی ماؤں کا روزہ
- رمضان کریم کے لئے اہم نکات کا خیال رکھیں
- ماہ رمضان کے یومیہ اعمال

قرآن مجید

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (سورۃ البقرۃ: 183)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔"

احادیث شریفہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب ماہ رمضان المبارک کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور (پورا مہینہ) اس کا کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا۔ جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور (پورا مہینہ) اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ (الترمذی: 682، ابن ماجہ: 1642، سنن النسائی، جلد سوم: 2109)

روزہ کی فرضیت

کسی مسلمان لڑکی پر اس وقت روزہ فرض ہو جاتا ہے جب وہ اپنی حد بلوغت کو پہنچ جائے اور یہ بلوغت، عموماً پندرہ سال کی عمر کے دوران ہو جاتی ہے یا اعضائے تناسل کے اطراف پیدا ہونے والے بالوں،

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

نزول منی اور ایام حیض یا حالت حمل سے حاصل ہو جاتی ہے۔ جب کسی لڑکی میں ایسی کوئی علامت نمودار ہو جائے تو اس پر روزہ فرض ہو جاتا ہے، چاہے اس کی عمر دس سال ہی کی کیوں نہ ہو۔ بسا اوقات بہت سی لڑکیاں دس یا گیارہ سال کی عمر میں حائضہ ہو جاتی ہیں لیکن ان کے افراد خاندان یہی خیال کرتے ہیں کہ ان کی لڑکیاں ابھی بھی کم عمر ہیں اور ان پر روزہ کی فرضیت عائد نہیں ہوتی، لیکن یہ خیال غلط ہے کیونکہ جیسے ہی لڑکی کے ایام حیض شروع ہو جائیں، اس کو بالغ شمار کیا جائے گا۔

- ## حالت حیض یا زچگی کے بعد مسائل سے دوچار ہونے والی خواتین کا روزہ

حالت حیض میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اس حالت میں اس کے لئے کھانا پینا جائز ہے اور ایام حیض ختم ہونے کے بعد اس کو ان روزوں کی قضاء کرنی ہو گی۔ صبح صادق یا اس سے کچھ قبل عورت کا خون بند ہو جائے تو اس کا روزہ رکھنا درست ہو گا، چاہے طلوع آفتاب تک اس نے نہایا بھی نہ ہو۔ لیکن اگر صبح صادق کے بعد بھی خون جاری رہے تو وہ روزہ نہ رکھے گی بلکہ بعد رمضان قضاء کرے گی۔

اگر زچہ خاتون اپنی حالت نفاس سے پاک ہو جائے اور پاکی کی علامت کے طور پر جانی جانے والی چیز 'سفید کپڑا' ظاہر ہو جائے، تو وہ روزہ رکھے گی اور نماز ادا کرے گی چاہے زچگی کے بعد وہ ایک ہی دن یا ایک ہفتہ ہی کیوں نہ ہوا ہو اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ زچگی کے بعد نفاس کی کوئی اقل ترین مدت متعین نہیں کیونکہ کچھ خواتین کو زچگی کے بعد کوئی خون جاری نہیں ہوتا۔ اس لئے زچگی کے بعد چالیس یوم حالت نفاس کی کوئی شرط نہیں۔ نیز یہ کہ اگر نفاس کا خون چالیس دن کے بعد بھی بغیر کسی تبدیلی کے جاری رہے تو اس کو زچگی کا خون ہی شمار کیا جائے گا اور اس پر روزہ رکھنا اور نماز ادا کرنا دونوں ناجائز ہیں۔

• حاملہ اور دودھ پلانے والی ماؤں کا روزہ

حاملہ یا دودھ پلانے والی خواتین کا رمضان المبارک کے دوران بلا عذر روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔ البتہ روزہ رکھنے کی صورت میں اگر حاملہ کو اپنے حمل میں موجود بچہ کے بارے میں کچھ خوف ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ ہر دن ایک مسکین کو ایک یا دو وقت کا کھانا (یا نصف صاع یعنی لگ بھگ سوا کیلو پر مشتمل غذائی اجناس تقسیم کردے) کھلائے چاہے وہ گیہوں، چاول، کھجور یا وہ چیزیں جو انسانی غذا کے طور پر استعمال کی جاتی ہو۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ میں پیغمبر اسلام محمد ﷺ کے پاس آئے اور اس وقت آپ ﷺ ناشتہ تناول فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: "آؤ اور ناشتہ کرلو۔" انہوں نے کہا کہ: "میں روزہ دار ہوں۔" آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: "اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مسافر، حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کے لئے روزہ چھوڑنے اور نماز قصر کی اجازت دی ہے۔

(سنن النسائی:2315، ابوداؤد:2408 اور الترمذی:715)

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ " (سورۃ البقرۃ، آیت: 184)

ترجمہ: "گنتی کے چند ہی دن ہیں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کرلے اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں"

مذکورہ آیت کے تعلق سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ تخفیف، ان ضعیف مرد و عورت کے لئے کی گئی ہے جو روزہ رکھ سکتے ہوں، انہیں اس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ روزہ نہ رکھیں اور اس کے عوض میں کسی مسکین کو ہر دن کھانا کھلادیں (نیز یہ تخفیف اور رخصت)

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کے لئے بھی کی گئی ہے بشرطیکہ انہیں اپنے بچوں کے تئیں کسی طرح کے نقصان کا خدشہ ہو۔(امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔)

اس حدیث میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،روزہ چھوڑنے کی رخصت انہیں لوگوں کو دے رہے ہیں جنہیں ضرر اور نقصان کا اندیشہ ہو، چاہے وہ نقصان خود انہیں لاحق ہو سکتا ہو یا ان کے حمل میں موجود بچوں کو۔ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے 'الام' میں فرمایا کہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے نافع سے روایت کرتے ہوئے ہمیں یہ حدیث سنائی کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاملہ خاتون کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اگر اس کو اپنے بچہ کے بارے میں خوف لاحق ہو (تو کیا وہ روزہ رکھے گی؟)۔ انہوں نے کہا کہ وہ روزہ نہ رکھے اور اس کو چاہئے کہ وہ گیہوں کا ایک مد دیتے ہوئے یا ایک مسکین کو ہر دن کھلائے۔

- **رمضان کریم کے لئے اہم نکات کا خیال رکھیں**

منصوبہ بندی: رمضان کریم کے اس پورے مہینہ کے دوران اپنی خواہشات کے مطابق منصوبہ بندی کیجئے۔ واضح مقاصد کا تعین کیجئے تا کہ ان کے حصول میں آسانی ہو اور ہر مقصد کے لئے ٹائم ٹیبل کے مطابق اس پر عمل آوری کریں۔ ہر دن اور رات منصوبہ بندی کریں چاہے بستر پر جاتے ہوئے یا نیند سے بیدار ہوں اور ان اوقات کے علاوہ جب بھی آپ کو موقع نصیب ہو۔ قرآن مجید کی تلاوت اور نماز تراویح کے لئے ایک پروگرام مقرر کرلیں۔ صدقہ و خیرات کے لئے بھی کچھ رقم مختص کرلیں۔

- **ماہ رمضان کے یومیہ اعمال**

1۔ اپنی ترجیحات کا تعین کرلیں

اگر آپ کچھ مخصوص کاموں اور اعمال کا عزم و ارادہ کریں تو لازمی ہے کہ سب سے پہلے مقاصد کی ترجیحات کو متعین کریں۔ الاھم فالاھم کے اصول کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اعلی ترجیحات

کو مقدم رکھیں۔ یہ بات بہت ہی اہم ہے کہ انہیں کاموں میں اپنے اوقات کو زیادہ صرف کریں جو آپ کی آخرت کے لئے زیادہ مفید ہو اور یہی بات سب سے اہم ہے کہ ترجیحی امور کو متعین کرتے ہوئے ہی اس ماہ کے فضائل کو زیادہ سے زیادہ سمیٹا جاسکتا ہے۔

2۔اپنے اوقات کا تحفظ کریں

آپ کو ان تمام کاموں سے دوری اختیار کرنی چاہئے جو آپ کے اوقات کو ضائع کرتے ہوں یا ضیاع کا سبب بنتے ہوں جیسے بے مقصد فون پر گفتگو کرنا، سلسلہ وار دورے کرنا، گھر کے باہر بہت زیادہ نکلنا، بے تکان ٹیلی ویژن کا مشاہدہ کرنا۔ نیز ہمیں چاہئے کہ دیگر افراد کو بھی اس بات کا پابند کردیں کہ وہ آپ کے اوقات اور خانگی امور کا احترام کریں۔

3۔کاموں کی انجام دہی کے لئے موزوں وقت کا تعین کریں

جن کاموں کے کرنے میں زیادہ قریبی اور گہری نظر رکھنے کی ضرورت نہ ہو، انہیں دن کے کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے جیسے آپ پکوان میں مصروف ہوں تو خود کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول کردیں، اس کی تسبیح و تحمید کریں یا اسلامی تقاریر کو سنیں یا قرآنی کیسٹس یا سی ڈیز کو سنیں۔ دوسری جانب کچھ امور پر بہنوں کو خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے جیسے نمازوں کا اہتمام اور قرآنی مجید کی تلاوت وغیرہ۔

4۔اعمال کی انجام دہی میں ہرگز تاخیر نہ کریں

اس بات کی بھرپور کوشش کریں کہ اعمال کی انجام دہی میں ٹال مٹول و تاخیر نہ برتیں کیونکہ زندگی کے کسی لمحہ میں موت سے آپ کو سابقہ پیش آسکتا ہے۔ یادرکھیں کہ اس کے بعد آپ کو کچھ بھی کرنے کا موقع نہ ملے گا اور آپ محض کف افسوس ملتے رہ جائیں گے۔ کسی فرد کی جانب سے اعمال میں کی جانے والی ٹال مٹول و تاخیر سب سے بدترین چیز ہے اور ہمارے خلاف شیطان کی جانب سے استعمال کیا جانے والا سب سے زیادہ ہلاکت خیز ہتھیار ہے۔ عمر ابن عبد العزیز رحمہ اللہ تعالیٰ سے ان

ABM Printme Publisher
www.AsklslamPedia.com

کی تھکاوٹ اور کمزوری کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک مرتبہ کسی عمل میں ایک یوم کی تاخیر کی خواہش کی گئی جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ "ایک یوم کے اعمال کی ادائیگی ہی میرے لئے بہت ہی بوجھ کا باعث ہوتی ہے تو ایک یوم کی تاخیر کی صورت میں کس طرح میں اس قابل رہوں گا دو یوم کے اعمال کو ایک ہی دن میں انجام دوں؟"

5۔عبادات کی ادائیگی میں دیگر افراد کے ساتھ تعاون کریں

رات دیر گئے سونے کی وجہ سے بہت سے افراد پر یہ امر بہت ہی شاق اور گراں ہوتا ہے کہ رات کی عبادات کے لئے بیدار ہوں، اس لئے یہ بھی خواتین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شوہر اور دیگر ان کے محرم افراد کو بیدار کریں اور عبادات کی ادائیگی اور دیگر فضائل اعمال کی انجام دہی پر انہیں ترغیب دیں۔

6۔ صدقہ وخیرات میں اپنے مالوں کو خرچ کریں

خواتین کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ جب بھی وہ صدقات و خیرات کریں تو بالکل حقدار تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ بالعموم غرباء و مساکین کو کھلانا اور بالخصوص ضرورتمندوں اور محتاجوں کو تلاش کرتے ہوئے ان کی مدد کرنا، ایک ایسا عظیم عمل ہے جس پر بے پناہ اجر و ثواب کی خوشخبریاں دی گئی ہیں اور شریعت مطہرہ میں ان اعمال کی بہت زیادہ ترغیب بھی دی گئی ہے۔ جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مجھے جہنم کا نظارہ کرایا گیا اور میں نے اس میں سب سے زیادہ ان خواتین کو دیکھا جو ناشکری ہوتی ہیں۔" آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ "کیا وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتی ہوں گی؟" آپ ﷺ نے فرمایا "وہ اپنے شوہروں کی نافرمان اور ان کے احسانات اور ان پر خرچ کئے گئے کاموں کی ناشکر گزار ہوتی ہیں۔" اگر تم ان کے ساتھ عمر بھر احسان کا معاملہ کرو، پھر وہ تم میں کچھ ناپسندیدہ چیز کو دیکھتی ہے تو کہے گی کہ 'مجھے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہ ملی۔"(صحیح البخاری:29)

7۔اذان کے وقت کاخیال رکھیں

اذان کے الفاظ کو مؤذن کے ساتھ دہرائیں اوراذان کے بعد محمد ﷺ کی شفاعت کے لئے یہ دعاءپڑھیں:

"اللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدّعْوَةِ التّامَّة وَالصّلاةِ القَائِمَة آتِ محَمّداً الوَسيلَةَ وَالْفَضيلَةَ وَابْعَثْه مَقاماً مَحموداً الَّذى وَعَدْتَه" (البخاری)

ترجمہ: "اے اللہ! اس دعوت تام اور قائم ہونے والی نماز کے رب، تو محمد ﷺ کو خاص تقرب اور خاص فضیلت عطا کر اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔"

اذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں دعاء کریں کیونکہ اس دوران کی جانی والی دعاء رد نہیں کی جاتی۔

8۔جب آپ نیند سے بیدار ہوں تو یہ دعاء پڑھیں

"الحَمْدُ للهِ الّذِي أحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ" (البخاري مع الفتح، 11/ 113، برقم 6314، ومسلم، 4/ 2083)

ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں زندہ کیا، بعد اس کے کہ اس نے ہمیں مار دیا تھا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔"

9۔فجر نماز کے بعد اور مغرب سے پہلے پڑھی جانے والی آیات اور دعاؤں کا اہتمام کریں

آیۃ الکرسی:

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۲۵۵ (سورۃ البقرۃ:255)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔"

صبح اور شام، تین تین مرتبہ "سورۃ الاخلاص"، "سورۃ الفلق" اور "سورۃ الناس" کی تلاوت کریں (**ابوداؤد اور ترمذی**)

صبح و شام کے مزید اذکار کے لئے اس لنک سے رجوع کریں

http://www.islamawareness.net/du'a/Fortress/027.html

قرآن مجید سے اپنی زبان کے ترجمہ کا نصف جزء بعد فجر اور نصف جزء بعد مغرب پڑھیں تاکہ ہر روز ایک پارہ کی تکمیل ہو سکے اور پورے رمضان میں ایک مرتبہ مکمل ترجمہ قرآن پڑھنے کا موقع حاصل کر سکیں۔

10۔ دوپہر کے وقت عمل کی تجویز

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

کم از کم ایک تقریر سنیں یا ایک اسلامی کتاب کا مطالعہ کریں۔

11۔ مغرب کے وقت عمل کی تجویز

روزہ داروں کو کم از کم کھجور اور پانی کا افطار کرائیں اور بالخصوص اپنے گھر والوں اور مہمانوں کے لئے افطار میں مہمان نوازی کریں۔

12۔ عشاء کے وقت عمل کی تجویز

اپنے گھر میں افراد خاندان کو جمع کریں اور گھر کا ایک فرد قرآن مجید کی تلاوت کرے اور مابقی افراد پڑھی گئی آیات کی تفسیر پڑھیں۔

13۔ بستر پر جانے سے پہلے عمل کی تجویز

اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ایک دوسرے میں ملاتے ہوئے اور اس میں آہستگی کے ساتھ پھونکیں اور سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت کریں پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہو سکے پھیریں اور سر سے شروع کرتے ہوئے چہرہ اور پھر اپنے پورے جسم پر ہاتھوں کو پھیریں اور یہ عمل تین مرتبہ دہرائیں۔(**البخاری**) آیت الکرسی کی تلاوت کریں۔(**البخاری**)سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات کی تلاوت کریں۔(**البخاری**) سورۃ الملک کی تلاوت کریں(**النسائی**)

"سونے سے قبل پڑھی جانے والی دعائیں" کے مزید ملاحظہ کے لئے اس لنک سے رجوع ہوں:
http://www.islamawareness.net/du'a/Fortress/028.html

14۔ مسجد میں کئے جانے والے اعمال کی تجویز

بہنوں کے ساتھ مسجد میں سلام کو عام کریں

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

اگر ممکن ہو تو متعدد مساجد میں افطار کی ذمہ داری اٹھائیں۔

مسجد کی صفائی میں رضاکارانہ طور پر شریک رہیں۔

تراویح کے دوران بچوں کی مناسب نگہداشت کا انتظام کریں تاکہ مائیں اور مسجد کے دیگر نمازی مکمل خشوع و خصوع اور پوری دلجمعی کے ساتھ اپنی نمازیں ادا کر سکیں۔

قرآن مجید کی خوبصورت تلاوت پر مشتمل سی ڈیز مسجد میں تقسیم کریں۔

15۔ گھر میں کئے جانے والے اعمال کی تجویز

اپنے گھر پر دیگر بہنوں کے لئے قیام اللیل کا پروگرام منعقد کریں اور انہیں سحری اور افطار مہیا کریں۔

نومسلم افراد کو تلاش کریں کیونکہ رمضان کے روزے ان کے لئے بالکل نیا عمل ہوتے ہیں اور وہ اپنے برادری سے کٹ چکے رہتے ہیں اور وہ اس بات کے زیادہ مستحق ہوتے ہیں کہ انہیں افطار اور عید وغیرہ جیسے موقعوں پر مدعو کیا جائے۔ اپنے اہل خاندان، شوہر، بچوں اور پڑوسیوں میں ترجیحات کو ملحوظ رکھتے ہوئے عید پارٹیوں کا انعقاد کریں اور آپس میں تحائف کا تبادلہ کریں۔

16۔ اپنے خاص اوقات میں کئے جانے والے اعمال کی تجویز

قرآن مجید کی آیات کا حفظ کریں۔ غرباء و مساکین کے درمیان کپڑے، غذائی اجناس، کھلونے، رقم وغیرہ تقسیم کریں۔ اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور نعمتوں کا شکر ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے نام اور ان کے معانی کو یاد کریں ۔ اپنی ذاتی دعاؤں میں ان ناموں کا وسیلہ لیں۔

اپنے علاقہ میں بسنے والے مریض یا ہسپتالوں میں موجود افراد کی عیادت کریں۔

اپنے زبانوں کو ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذکر سے تر رکھیں جیسے "سبحان اللہ"، "الحمد للہ"، "لاالٰہ الا اللہ"، "اللہ اکبر"، کہتے رہیں اور اپنے ہر لمحہ کا خیال رکھتے ہوئے اپنے پکوان، صفائی اور سواری وغیرہ جیسے مواقع پر بھی نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجیں۔

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

ہماری پر خلوص دعاء ہے کہ یہ رمضان کریم ہم تمام مسلمانوں کے حق میں روحانی ترقی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ ہمارے تعلقات کی استواری میں اضافہ کا باعث بنے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مبارک مہینہ تک پہنچنے کا موقع عنایت فرمائے اور ہمیں اس ماہ میں ایسی عبادات کرنے کا موقع دے کہ جو روز قیامت میں قائم کئے جانے والے میزان اور ترازو کو اعمال کے اعتبار سے انتہائی بوجھل کردے۔ آمین۔

ان خیالات کو ہماری مسلم خاتون بہن شاذیہ احمد SuhaibWebb.com لنک پر موجود مضمون کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات اعلیٰ ہی بہتر علم رکھنے والی ہے۔ تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد و ثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے۔

<u>باب چھارم</u>

رمضان المبارک سے متعلق اصطلاحات کی تشریح

- نیت اور اس کی اقسام
- شہادت کا معنی اور اس کی اقسام
- رمضان کے لغوی اور اصطلاحی معنی
- ماہ رمضان اور روزہ کی ابتداء اور انتہاء
- صوم کے لغوی اور شرعی معنی
- سحور کے لغوی اور شرعی معنی

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

- افطار کے لغوی اور شرعی معنی
- جماع کے لئے قرآنی کنایات کے معانی
- دعاء کے لغوی اور شرعی معنی
- سفر کے لغوی اور شرعی معنی
- قیام کے لغوی اور شرعی معنی
- فدیہ کے لغوی اور شرعی معنی
- کفارہ کا لغوی اور شرعی معنی
- قضاء کے لغوی اور شرعی معنی
- صدقہ کا لغوی اور شرعی معنی
- اعتکاف کا لغوی اور شرعی معنی
- لیلۃ القدر کا لغوی اور شرعی معنی
- عید کے لغوی اور شرعی معنی

نیت اور اس کی اقسام

- ✓ نیت کا لغوی معنی
- ✓ نیت کی شرعی تعریف
- ✓ حدیث شریف
- ✓ نیت مشروع ہونے کی وجوہات
- ✓ ماہ رمضان المبارک کے روزہ کی نیت

✓ نیت کا لغوی معنی

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

"نویٰ، ینوی، نیتا" ثلاثی مجرد کے باب ضرب کا صیغہ ہے، جس کا معنی ارادہ کرنا، قصد کرنا ہے

نوی بمعنی قصد ہے اور نیت سے مراد دل میں کیا جانے والا قصد ہی ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے "نواک اللہ بخیر "یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں خیر و بھلائی پہنچائے"

✓ نیت کی شرعی تعریف

نیت کی شرعی تعریف: کسی کام کو قصد اور ارادہ کے ساتھ انجام دینا۔

العزم: کسی کام کا ارادہ کرنا اور اس کے کرنے میں کسی طرح کی تاخیر نہ کرنا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

" فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ" (سورة آل عمران: 159)

ترجمہ: "پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں، بے شک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

یعنی کسی کام کو اس کی تکمیل تک رسائی دلانے والے اسباب کو اختیار کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی مدد و استعانت طلب کرتے ہوئے انجام دینا۔ اس عزم میں محض اللہ تعالیٰ کی استعانت یا واقعات کا انتظار کرنا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے لئے خالص نیت کرتے ہوئے اس عمل کی تکمیل میں اس کی استعانت طلب کرنا ضروری ہے۔

الھم: کسی عمل کو کرنے سے قبل دل میں اس کے کرنے کا ارادہ کرنا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ"(سورة یوسف:24)

"عورت نے یوسف کی طرف قصد کیا اور یوسف اس کا قصد کرتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے۔"

✓ حدیث شریف

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:"علقمہ بن وقاص لیثی کا بیان ہے کہ میں نے مسجد نبوی میں منبر رسول ﷺ پر عمر بن خطاب ؓ کی زبان سے سنا، وہ فرمارہے تھے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر عمل کا نتیجہ ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملے گا۔ پس جس کی ہجرت (ترک وطن) دولت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو یا کسی عورت سے شادی کی غرض ہو۔ پس اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لیے ہو گی جن کے حاصل کرنے کی نیت سے اس نے ہجرت کی ہے۔" حدیث متعلقہ ابواب: اعمال کے اجر و ثواب کا دارومدار نیت پر ہے۔" صحیح بخاری، کتاب وحی کے بیان میں، باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء کیسے ہوئی، حدیث نمبر: 1

✓ نیت مشروع ہونے کی وجوہات

1۔ نیت مشروع ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ عادت اور عبادت میں فرق کیا جاسکے۔ عادت پر مبنی عمل کا کوئی اجر و ثواب نہیں جبکہ عبادت پر مبنی عمل پر اجر حاصل ہونے والا ہے، لہٰذا جو شخص کھانے، پینے اور جماع وغیرہ سے فجر صادق سے سورج کے غروب ہونے تک باز رہے اور اس عمل میں وہ اللہ تعالیٰ کی طاعت و فرمانبرداری کی نیت نہ کرے تو اس کا یہ عمل محض عادت کے طور پر کیا جانے والا ہو گا نہ کہ عبادت کے طور پر۔

اسی طرح جو شخص غسلِ جنابت یا غسلِ نظافت یا خوبصورتی اور تزئین کرے اور اس عمل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی پیروی مقصود نہ ہو تو ان کا یہ عمل بذات خود اچھا ہو گا لیکن عمل کرنے والے کے حق میں اس کا عمل باعث اجر و ثواب نہ ہو گا۔

ABM Printime Publisher www.AskIslamPedia.com

اس کے بالکل برعکس کوئی شخص اپنے عمل عادی کو انجام دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے تقرب، رسول اللہ ﷺ کی طاعت و فرمانبرداری اور دینی احکام کی پیروی کی نیت کرے، تو اس کے دن بھر کا ہر عمل خالص عبادت ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے قول کی یہی تفسیر ہے:

"وما خلقت الجنّ والإنس إلاّ ليعبدون"(سورۃ الذاریات:56)

ترجمہ:"میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔"

اس بات کا یہاں یہ مقصود نہیں ہے کہ عمل عادی کو روزہ، نماز وغیرہ جیسی عبادات سے جوڑا جائے بلکہ مقصود یہ ہے کہ ہر عمل عادی میں اللہ تعالیٰ کی قربت کی نیت کرلی جائے تاکہ اس نیت کے ذریعہ اس عمل عادی کو عمل عبادی بنادیا جائے۔ اللہ تعالی کی جانب سے محض نیت کی بنیاد پر اس امت مسلمہ کے ساتھ بہت بڑی رحمت ہے اور یہی وہ متواتر رحمت ہے جو رسول اللہ ﷺ کی ساری زندگی پر محیط تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وما أرسلناك إلاّ رحمة للعالمين"(سورۃ الانبیاء:107)

"اور ہم نے آپ کو تمام جہاں والوں کے لئے رحمت بناکر ہی بھیجا ہے۔"

نیت ہی کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مظاہر کا اس حدیث کے ذریعہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے:

عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا" اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں مقدر کر دی ہیں اور پھر انہیں صاف صاف بیان کر دیا ہے۔ پس جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک مکمل نیکی کا بدلہ لکھا ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنے یہاں دس گنا سے سات سو گنا تک نیکیاں لکھی ہیں اور اس سے بڑھ کر اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور پھر اس پر

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے اپنے یہاں نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اپنے یہاں اس کے لیے ایک برائی لکھی ہے۔"

صحیح بخاری، کتاب دل کو نرم کرنے والی باتوں کے بیان میں، باب: جس نے کسی نیکی یا بدی کا ارادہ کیا اس کا نتیجہ کیا ہے؟ حدیث نمبر: 6491، مسلم۔ کتاب الإیمان: 187، وأحمد / مسند بني هاشم / 1897، والدارمي / کتاب الرقاق / 2667۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت کا اندازہ کیجئے کہ نیکی کے ارادہ اور نیت پر ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے کیونکہ محض عمل نیت پر عامل کو اجر وثواب ملتا ہے اور اس پر عمل کرنے کی صورت میں اجر وثواب میں اضافہ در اضافہ ہوتا جاتا ہے اور دوسری جانب برائی کے ارادہ پر کوئی گناہ لکھا نہیں جاتا تو یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمت کی دلیل ہے اور جب آدمی برائی کا ارتکاب نہیں کرتا تو محض برائی سے خود کو محفوظ رکھنے کی بناء پر اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کی ذات بے پناہ رحیم وکریم ہے کیونکہ کسی برے فعل کے ارادہ کو روبہ عمل نہ لانا بھی ایک عمل ہے اور بندہ کو اس کے ہر عمل کا ثواب دیا جاتا ہے۔ محض نیت کرنے کے دوررس اثرات ونتائج کا ذرا اندازہ لگایئے کہ کس قدر اجر وثواب اور مراتب حاصل ہو رہے ہیں اور ایک بندہ مومن، اللہ تعالیٰ کی رحمت میں کس قدر ڈوبا جا رہا ہے۔ کبھی کوئی شخص محض سیر وتفریح کی غرض سے سفر کرتا ہے اور اگر وہ یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رسول کی زبانی حکم دیا کہ "روحوا القلوب ساعة بعد ساعة" "وقفہ وقفہ سے اپنے دلوں کو سکون پہنچاؤ" تو ایسے شخص کو اس کے اس تفریحی سفر میں اجر وثواب حاصل ہوتا ہے۔

ایک شخص اپنی بیوی سی شہوانی خواہش کی تکمیل کرتا ہے اور اگر وہ اپنے اس عمل سے خود کو زنا اور بدکاری جیسے عمل سے بچانے کی نیت کر لے تو اس کو اس شہوانی خواہش کی تکمیل میں بھی اجر وثواب حاصل ہوتا ہے۔ یہی حال، رزق اور علم کی تلاش، مسلسل سفری دورے، عمدہ لباس، عمدہ گفتگو، لوگوں کے ساتھ حسن معاملت اور اپنے ہر دنیوی عادی کاموں کا ہے۔ بسا اوقات لوگ اپنے

کسی فن کا مظاہرہ کرتے ہیں اور یہی عمل ایک مسلمان، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی پیروی کے طور پر کرتا ہے تو وہ ماجور قرار پاتا ہے اور دیگر لوگ یہی عمل بلانیت کرتے ہیں تو وہ اجر سے محروم قرار پاتے ہیں۔

2۔ نیت کو عبادات ہی کے درمیان فرق و تمییز کے لئے مشروع کیا گیا ہے، کیونکہ ایک شخص کبھی کھانے، پینے اور جماع سے باز رہتا ہے لیکن کبھی وہ فرض روزہ یا کبھی نفل یا کبھی شکرانہ وغیرہ کے روزہ کی نیت کرتا ہے۔ اس طرح ایک قسم ہی کا فعل ہے لیکن اس کی صفات مختلف ہیں اور نیت ہی وہ ذریعہ ہے جو ایک جیسے افعال میں فرق و امتیاز پیدا کرتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"الحج أشهرٌ معلومات فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج" (سورۃ البقرۃ:197)

"حج کے مہینے مقرر ہیں اس لئے جو شخص ان میں حج لازم کرلے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑے کرنے سے بچتا رہے۔"

یعنی جو شخص حج کے افعال میں نیت کے ساتھ داخل ہو جائے تو اس پر جماع، فسق و فجور اور جھگڑوں جیسے اعمال سے بچنا لازم ہے۔

3۔ نیت ہی کی بنیاد پر خود عمل کرنے والے کے افعال میں یا وکالت کے طور پر اس کے عمل کو دوسرے کے عمل سے یا کوئی نفل عمل جو دوسروں کے کیا جاتا ہے، ان سب میں فرق و امتیاز کیا جاسکتا ہے۔ بہت سے لوگ حج کر رہے ہوتے ہیں لیکن کوئی خود کے لئے اور کوئی دوسرے کی جانب سے کر رہا ہوتا ہے اور ان کے درمیان فرق کرنے والی چیز صرف نیت ہی ہے۔ یہی معاملہ دیگر بعض اعمال میں بھی ہوتا ہے۔ ایک شخص مال کے لئے یا کسی دنیوی غرض کے لئے لوگوں کو دین کی تعلیم دیتا ہے اور دوسری جانب ایک دوسرا شخص اجر و ثواب اور پروردگار کے احکام کی پیروی کی نیت کرتے ہوئے کرتا ہے تو ان دونوں میں فرق کرنے والی اہم شئ "نیت" ہی ہے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

لہذا ہر شخص اپنے ہر عمل کی درست راہ کا تعین کر لے جو اس کو اس کی منزلِ مقصود تک پہنچانے والی ہو۔

✓ ماہ رمضان المبارک کے روزہ کی نیت

ماہِ رمضان کے شروع میں (پورے رمضان کے لئے) ایک مرتبہ نیت کر لینا کافی ہے۔ مگر بیچ رمضان میں سفر یا مرض کی وجہ سے روزہ نہ رکھا تو از سرِ نو نیت کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس نے پہلی نیت توڑ دی ہے۔ (فتاوی ارکان الاسلام شیخ ابنِ عثیمین رحمہ اللہ ص664)

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد و ثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے

• شہادت کا معنی اور اس کی اقسام

- ✓ شہادت کا لغوی معنی
- ✓ آیت میں "شہادت" کا معنی
- ✓ ماہ رمضان میں حاضری کے باوجود کچھ شرائط کا پایا جانا ضروری ہے
- ✓ شہادت کا لغوی معنی

لفظ "شہد، شہادۃ" ثلاثی مجرد کے باب سمع اور کرم سے ماخوذ ہے جس کا معنی "گواہی دینا" ہے

شَہِد اور شاھد کے درمیان فرق ہے:

شاھد: بمعنی "رای" (دیکھنا)، "عاین" (معائنہ کرنا، جائزہ لینا)۔ "شاھدت الیوم شیئاً عجباً" یعنی میں نے آج کوئی عجیب و غریب شئ دیکھی ہے۔

الشاھد: (صفت کا صیغہ) کوئی چیز دیکھ کر خبر دینے والا یعنی گواہی دینے والا۔ یقینی خبر، گواہی، اس کی جمع شہد، شہود اور اشھاد ہے۔

الشھادۃ: اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونا۔

ABM Printime Publisher www.AskIslamPedia.com

الشھادۃ: حسی امور کی دنیا یا عالم ظاہر جو عالم غیب کے مقابل ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "عالم الغیب والشھادۃ" (سورۃ الرعد: 9، المؤمنون: 92)
ترجمہ: غیب اور حاضر امور کا جاننے والا

شھد بمعنی حضر جیسے "شھد فلان الشھر" یعنی فلاں شخص اس مہینہ میں پہنچا یا اس ماہ میں وہ باحیات پہنچ گیا"

"فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ" (سورۃ البقرۃ: 185) ترجمہ: "تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہئے۔"

✓ آیت میں "شہادت" کا معنی:

گواہی دینا اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا جیسے یوں کہا جاتا ہے "أشھد باللہ" یعنی میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں"۔ ایسی صورت میں اس آیت کریمہ کا معنی یہ ہوگا کہ جو کوئی اس ماہ میں پہنچ جائے اور 'شہر' میں پایا جانے والا "الف اور لام" شہر رمضان کی تخصیص پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس آیت سے قبل رمضان کا ذکر موجود ہے۔ لہٰذا جو کوئی اس ماہ میں حاضر ہو جائے تو اس پر روزہ رکھنا واجب ہے اور محض ھلال (چاند) دیکھنے والے ہی پر روزہ رکھنے کی وجوبیت محدود نہیں کیونکہ دور حاضر میں لفظ "شہر" کا ھلال پر اطلاق مروج ہے، اس اعتبار سے کہ یہی اس کا سبب اور اس کے آغاز کی نشانی ہے لیکن اس آیت میں یہ معنی مقصود نہیں بلکہ شہر سے مقصود شہر رمضان ہے اور شہر کی مدت دو ھلال کے درمیان کی ہے۔

ماہ رمضان میں حاضری کے باوجود کچھ شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

سنت نبوی ﷺ میں کچھ شروط متعین کی گئی ہیں اور "شہود شہر" کی صورت میں روزہ رکھنے کے لئے ان کا پایا جانا ضروری ہے۔

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

1۔ یہ کہ اس ماہ کو پانے والا روزہ رکھنے کا مکلف ہو اور مکلف ہونے کے لئے مسلمان، عاقل، بالغ، صحتمند کے ساتھ اس کے وجوب کا جاننے والا ہونا ضروری ہے اور کوئی ایسی چیز نہ ہو جو صحتِ عبادت سے مانع ہو۔

غیر مسلم، پاگل اور بچہ روزہ کا مکلف نہیں، البتہ بچہ کو شرعی امور سے مانوس کرنے اور اس کی عادت ڈالنے کے طور پر روزہ رکھایا جاسکتا ہے۔

مسافر کو مشکل اور مشقت سے بچانے کے لئے رخصت دی گئی ہے۔

اسی طرح مریض کو بھی مرض کے خاتمہ اور شفاء کے مقصد سے رخصت دی گئی۔

اگر کوئی مسلمان ایسے ملک میں ہو جہاں اسلامی امور و احکام کو جاننے کا علم ممکن نہ ہو تو ایسے مسلمان پر روزہ لازم نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس کو اسلامی احکام کا علم نہیں۔

حیض اور نفاس میں مبتلا خواتین پر بھی روزہ نہیں۔

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد و ثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے

- **رمضان کے لغوی اور اصطلاحی معنی**

✓ اردو لغات میں رمضان کا لغوی معنی

✓ عربی لغات میں رمضان کے معانی

✓ رمضان کے اصطلاحی معنی

✓ رمضان کی وجہ تسمیہ

✓ اردو لغات میں رمضان کا لغوی معنی

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

لفظ "رمضان" بروزن "فعلان" رمض کا مصدر ہے اور یہ باب 'سمع' کے ثلاثی مجرد سے ماخوذ ہے۔ جیسے غلیان، غشیان، ھیجان اور سیلان وغیرہ۔

لفظ "رمضان" گرچہ مصدر ہے تاہم اسم علم کے طور پر مستعمل ہوتا ہے اور عربی میں اس کی مثالیں بہت ہیں اور سب سے زیادہ نمایاں مثال "قرآن" ہے جس کے معنی اسم علم کے طور پر مستعمل ہوتے ہیں۔

"الارض الرمضاء" اس زمین کو کہا جاتا ہے جو سورج کی طمازت سے انگارا بنی ہوئی ہو۔ اور کہا جاتا ہے کہ "رمض النهار رمضا" دن کا سخت گرم ہونا، الشمس: ریت وغیرہ پر سخت دھوپ پڑنا، الرجل: گرم زمین میں پاؤں جلنا۔

"رمض النهار" دن کا بہت گرم ہونا۔ گرمی کی تیزی، دھوپ کی شدت نیز گرمی کی شدت اور دھوپ کی حدّت کے سبب زمین کا تپ جانا۔ المنجد ص 408۔

اسی طرح باب تفعیل سے کہا جاتا ہے: "رمض الصوم" یعنی روزہ کی نیت کرنا۔

رمضان کی جمع رمضانات، رماضین، ارمضاء اور ارمضۃ ہوتی ہے۔ (مصباح اللغات: صفحہ 304)

✓ عربی لغات میں رمضان کے معنی

شهر رمضان، هو من الرمض ای شدة وقع الشمس۔ (المفردات فی غریب القرآن ص 203)

الرمض (محركة) شدة وقع الشمس على الرمل وغيره۔ (القاموس المحيط ص۔ 33 جلد 2)

اصل رمضان من الرمض وهو شدة وقع الشمس على الرمل وغيره۔ (مجمع البيان فی تفسير القرآن ص 275، جلد اول)

✓ رمضان کے اصطلاحی معنی

اصطلاحی اعتبار سے رمضان قمری مہینوں کا نواں مہینہ ہے اور ہر عاقل، بالغ اور مکلف مسلمان پر اس مکمل مہینہ میں روزے رکھنا فرض ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ"(سورة البقرة:185)

ترجمہ: "ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا"

رمضان تنہا وہ مہینہ ہے جس کا نام قرآن کریم میں ذکر ہوا ہے۔

✓ رمضان کی وجہ تسمیہ

1۔ شدید گرمی کے جلانے سے گناہوں کو جلا دینے یا بھوک وپیاس کے احساس کی مماثلت

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفیٰ 561 فرماتے ہیں:

قال ابو عمرو وانما سمی رمضان لانہ رمضت فیہ الفضال من الحر، وقال غیرہ لان الحجارۃ کانت ترمض فیہ من الحرارۃ، والرمضاء الحجارۃ المحماۃ۔" (غنیۃ الطالبین باب 13 ص 371 مترجم)

یعنی (لغت عرب کے مشہور امام) ابو عمرو نے کہا ہے کہ رمضان کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس ماہ میں سورج کی گرمی کے سبب پتھر وغیرہ سخت گرم ہو جاتے ہیں جس سے اونٹوں کے بچوں کے پاؤں جلنے لگتے ہیں۔

چونکہ اس مہینہ میں سورج کی گرمی کی شدت کی وجہ سے ریت اور پتھر وغیرہ اس قدر سخت گرم ہو جاتے تھے کہ ان پر چلنے والوں کے پاؤں جلنے لگتے تھے اس وجہ سے عربوں نے لغت قدیمہ میں اس مہینہ کا نام رمضان رکھ دیا، یعنی پاؤں جلا دینے والا مہینہ۔

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

شیخ محمد بن یعقوب فیروز آبادی شیر ازی، شیخ فضل ابن حسن طبر سی اور شیخ عبد القادر جیلانی رحمھم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سمی بہٖ لانہ یحرق الذنوب (القاموس المحیط جلد 2، ص۔ 330)
انماسمی رمضان لانہ یرمض الذنوب ای یحرقھا۔ غنیۃ الطالبین باب 13، ص 371، مترجم

یعنی رمضان کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ مہینہ، اللہ تعالیٰ کی رحمت، بخشش اور مغفرت کی کثرت کی وجہ سے (مسلمانوں کے) گناہوں کو جلا کر ختم کر دیتا ہے۔

ملا علی قاری کے مطابق، رمضان، رمضاء سے مشتق ہے اس کا معنی 'سخت گرم زمین' ہے لہٰذا رمضان کا معنی سخت گرم ہوا۔ رمضان کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ جب عربوں نے قدیم لغت سے مہینوں کے نام منتقل کئے تو انہیں اوقات اور زمانوں کے ساتھ موسوم کر دیا۔ جن میں وہ اس وقت واقع تھے۔ اتفاقاً رمضان ان دنوں سخت گرمی کے موسم میں آیا تھا۔ اس لئے اس کا نام رمضان رکھ دیا گیا۔ (ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، 4 : 229)

"عربی زبان میں رمضان کا مادہ رَمَضٌ ہے، جس کا معنی سخت گرمی اور تپش ہے. رمضان میں چونکہ روزہ دار بھوک و پیاس کی حدت اور شدت محسوس کرتا ہے اس لئے اسے رمضان کہا جاتا ہے۔" (ابن منظور، لسان العرب، 7 : 162)
2۔ بارش یا بادل کا برستے ہوئے صفائی کرنے کو گناہوں کی صفائی سے مماثلت

عربی میں کہا جاتا ہے "الرمضی من السحاب و المطر والرمضی (محرکۃ) من السحاب والمطر ما کان فی آخر الصیف واول الخریف۔"

یعنی کہ گرمی کے آخر اور موسم خریف کے ابتداء میں بادل اور بارش کا برسنا۔ (مصباح اللغات ص 304)

ABM Printime Publisher
www.AskIslamPedia.com

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وقال الخلیل ماخذہ من الرمض وھو مطر یاتی فی الخریف فسمی ھٰذا الشھر رمضان لانہ یغسل الابدان من الآثام غسلا و یطھر القلوب تطھیرا (غنیۃ الطالبین باب 13، ص 371 مترجم)

یعنی خلیل نے کہا کہ رمضان رمض سے ماخوذ ہے اور یہ ایک بارش ہے جو کہ موسم خریف میں برستی ہے تو اس مہینہ کا نام رمضان اس سبب سے ہوا کہ وہ ایمانداروں کے جسموں کو گناہوں سے دھوڈالتا ہے اور ان کے دلون کو گناہوں کی آلودگیوں سے پاک وصاف کر دیتا ہے۔

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد وثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے۔

- **ماہ رمضان اور روزہ کی ابتداء اور انتہاء**

✓ ماہ رمضان کی ابتداء اور انتہاء

✓ مہینہ، سال، رات اور دن کی تعیین کے لئے چاند کی رؤیت

✓ روزہ کی ابتداء اور انتہاء

✓ روزہ، مؤقت عبادت سے تعلق رکھتی ہے، جس کی قضاء ممکن نہیں

✓ **ماہ رمضان کی ابتداء اور انتہاء**

ماہ رمضان المبارک کی ابتداء: ماہ رمضان کے جملہ ایام کی ابتداء اس کے سب سے پہلے دن (نہار) سے ہوتی ہے یعنی ماہ رمضان کا چاند دیکھنے سے رمضان شروع ہو جاتا ہے، یا پھر شعبان کے تیس دن مکمل ہو جانے کے بعد رمضان داخل ہو جاتا ہے لہٰذا جس کسی نے چاند دیکھا ہو یا کسی قابل اعتماد ذرائع سے اس کی خبر ملی ہو تو پھر اس پر روزہ رکھنا واجب ہو جاتا ہے۔ حساب کے ذریعہ مہینہ کی شروعات ثابت کرنا بدعت ہے، کیونکہ حدیث میں صاف وضاحت ہے:

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

"ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، یا یوں کہا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا" چاند ہی دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند ہی دیکھ کر روزہ موقوف کرو اور اگر بادل ہو جائے تو تیس دن پورے کر لو۔ صحیح بخاری، کتاب روزے کے مسائل کا بیان، باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو روزے رکھنا چھوڑ دو" حدیث نمبر:1909

ماہ رمضان المبارک کی انتہاء: ماہ رمضان المبارک کی انتہاء اس ماہ کے سب سے آخری دن (نہار) یعنی 30 دن کے اختتام سے یا رؤیت ہلال یعنی چاند دیکھ کر ہوتی ہے۔

✓ مہینہ، سال، رات اور دن کی تعیین کے لئے چاند کی رؤیت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ ۚ○ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ○..(سورۃ البقرۃ:187)

ترجمہ:"روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لئے حلال کیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو"

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ○ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهُۥ سَاكِنًا ○ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۴۵○ ثُمَّ قَبَضْنَٰهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ۴۶○ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ۴۷○ (سورۃ الفرقان:45 تا 47)

ترجمہ:"کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے سائے کو کس طرح پھیلا دیا ہے؟ اگر چاہتا تو اسے ٹھہرا ہوا ہی کر دیتا۔ پھر ہم نے آفتاب کو اس پر دلیل بنایا (45) پھر ہم نے اسے آہستہ

آہستہ اپنی طرف کھینچ لیا(46) اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ بنایا۔ اور نیند کو راحت بنائی۔ اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت۔"

بعض اقوام نے مہینوں اور سالوں کے تعیین وقت کے لئے سورج کو بنیاد بنایااور عربوں نے تعیین وقت کے لئے چاند کو معیار مقرر کیااور اسلام نے بھی اسی کو بر قرار رکھااور سورج کو دن (نہار) کے اجزاء اور حصوں اور رات کے داخل ہونے کی حدبندی کا وسیلہ بنایا۔ لہٰذا قمری توقیت کا آغاز ھلال (چاند) کی رؤیت (دیکھنے) سے ہو گا اور اس کی معتبر رؤیت غروب آفتاب کے کچھ دیر بعد ہو گی، اسی بنیاد پر قمری دن کی ابتداء، سورج کے غروب ہونے سے ہو گی نہ کہ آدھی رات کے گذرنے سے (جیسا کہ موجودہ دور میں رات 12 بجے کے بعد دوسرے دن کا آغاز تصور کیا جاتا ہے) اور دوسرے دن سورج کے غروب ہونے کے بعد ہی اس دن کی انتہاء ہوتی ہے اور اس طرح ایک دن اور ایک رات کی شمولیت کے ساتھ مکمل ایک دن شمار کیا جائے گا اور دن کا آغاز اس سے پہلے والی رات سے ہو گا اور یہی وجہ ہے کہ پہلے ھلال کی رات کو اس ماہ کی پہلی رات کہا جاتا ہے۔ نیز عربی میں "مستهل هذه القصيدة كذا" یعنی "اس قصیدہ کا یہ اس طرح کا مطلع ہے" اور "أهلّ فلانٌ بطلعته" یعنی "فلاں نے اپنے مطلع کا آغاز کیا" جیسا استعمال پایا جاتا ہے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝۳۷ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝۳۸ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝۳۹ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝۴۰ (سورۃ یس: 37 تا 40)

ترجمہ: "اور ان کے لئے ایک نشانی رات ہے جس سے ہم دن کو کھینچ دیتے ہیں تو وہ یکایک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں (37) اور سورج کے لئے جو مقررہ راہ ہے وہ اسی پر چلتا رہتا ہے۔ یہ ہے مقرر کردہ غالب، باعلم اللہ تعالیٰ کا (38) اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں، یہاں تک کہ

ABM Printing Publisher www.AskIslamPedia.com

وہ لوٹ کر پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے (39) نہ آفتاب کی یہ مجال ہے کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن پر آگے بڑھ جانے والی ہے، اور سب کے سب آسمان میں تیرتے پھرتے ہیں (40)"

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "ولا اللیل سابق النهار" یعنی رات کی نشانی قمر (چاند) ہے جو دن سے پہلے اپنے وقت پر نمودار ہوتی ہے اور اس کے بعد دن (نہار) کی نشانی ظاہر ہوتی ہے اور وہ نشانی سورج ہے اور یہ دونوں نشانیاں (رات اور دن) پہ در پہ ایک دوسرے میں مداخلت کئے بغیر ظاہر ہوتی ہیں۔

یقینا لوگوں کی زبانی ہم سنتے رہتے ہیں "مساء الخميس" جمعرات کی شام، یا "هذه الليلة هي الجمعة" یہ رات ہی جمعہ ہے، یا "في هذه الليلة رمضان" اس رات میں رمضان ہے، یا "هذه الليلة عيد" اس رات عید ہے۔ یہ گفتگو بہت ہی باریک بینی پر مبنی ہے۔ نیز آپ ہمیشہ ہی رمضان میں اس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ رمضان کی پہلی رات ہی سے تراویح کی نماز پڑھی جاتی ہے اور عید کی رات میں یہ تراویح ادا نہیں کی جاتی، کیوں؟ کیونکہ شعبان کے آخری دن سورج کے غروب ہی سے ہم رمضان کے داخل ہونے کا اعتبار کرتے ہیں اور رمضان کے آخری دن میں سورج کے غروب ہی کو شوال کا داخلہ شمار کرتے ہیں، اسی بناء پر اس رات نماز تراویح ادا نہیں کی جاتی کیونکہ تراویح کا وقت رمضان کی رات ہی ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا" أُحلَّ لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم"۔

✓ **روزہ کی ابتداء اور انتہاء**

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ" (سورة البقرة:185)

ترجمہ: "ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہئے"

ABM Printing Publisher www.AskIslamPedia.com

ہر عبادت کی ہی نہیں بلکہ ہر عمل کی کوئی ابتداء اور انتہاء ہوتی ہے اور روزہ بھی ایک عمل اور ایک عبادت ہے اور ان دو اعتبارات سے اس کی بھی ابتداء اور انتہاء ہے

✓ **روزہ کی ابتداء (روزے کا وقت)**

اور اس کی ابتداء صبح صادق یعنی اس سے مراد وہ سرخی ہے جو چوڑائی میں افق پر پھیلی ہوتی ہے ۔ اس سے نماز فجر واجب ہو جاتی ہے اور روزے دار کے لئے کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ صبح صادق سے قبل صبح کاذب یعنی اس سے مراد وہ سفیدی ہے جو لمبائی میں افق پر اوپر کو اٹھی ہوئی ہوتی ہے ۔اس سے نہ تو کھانا پینا بند کیا جائیگا اور نہ ہی نماز فجر پڑھی جائے گی۔ گویا اس کی ابتداء فجر سے ہوتی ہے

✓ **روزہ کی انتہاء**

روزہ کی انتہاء غروب شمس ہے یعنی جب رات مشرق سے نمودار ہونے لگے اور دن مغرب میں چھپ جائے۔ دیگر الفاظ میں ماہِ رمضان کا دخول 29 شعبان کو چاند نظر آنے یا شعبان کے تیس دن مکمل ہونے سے ثابت ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ" (البقرۃ:186)

ترجمہ: ''تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔''

جیسا کہ حدیث میں بھی اس بات کی وضاحت ملتی ہے کہ روزہ افطار کرنے کا وقت غروب آفتاب ہے:

"قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَاهُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ"

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غزوہ فتح جو رمضان میں ہوا) سفر میں تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی (بلال رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ "اے فلاں! میرے لیے اٹھ کے ستو گھول" انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ تھوڑی دیر اور توقف فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اتر کر ہمارے لیے ستو گھول" اس پر انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ تھوڑی دیر اور ٹھہرتے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی حکم دیا کہ "اتر کر ہمارے لیے ستو گھول" لیکن ان کا اب بھی خیال تھا کہ ابھی دن باقی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ پھر فرمایا کہ "اتر کر ہمارے لیے ستو گھول" چنانچہ اترے اور ستو انہوں نے گھول دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔ پھر فرمایا کہ "جب مشرق کی جانب سے رات آ جائے اور مغرب کی جانب سے دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار اپنا روزہ افطار کر لے۔" لہٰذا یہ امر سورج کی ٹکیا غروب ہو جانے سے متحقق ہو جائے گا، اگرچہ روشنی ظاہر ہو۔ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ دن ہی میں روزہ کی عبادت کا دخل ہوتا ہے۔

✓ روزہ کا تعلق مؤقتی عبادت سے ہے، جس کی قضاء ممکن نہیں

روزہ ان عبادات میں سے ہے جو عارضی نوعیت کی حامل ہوتی ہیں کیونکہ اس کا وقت ایک خاص مدت تک محدود ہوتا ہے یعنی اس مہینہ میں اسی قبیل کی دوسری عبادت کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی اور روزہ دار اس ماہ میں کسی دوسرے روزہ کو انجام نہیں دے سکتا اور نہ ہی اس کے ساتھ کسی دوسرے روزہ کی نیت کر سکتا ہے۔ لہٰذا اس ماہ میں دو روزے ایک ساتھ نہیں رکھے جا سکتے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ وہ روزہ کے ساتھ صدقہ و خیرات کرے، نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرے۔ یہ بات ذہن نشین رکھے کہ روزہ کے فاسد ہونے کے باوجود یہ خیال کرنا کہ اس کو دوبارہ لوٹایا جا سکتا ہے کیونکہ انہیں عبادات میں اعادہ ممکن ہے جن کا وقت موسع یعنی گنجائش والا ہو اور یہی معاملہ تمام نمازوں کے ساتھ بھی ہے کہ بعض نمازوں کے اوقات محدود ہوتے ہیں اور بعض کے

اوقات میں زیادہ وسعت ہوتی ہے اور ان نمازوں کی قضاء بھی ممکن ہے جیسے وقت موسع سے تعلق رکھنے والی عبادات میں فساد وبگاڑ کی صورت میں توسع وقت کی بناء پر اس نماز کو دہرایا جاسکتا ہے۔ لہٰذا نماز میں اعادہ کی گنجائش ہے نہ کہ روزہ میں۔

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد وثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے۔

- ## صوم کے لغوی اور شرعی معنی

✓ صوم (روزہ) کا لغوی معنی

✓ روزہ کا شرعی معنی

✓ صوم (روزہ) کا لغوی معنی

طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک روزہ توڑنے والی اشیاء کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سمجھتے ہوئے چھوڑ دینا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے " يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۱۸۳ (البقرۃ: 183)

"ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو"

بے شک رسول اللہ ﷺ نے عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کی روایت حدیث مسافر میں روزہ کو ارکانِ اسلام میں شمار فرمایا: عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں ایک شخص آیا، جس کے کپڑے بہت سفید اور بال بہت کالے تھے، اس پر

سفر کے آثار بھی نہیں دکھائی دے رہے تھے اور ہم میں سے کوئی اسے جانتا بھی نہیں تھا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر بیٹھا اور اپنے گھٹنے کو آپ کے گھٹنے سے لگالیا، اپنی ہتھیلیاں آپ کی رانوں پر رکھی، پھر کہا: محمد! مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے، آپ ﷺ نے فرمایا: " گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، زکاۃ دینی، رمضان کے روزے رکھنا، اور اگر طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرنا"، وہ بولا: آپ نے سچ فرمایا، ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ خود ہی آپ سے سوال کرتا ہے اور پھر خود ہی اس کی تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر بولا: مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے، آپ ﷺ نے فرمایا: " اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر، اور ہر اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا" وہ بولا: آپ نے سچ فرمایا۔ اس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتایئے، آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے"۔ وہ بولا: اب مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے، آپ ﷺ نے فرمایا: "جس سے سوال کیا جارہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا"۔ اس نے کہا: اچھا تو مجھے اس کی نشانی بتایئے، آپ ﷺ نے فرمایا: " ایک یہ کہ لونڈی اپنی مالکن کو جنے گی۔ دوسرے یہ کہ تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں، ننگے بدن، مفلس اور بکریاں چرانے والے بڑے بڑے محل تعمیر کریں گے"۔ عمرؓ کہتے ہیں: میں تین (دن) تک ٹھہرا رہا، پھر مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " عمر! تم جانتے ہو پوچھنے والا کون تھا؟ " میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: " وہ جبرائیل علیہ السلام تھے، وہ تمہیں تمہارے دین کے معاملات سکھانے آئے تھے"۔" صحیح مسلم: کتاب الایمان: 9

معلوم ہوا کہ روزہ ایک بدنی عبادت ہے اور اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

ABM Printing Publisher www.AsrIslamPedia.com

"الصوم" کا لغوی معنی "کسی بھی چیز سے مکمل طور پر رک جانا" ہے اور یہ لفظ انسان، حیوان اور جمادات سب سے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

گفتگو سے رکے رہنے والے شخص کو بھی صائم (روزہ دار) کہا جاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا، وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا، فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا" (سورۃ مریم:26-24)

"اتنے میں اسے نیچے سے ہی آواز دی کہ آزردہ خاطر نہ ہو، تیرے رب نے تیرے پاؤں تلے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے (24) اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا، یہ تیرے سامنے تر و تازہ پکی کھجوریں گرا دے گا اب چین سے کھاپی اور آنکھیں ٹھنڈی رکھ، اگر تجھے کوئی انسان نظر پڑ جائے تو کہہ دینا کہ میں نے اللہ رحمٰن کے نام کا روزہ مان رکھا ہے۔ میں آج کسی شخص سے بات نہ کروں گی"

رہی بات حیوانوں کے لئے صوم کا استعمال تو عربوں میں یہ قول مروج ہے "خیل صیام اور خیل غیر صائمة" بیماری کی وجہ سے کھانے اور پینے سے عاجز رہنے والے گھوڑوں کو روزہ دار گھوڑے اور گھانس پھونس کی جگالی کرنے والے کو بے روزہ گھوڑے کہا جاتا ہے۔

جمادات کے تئیں عربوں کا یہ قول "صامت الشمس فی کبد السماء" سورج کے زوال کے وقت چلنے سے رک جانے کو کہا جاتا ہے کہ "سورج نے آسمان کی ٹکڑی میں روزہ رکھا"۔

✓ روزہ کا شرعی معنی

کسی مخصوص شئ سے مخصوص صفت کے ساتھ، کسی مخصوص شخص کی جانب سے ایک مخصوص زمانہ میں اور مخصوص شرائط کے ساتھ رک جانے کو "الصوم" کہا جاتا ہے۔

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

مخصوص شئ سے رک جانے سے مراد 'روزہ کو توڑنے والی تین چیزوں سے باز رہنا ہے اور وہ یہ ہیں: الاکل (کھانا)، الشرب (پینا) اور الرفث (یہاں اس کا معنی جماع کرنا)۔

صفت مخصوصہ سے مراد "اللہ تعالیٰ کی قربت کی نیت اور ارادہ رکھتے ہوئے" روزہ رکھنا ہے۔ لہٰذا جو کوئی شخص ان مفطرات (روزہ کو توڑنے والی اشیاء) سے بغیر نیت کے باز رہا تو اس کا روزہ شرعی شمار نہ ہو گا کہ اس پر اجر دیا جائے بلکہ وہ محض لغوی اعتبار سے روزہ ہو گا۔

مخصوص زمانہ سے مراد فجر ثانی یعنی فجر صادق تا غروب شمس ان مفطرات سے رکے رہنا ہے۔

مخصوص شرائط سے مراد حیض اور نفاس سے پاکی کے ساتھ نکاح کی عمر طاقت کا پیدا ہو جانا ہے اور نکاح کی قدرت مرد کے لئے انزال منی اور عورت کے لئے حیض ہے۔ نیز عقل کا موجود ہونا بھی شرائط میں سے ہے کیونکہ کسی پاگل یا بھول جانے والے اور ان دونوں جیسے لوگوں کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

غیر بالغ کا روزہ درست ہو گا گرچہ اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں اور تربیتی نقطہ نظر سے روزہ رکھنے کی اس کو تلقین کی جائے گی نہ کہ مکلف کے طور پر۔

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد و ثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے۔

- ## سحور کے لغوی اور شرعی معنی

✓ سحر اور سحور کا لغوی معنی

✓ سحور کی شرعی تعریف

✓ سحری کھانے کے فوائد

✓ **سحر اور سحور کا لغوی معنی**

ABM Printline Publisher
www.AskIslamPedia.com

لفظ "سحر" س اور ح کے فتحہ (زبر) کے ساتھ، ثلاثی مجرد کے باب سمع کا مصدر ہے جس کا معنی "صبح سویرے آنا، ڈول وغیرہ کھینچنے سے پھیپھڑے کا کٹ جانا۔ ثلاثی مزید فیہ کے بات تفعل سے تسحر کا معنی "سحری کھانا" ہے۔

"السحر" صبح سے کچھ پہلے کے وقت کو کہا جاتا ہے جیسے "السحر الاعلی" صبح کاذب اور "السحر الآخر" صبح صادق کو کہا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر چیز کے کنارہ کو السحر کہا جاتا ہے۔ اس کی جمع "اسحار" ہے۔

✓ سحور کی شرعی تعریف

"السحور" س کے فتحہ اور ح کے ضمہ کے ساتھ، سحری یعنی وہ کھانا جو روزہ رکھنے کی نیت سے طلوع فجر سے قبل فجر کی اذان تک کھایا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ (سورۃ البقرۃ:187)

ترجمہ: "تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔"

✓ سحری کھانے کے فوائد

سحری کھانے کی برکت سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں جیسے اس میں اتباع سنت، اہل کتاب کی مخالفت، اس کے ذریعہ عبادت میں تقویٰ و پرہیز گاری کا اضافہ، نشاط اور چستی میں زیادتی، بھوک اور پیاس کی صورت میں پیدا ہونے والی بد خلقی کا دفاع، اس موقع پر طلب کرنے والے کو صدقہ و خیرات کرنا یا اس کو کھانے میں اپنے ساتھ شریک کر لینا، قبولیت کے زیادہ امکان والے اوقات میں دعاؤں کا اہتمام کرنا اور سونے سے قبل روزہ کی نیت کا حصول۔

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ، کیونکہ سحری میں برکت ہے۔ سنن نسائی، کتاب: روزوں کے احکام و مسائل و فضائل، باب: اس حدیث میں عبدالملک بن ابی سلیمان پر راویوں کے اختلاف کا بیان، حدیث نمبر: 2153، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

دوسری جگہ فرمایا: "البركة في ثلاثة: الجماعة، والثريد، والسحور" (طبرانی)
"تین چیزوں میں برکت ہے، جماعت، ثرید اور سحری میں۔"
سحری کا برکت ہونا واضح ہے کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، اور روزے پر انسان کو قوی کرتی ہے اور مبارک غذا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"هلم الى الغذاء المبارك" (ابو داؤد، کتاب الصیام، باب من سمی السحور الغداء، 2244)
"مبارک غذا کی طرف آئیں۔"

ہمارے اور اہل کتاب کے درمیان فرق کرنے والی چیز سحری ہے جیسا کہ:
عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمارے اور اہل کتاب کے صیام میں جو فرق ہے، (وہ ہے) سحری کھانا" (مسلم، 1096، سنن نسائی، کتاب: روزوں کے احکام و مسائل و فضائل، باب: ہمارے (مسلمانوں) اور اہل کتاب کے روزہ میں فرق کا بیان، حدیث نمبر: 2168، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد و ثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے

• افطار کے لغوی اور شرعی معنی

- ✓ افطار کا لغوی معنی
- ✓ افطار کے شرعی معنی

✓ افطار کا لغوی معنی

لفظ "افطار" ثلاثی مزید فیہ کے باب افعال کا مصدر ہے اور کہا جاتا ہے "افطر الصائم" جس کا معنی کھانا اور پینا اور افطار کا وقت قریب ہونا۔ اس کی صفت "مفطر" ہے اور اس کی جمع مفاطیر اور یہ ثلاثی مجرد کے باب نصر اور ضرب سے آتا ہے جس کا معنی "کسی چیز کو پھاڑنا" "کوئی چیز پیدا کرنا، شروع کرنا۔

✓ **افطار کے شرعی معنی**

غروب آفتاب کا یقین ہوتے ہی بلا تاخیر تازہ یا تر طاق عدد کھجور یا پانی یا یہ چیزیں نہ ملنے کی صورت میں کسی بھی حلال شئ سے روزہ کھولنا۔

• جماع کے لئے قرآنی کنایات کے معانی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اُحِلَّ لَكُمۡ لَيۡلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآٮِٕكُمۡ‌ؕ۝ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّهُنَّ‌ؕ۝ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ تَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ وَعَفَا عَنۡكُمۡ‌ۚ۝ فَالۡـئٰنَ بَاشِرُوۡهُنَّ وَابۡتَغُوۡا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمۡ‌ۚ۝ وَكُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الۡخَيۡطُ الۡاَبۡيَضُ مِنَ الۡخَيۡطِ الۡاَسۡوَدِ مِنَ الۡفَجۡرِ‌ۚ۝ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيۡلِ‌ۚ۝ وَلَا تُبَاشِرُوۡهُنَّ وَاَنۡتُمۡ عٰكِفُوۡنَۙ۝ فِى الۡمَسٰجِدِ‌ؕ۝ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ فَلَا تَقۡرَبُوۡهَا‌ؕ۝ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ‏ ۝۱۸۷ **(سورۃ البقرۃ: 187)**

ترجمہ: "روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لئے حلال کیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے، اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے در گزر فرما لیا، اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔"

ABM Printime Publisher www.AskIslamPedia.com

بلاشبہ، اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس بڑی حیادار ہے اور اس نے تمام لوگوں کو حیاء اور پاکدامنی کا حکم دیا اور قرآن کریم میں اس نے کچھ امور کے تئیں کنایہ کا اسلوب اختیار کیا اور ان کا ذکر کھلے الفاظ میں نہیں کیا۔ یہی وجہ سے کہ اس نے لفظ "جماع" کا قرآن مجید میں کہیں ذکر نہیں کیا بلکہ ان کے لئے فہم سے قریب کرنے والے الفاظ کو استعمال کیا جیسے:

1۔ لفظ "المس"۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَالَتۡ اَنّٰی یَكُوۡنُ لِیۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ یَمۡسَسۡنِیۡ بَشَرٌ ...(سورة مريم:20)

ترجمہ: "کہنے لگیں بھلا میرے ہاں بچہ کیسے ہو سکتا ہے؟ مجھے تو کسی انسان کا ہاتھ تک نہیں لگا اور نہ میں بدکار ہوں۔"

2۔ لفظ "البغاء" گویا اللہ تعالیٰ نے جماع سے متعلق حلال عمل کی تعبیر فرمادی جس کی دلیل آگے کی آیت نمبر:20 ہی میں ہے "ولم أكُ بغيّاً" ترجمہ: "اور نہ میں بدکار ہوں" اور یہاں بھی لفظ "البغاء" کا کنایہ استعمال کیا جس میں حرام طریقہ سے عمل جماع کیا جاتا ہے۔

3۔ لفظ "التغشّی" جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتۡ حَمۡلًا خَفِيفًا فَمَرَّتۡ بِهِ ۖ فَلَمَّا أَثۡقَلَت دَّعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنۡ آتَيۡتَنَا صَالِحًا لَّنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ" (سورة الاعراف:189)

ترجمہ: "پھر جب میاں نے بیوی سے قربت کی تو اس کو حمل رہ گیا ہلکا سا۔ سو وہ اس کو لئے ہوئے چلتی پھرتی رہی، پھر جب وہ بوجھل ہوگئی تو دونوں میاں بیوی اللہ سے جو ان کا مالک ہے دعا کرنے لگے کہ اگر تو نے ہم کو صحیح سالم اولاد دے دی تو ہم خوب شکر گزاری کریں گے"

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

مرد کی عورت سے ملنے کی تعبیر اللہ تعالیٰ نے لفظ "تغشی" سے کی، کیونکہ عمل جماع کے درمیان دونوں میں غالب رہنے مرد ہی ہوتا ہے، اسی لئے کہا گیا کہ مرد، عورت پر طاری رہنے والے پردہ کی طرح ہے!!۔

4۔ لفظ "الرفث" جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "أُحلَّ لكم ليلةَ الصيام الرفثُ الى نسائكم" (سورة البقرة:187)

ترجمہ: "روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لئے حلال کیا گیا۔"

لفظ "رفث" کے کئی معانی ہیں جیسے زبان کا عمل ہو تو کلام قبیح یعنی بری گفتگو اور گالی گلوج، رازدارنہ طور پر وعدہ کرنا، اگر آنکھ کا عمل ہو تو یہ آنکھ مارنے کی حرکت ہوگی اور اگر شرمگاہ سے متعلق ہو تو اس سے مراد جماع ہوگا اور صوم کی آیت میں یہی معنی مراد ہیں اور لفظ 'رفث' ایک ایسا جامع لفظ ہے کہ جس میں وہ سب معانی شامل ہیں جو ایک شخص اپنی بیوی سے شہوت کے طور پر چاہتا ہے۔ کبھی اس لفظ کا اطلاق برے الفاظ یعنی گالی گلوج اور بدعملی پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"الحجُّ أشهرٌ معلوماتٌ فمن فرضَ فيهنَّ الحجَ فلا رفثَ ولا فُسوقَ ولا جدال في الحج" (سورة البقرة:197)

ترجمہ: "حج کے مہینے مقرر ہیں اس لئے جو شخص ان میں حج لازم کرلے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑے کرنے سے بچتا رہے"

5۔ لفظ "لباس" جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"هنَّ لباسٌ لكم و أنتم لباسٌ لهنّ" (سورة البقرة:187)

ترجمہ: "وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو۔"

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مرد وعورت کو ایک دوسرے کے حق میں لباس قرار دیتے ہوئے تشبیہ دی کہ عورتیں، مردوں کے لئے معصیت سے بچاؤ کا ذریعہ اور ستر ہیں اور یہی حال مردوں کا ہے کہ وہ اپنی عورتوں کے حق میں معصیت سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔ اسی لئے انہیں حکم دیا کہ وہ آپس میں قربت اختیار کرتے ہوئے اولاد طلب کریں اور یہی نکاح کا ھدف ہے تا کہ زندگی کی بقاء جاری رہے اور امت اسلامیہ میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے۔

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد وثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے۔

- **دعاء کے لغوی اور شرعی معنی**

✓ دعاء کے لغوی معانی

✓ دعاء کی شرعی تعریف

✓ دعاء کی قبولیت کے شرائط

✓ دعاء کی قبولیت میں موثر امور

✓ دعاء کی قبولیت میں تاخیر

✓ **دعاء کے لغوی معانی**

لفظ "دعاء" ثلاثی مجرد کے باب نصر کا مصدر ہے۔

" دعا بالشیء : دعواً، ودعوةً، ودعاءً، ودعویً " جیسے "دعا بالکتاب والدواة" یعنی کتاب، سیاہی طلب کرنا۔

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

"دعا فلاناً" یعنی "ناداه" یعنی پکارنا، رغبت کرنا، مدد طلب کرنا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"لا تجعلوا دعاء الرسول كدعاء بعضكم بعضاً" (سورة النور:63)

ترجمہ: "تم اللہ تعالیٰ کے نبی کے بلانے کو ایسا بلاوا نہ کرلو جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہوتا ہے۔"

"دعا بفلان" یعنی نام رکھنا۔

"دعاہ لفلان" یعنی کسی چیز کی طرف منسوب کرنا۔

"دعا إلى الشيء" یعنی کسی کام کے کرنے پر آمادہ کرنا جیسے " دعا الی القتال او الصلاۃ اوالدین یعنی جہاد، نماز اور دین کی طرف بلانے کے لئے آمادہ کرنا۔

"دعا القوم" یعنی قوم کو اپنے ہاں کھانے کے لئے بلانا۔

"دعا لہ" کسی کے حق میں دعا کرنا۔

"دعا علیہ" کسی کے خلاف بد دعا کرنا۔

"الداعي" سبب کو کہتے ہیں اور "الداعية" مبالغہ کے لئے کہا جاتا ہے۔

الداعية: وہ شخص جو دین یا کسی فکر کی طرف دعوت دیتا ہے اور داعیہ کا "ۃ" مبالغہ کے لئے ہے۔

الداعية: وہ عورت جو شہوانی خواہش کی طرف دعوت دیتی ہے۔

الدعاية: کسی مذہب یا نقطہ نظر یا دین کی طرف دی جانے والی دعوت، جیسے رسول اللہ ﷺ کی جانب سے بادشاہوں کو لکھے جانے والے خطوط میں اس طرح کے الفاظ پائے جاتے ہیں:

"أدعوك بدعاية الإسلام ، أسلم تسلم" کہ میں تمہیں دینِ اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کرلو سلامتی میں آجاؤ گے۔"

"دعا" : رغب إليه ، وأبتهل یعنی گڑگڑانا جیسے اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی کی امید رکھتے ہوئے دعا کرنا۔

"الدَّعاء" بہت زیادہ دعاء کرنا۔

✓ دعاء کی شرعی تعریف

شرعی معنی میں دعاء اور قنوت دو الفاظ ہیں اور دونوں کے معنی میں کچھ فرق پایا جاتا ہے۔

لفظ "قنت" ثلاثی مجرد کے باب نصر سے مشتق ہے جس کا معنی اطاعت کرنا، نماز میں کھڑا ہونا، اللہ تعالیٰ کے سامنے خاکساری کرنا۔ کہا جاتا ہے "قنت اللہ و قنت للہ"

"قنت لہ "یعنی ذلیل ہونا۔

"قنوت نازلہ "یعنی دشمن پر بد دعاء کرنا۔

لفظ "دعاء" میں ذلت اور خشوع و خضوع کے ساتھ مانگنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ جس میں خوف ورھبت اور رجاء ورغبت (امید) اور شامل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ" (سورۃالأنبياء:90-89)

"اور زکریا (علیہ السلام) کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ، تو سب سے بہتر وارث ہے (89) ہم نے اس کی دعا کو قبول فرما کر اسے یحیٰ (علیہ السلام) عطا فرمایا اور ان کی بیوی کو ان کے لئے درست کر دیا۔ یہ بزرگ لوگ نیک کاموں

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے۔ اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔" نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ" (سورة الاعراف:56)

ترجمہ: "اور دنیا میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی ہے، فساد مت پھیلاؤ اور تم اللہ کی عبادت کرو اس سے ڈرتے ہوئے اور امیدوار رہتے ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔"

نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝١٦ (سورة السجدة:16)

ترجمہ: "ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝١٨٦ (سورۃالبقرۃ : 186)

ترجمہ: "جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔"

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

یہ آیت، آیات صیام کے درمیان میں آئی ہے اور اس کا سبب نزول یہ ہے کہ بعض صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ آیا ہمارا پروردگار ہم سے اس قدر قریب ہے کہ ہم اس سے سرگوشی کر سکتے ہیں یا اتنا دور ہے کہ ہمیں اس کو پکارنا ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ہر اس شخص کے قریب ہے جو اس کو پکارے اور وہ پروردگار، اپنے پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے"۔

حاجتوں کو پورا کرنے کے تئیں دعاؤں کا سننا، اللہ تعالیٰ کی جانب سے کیا گیا وعدہ ہے۔

✓ دعاء کی قبولیت کے شرائط

1۔ یہ کہ دعاء گناہ کے ضمن میں نہ کی جائے۔

2۔ قطع رحمی کے ضمن میں نہ ہو۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم أنه قال: لا يزال يستجاب للعبد مالم يدع بإثم أو قطيعة رحم مالم يستعجل قيل يارسول الله ما الاستعجال؟ قال: يقول: قد دعوت فلم أريستجيب لی فيستحسر عند ذٰلك ويدع الدعآء"

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:"جب تک بندہ گناہ یا قطع رحمی کی دعاء نہ کرے اور جلدی بازی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ بندے کی دعاء قبول فرماتے رہتے ہیں۔" پوچھا گیا، "یارسول اللہ ﷺ، جلد بازی کا مفہوم کیا ہے؟" آپؐ نے فرمایا:"یوں کہنا کہ میں نے دعاء کی لیکن قبول ہوتی نظر نہیں آتی اور پھر ناامید ہو کر دعاء کرنا ترک کر دے۔"

دعاء کی قبولیت مطیع اور فرمانبردار کے ساتھ مخصوص نہیں، ہاں یہ اور بات ہے کہ طاعت و فرمانبرداری کی صورت میں قبولیت کا زیادہ امکان اور امید ہے البتہ نافرمان شخص، اللہ تعالیٰ کی رحمت

سے محروم رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم سب کے لئے عام ہے، شرط یہی ہے کہ گناہ اور قطع رحمی کی دعاء نہ کی جائے۔

✓ دعاء کی قبولیت میں موثر امور

1۔ مخصوص مقامات جیسے مکۃ المکرمۃ، عرفات، مزدلفہ۔
2۔ مخصوص اوقات جیسے رمضان المبارک، عرفہ کا دن
3۔ مخصوص کیفیت یعنی قبولیت کا یقین۔

✓ دعاء کی قبولیت میں تاخیر

دعاء کی قبولیت، مطلق طور پر ایک مدت کے لئے متاخر ہوتی ہے اور مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ دعاء کی قبولیت میں خلل ڈالنے والے امور کو تلاش کرے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو کیونکہ اس کی قبولیت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ"(سورۃ الزمر:36)

ترجمہ: "کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟ یہ لوگ آپ کو اللہ کے سوا اوروں سے ڈرا رہے ہیں اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں۔"

اگر غیر اللہ سے دعاء کی جائے تو قبولیت کا امکان ہی نہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ"(سورۃ النمل:62)

ترجمہ: "بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو۔"

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد و ثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے۔

• سفر کے لغوی اور شرعی معنی

- ✓ سفر کا لغوی معنی
- ✓ سفر کی شرعی تعریف
- ✓ سفر کی مسافت
- ✓ وطن کی اقسام
- ✓ سفر کے ختم ہونے کی علامات
- ✓ روزہ میں مسافر کے مسائل

✓ سفر کا لغوی معنی

لفظ "سفر، سفورا" ثلاثی مجرد کے باب نصر سے ماخوذ ہے، جس کا معنی "مفارقة مدينة الإنسان المقيم" اپنی اقامت گاہ کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ سفر کرنا۔

سفر الصبح یعنی صبح کا روشن ہو جانا، کیونکہ سفر کی صورت میں مسافر کے اخلاق واضح اور نمایاں ہو جاتے ہیں۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

✓ سفر کی مسافت

مسافت سفر سے مراد وہ مسافت جس کی صورت میں اعمال میں رخصت دی جاتی ہے جو عموماً دو دن کسی اونٹ کی سواری کی صورت میں 80 کیلو میٹر پر مشتمل ہو سکتی ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ عرف میں جس کو سفر کو مان لیا جائے اور جس کے لئے توشہ اور پانی کی ضرورت ہو، اس قول میں بھی قوت ہے۔

✓ وطن کی اقسام

وطن کی دو اقسام ہیں۔ وطن اصلی۔ یعنی وہ جگہ جہاں اس کی پیدائش ہوئی یا اس کے گھر والے رہتے ہیں یا وہاں رہائش اختیار کر لی اور ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ منتقل ہوئے اور فتح مکہ اور حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے خود کو مسافر قرار دیتے ہوئے نماز میں قصر فرمایا۔ کیونکہ آپ نے اپنے سابق اصلی وطن مکہ المکرمہ کو مدینہ منورہ سے تبدیل فرما دیا تھا۔

وطن اقامت: یعنی وہ جگہ کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زائد وہاں ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہو یا مدت اقامت میں تردد کا شکار ہو تو جب تک رہے، مسافر ہی رہے گا۔

✓ سفر کے ختم ہونے کی علامات

1۔ اپنے وطن اصلی کو واپس ہو جائے۔

2۔ اقامت کی نیت ختم کر دے۔

3۔ نئے سفر کے امکان کی صورت میں۔

4۔ اسی جیسے دوسرے وطن کے سفر کی صورت میں۔

✓ روزہ میں مسافر کے مسائل

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

مسافر کے لئے مطلقاً روزہ نہ رکھنا افضل ہے، اور جو بحالتِ سفر روزہ رکھ لے، اس پر کوئی حرج بھی نہیں، کیونکہ سفر کی حالت میں نبی ﷺ سے روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں ثابت ہے، البتہ گرمی کی شدت ہو اور مشقت دوچند ہو جائے تو ایسی صورت میں مسافر کے لئیے روزہ نہ رکھنا متعین ہو جاتا ہے، بلکہ اس کے لئیے اس حالت میں روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد وثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے

• قیام کے لغوی اور شرعی معنی

- ✓ قیام کے لغوی معنی
- ✓ قیام کے شرعی معنی
- ✓ قیام کے لئے دیگر تعبیرات
- ✓ رمضان میں قیام کی مشروعیت

✓ قیام کے لغوی معنی

لفظ "قیام" ثلاثی مجرد کے باب نصر کا مصدر ہے، جس کے کئی معانی ہیں:

"قام وقوفا" جم کر کھڑے رہنا۔ یہی اصل معنی ہے۔

"قام بالأمر" یعنی کسی کام کی ذمہ داری اٹھالینا۔

"قام میزان النهار" یعنی جب دن کا نصف حصہ ہو جائے۔

"قام علی أهله" یعنی جب وہ اپنے گھر والوں کے نان ونفقہ کی ذمہ داری نبھائے۔

"قام إلی الصلاة" یعنی جب نماز کا رخ کرے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

جس کا معنی "کھڑا ہونا، ٹھہرنا، چلنے والے سے کہنا" قم لی "یعنی میری وجہ سے ٹھہرو۔

✓ قیام کے شرعی معنی

شرعی معنی میں نماز کے ایک جزء کو کہا جاتا ہے اور یہ نماز کے ارکان میں سے ایک ہے کہ نمازی، نماز میں داخل ہونے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تاکہ مخصوص دعائیں پڑھے اور قرآن مجید کی تلاوت کرے۔

دیگر شرعی الفاظ میں "نمازِ عشا کے بعد سے لیکر طلوعِ فجر کے دوران نفلی نمازیں ادا کرنا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ"(سورۃ الزمر:9)

"بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو، (اور جو اس کے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں) بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔ (اپنے رب کی طرف سے)"

✓ قیام کے لئے دیگر تعبیرات

ا۔ تراویح جو ترویحہ کی جمع ہے اور یہ وہ قعدہ ہوتا ہے جس میں نمازی نماز تراویح کے دوران راحت کرتے ہیں اور اسی وجہ اس نماز کو اس نام سے موسوم کیا گیا اور جو رمضان میں نمازِ تہجد کا دوسرا نام ہے اور اس مسنون گیارہ رکعات والی باجماعت نماز میں ہر دو رکعت کے بعد استراحت کرنا مسنون ہے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

۲۔ تہجد: جو رمضان یا غیر رمضان میں بوقتِ شب سات تا گیارہ یا تیرہ رکعت تک پڑھی جاتی ہے۔

۳۔ وِتر: نمازِ وتر کا اطلاق کبھی قیام اللیل کے علاوہ اس نماز پر بھی ہوتا ہے جو ایک یا تین یا پانچ رکعتوں کی صورت میں ادا کی جاتی ہے۔

✓ **رمضان میں قیام کی مشروعیت**

رمضان میں قیام اللیل یعنی رات کا قیام مستحب ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے رمضان کے دن کے روزے فرض اور اس کی راتوں کا قیام نفل ٹھہرایا ہے" (بیہقی شعب الایمان از سلمان فارسیؓ مرفوعاً)

اس کی فضیلت میں امام الانبیاء ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس سے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کی راتوں کا قیام کرے، اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (البخاری: حدیث نمبر 2008)

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد و ثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے

- **فدیہ کے لغوی اور شرعی معنی**

✓ فدیہ کے لغوی معنی

✓ فدیہ کے شرعی معنی

✓ کن افراد پر روزہ کا فدیہ واجب ہے؟

✓ فدیہ کی مقدار

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

✓ فدیہ کی نوعیت

✓ **فدیہ کے لغوی معنی**

لفظ "فدیہ "(فَداہ) فِداء،فَدیً و فِدیً) ثلاثی مجرد کے باب ضرب سے ماخوذ ہے جس کا لغوی معنی "استنقذہ بمال أو غیرہ ، و خلّصه مما کان فیه" ، "فداہ بنفسه ، و فداہ بماله" یعنی مال وغیرہ دے کر چھڑانا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ " (سورۃ الصافات:107)

"اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا۔"

جیسے کہا جاتا ہے "فدت المراۃ نفسها من روجها" یعنی عورت نے مال دے کر طلاق لے لی اور چھٹکارا حاصل کر لیا۔

والفِداء: یعنی وہ مال جو چھڑانے کے لئے دیا جائے۔ کہا جاتا ہے فدی لک ابی وفداک ابی "یعنی تمہارے اوپر اپنے باپ کو فدا کرتا ہوں اور اس طرح کے جملہ سے دعاء اور اظہار محبت اور تعریف و توصیف کا ارادہ کرتے ہیں

والفدیة یعنی وہ مال جو چھڑانے کے لئے دیا جائے۔ اس کی جمع فدی اور فدیات آتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا" (سورۃ محمد:4)

"توجب کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو گردنوں پر وار مارو۔ جب ان کو اچھی طرح کچل ڈالو تو اب خوب مضبوط قید و بند سے گرفتار کرو، (پھر اختیار ہے) کہ خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر تاوقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے۔"

وافتدی: نفسه أو غيره یعنی خود کو یا کوئی اور شئ کو دے کر اپنی جان چھڑا لینا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰىؕ ۝ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ۝ (سورة الرعد:18)

"جن لوگوں نے اپنے رب کے حکم کی بجا آوری کی ان کے لئے بھلائی ہے اور جن لوگوں نے اس کی حکم برداری نہ کی اگر ان کے لئے زمین میں جو کچھ ہے سب کچھ ہو اور اسی کے ساتھ ویسا ہی اور بھی ہو تو وہ سب کچھ اپنے بدلے میں دے دیں۔"

قرآن کریم میں "فدیہ" کئی معانی میں مستعمل ہوا ہے جو ہماری بحث کا موضوع نہیں ہے۔

✓ فدیہ کے شرعی معنی

فدیہ: کسی برائی یا غلطی کی بناء پر شریعت کے مکلف و پابند شخص پر عائد ہونے والا بدل وعوض۔

یا وہ مال جو کسی عذر کی بناء پر بدنی عبادت سے چھٹکارے کے لئے دیا جاتا ہے۔

فدیہ اور کفارہ میں فرق ہے اور کفارہ کی بحث ایک الگ باب میں آئے گی۔

کسی عذر کی بناء پر عبادت سے چھٹکارے کے لئے دئے جانے والے فدیہ کا قرآن کریم میں دو مقامات پر ذکر آیا ہے۔

1۔ روزہ کی آیات میں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

" وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ "(سورۃ البقرۃ:184)

ترجمہ:"اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں، پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اسی کے لئے بہتر ہے لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم باعلم ہو۔"

2۔حج وعمرہ کی آیت میں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

" وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ "(سورۃ البقرۃ:196)

ترجمہ:"حج اور عمرے کو اللہ تعالیٰ کے لئے پورا کرو، ہاں اگر تم روک لئے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو، اسے کر ڈالو اور اپنے سر نہ منڈواؤ جب تک کہ قربانی قربان گاہ تک نہ پہنچ جائے البتہ تم میں سے جو بیمار ہو، یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس کی وجہ سے سر منڈالے) تو اس پر فدیہ ہے، خواہ روزے رکھ لے، خواہ صدقہ دے دے، خواہ قربانی کرے۔"

✓ کن افراد پر روزہ کا فدیہ واجب ہے؟

1۔وہ معمر شخص جو مستقل طور پر روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی قضاء بھی نہ رکھ سکتا ہو۔

2۔ایسی بیماری جس سے تاحیات صحت کی امید باقی نہ رہے اور اس کا فتویٰ و فیصلہ ڈاکٹرس اور حکیم ہی کریں گے۔

ایسے افراد جو نہ روزہ کی قدرت رکھتے ہوں اور نہ ہی مستقبل میں ان سے قضاء کی کوئی توقع رہے تو ان پر فدیہ ادا کرنا لازم ہے۔

✓ **فدیہ کی مقدار**

مذکورہ بالا عذر کی صورت میں ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلائے گا اگر وہ اس کی طاقت رکھے۔ ہر روزے کے بدلے ایک محتاج کو کھانا کھلایا جائے یا دو کلو گرام گیہوں یا چار کلو گرام جو یا غلہ کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے۔ فدیہ فی روزہ، صدقہ فطر کے برابر ہے۔ دو وقت کی قید اس لئے لگائی گئی کیونکہ روزہ دار سحری اور افطار دو ہی اوقات میں کھاتا ہے۔

✓ **فدیہ کی نوعیت**

فدیہ کی نوعیت کم از کم اوسط یعنی درمیانی درجہ کی ہونی چاہیئے یعنی فقراء اور مالدار کے درمیان کی حیثیت والا کھانا ہو۔

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد و ثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے

- **کفارہ کا لغوی اور شرعی معنی**

✓ "کفارۃ" کا لغوی معنی

✓ "کفارۃ" کی شرعی تعریف

✓ "کفارۃ کی انواع

✓ روزہ کے کفارہ کی مقدار

✓ جماع کے بغیر مباشرت جائز ہے

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

✓ **"کفارۃ" کا لغوی معنی**

لفظ "کفارۃ" ثلاثی مجرد کے باب نصر (کفر) سے ماخوذ اسم مبالغہ مؤنث کا صیغہ ہے۔

کفر کے کئی معانی ہیں جیسے:

كَفَر (كَفرا، كفرا): جَحَد یعنی کسی شئ کو چھپادینا۔ کہا جاتا ہے "کفر درعہ بثوبہ" اس نے اپنی زرہ کو اپنے کپڑے سے چھپادیا

کسان کو بھی کافر کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی بیج کو زمین کے اندر چھپا دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایایا:

"كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ" (سورة الحديد: 20)

ترجمہ: "جیسے بارش اور اس کی پیداوار کسانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے۔"

"کفر اللیل الشیء وعلی الشئی": کیونکہ رات تمام اشیاء کو اپنے اندر چھپالیتی ہے۔ اسی لئے "الکفرۃ" رات کی تاریکی کو کہا جاتا ہے۔

"کفر الجھل علی علم فلان" یعنی علم پر جہل کا غالب آنا۔

"کفر بالخالق" خالق کی نفی اور انکار کرنا، یہ ایمان کی ضد۔ گویا کافر اس شخص کو کہیں گے جو اللہ تعالیٰ کا منکر اور حقیقت پر پردہ ڈالتے ہوئے اس کو کچھ اور ظاہر کرنے والے کو کہیں گے۔

کفر کفرانا (نعم اللہ و بنعم اللہ) یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کردینا۔

✓ **کفارہ کی شرعی تعریف**

شرعی معنی میں لفظ "کفارۃ" کفر (ک اور ف کے فتحہ) یا (ک کا فتحہ اور ف کے سکون) سے ماخوذ ہے جس کا معنی ستر یعنی چھپانا ہے۔ گویا تاوان کے طور پر قربانی یا کوئی اور چیز دینے کو کفارۃ کہتے ہیں

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

کیونکہ یہ وہ چیز ہے جو گناہ کے اثرات کو زائل اور اسے ڈھانپ دیتی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔" صحیح بخاری، کتاب عمرہ کے مسائل کا بیان، باب: عمرہ کا وجوب اور اس کی فضیلت، حدیث متعلقہ ابواب: عمرہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ حدیث نمبر: 1773۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ"(سورۃ المائدہ:89)

ترجمہ: "یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھالو۔"

اسلامی شریعت میں کچھ افعال مقرر کئے گئے ہیں جن کے ارتکاب کی صورت میں ان کو مٹانے یا ان کو چھپا دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مختلف حسب ذیل کفارات مشروع کئے ہیں جو مختلف اسباب کی بناء پر واجب ہوتے ہیں:

1۔ کفارۃ الیمین یعنی قسم کا کفارہ

2. کفارۃ القتل الخطائیعنی غلطی سے کئے جانے والے قتل کا کفارہ

3. کفارۃ الظھار: لفظ "ظہار" ثلاثی مجرد کے "ظہر" سے ماخوذ بطور اسم مستعمل ہے جس کے لغوی معنی پیٹھ اور پشت کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ جملہ کہہ دے کہ تو میرے اوپر میری ماں (یا محرمات میں سے کسی کو) کی پیٹھ کی طرح ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ"(سورۃ المجادلہ:3)

ترجمہ: "جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں۔"

4۔ حرم وغیرہ میں کسی شکار کو قتل کرنے کا کفارہ۔

5۔ بلا کسی عذر جان بوجھ کر رمضان میں روزہ توڑ دینا۔

قرآن مجید میں ان حالات میں سے دو "حالت احرام میں کیا جانے والا شکار کا کفارہ اور قسم کا کفارہ" کو لفظ "کفارۃ" سے ذکر کیا گیا۔

اسی طرح قرآن کریم میں ان مذکورہ حالات میں سے دو ہی افعال "غلطی سے کیا جانے والا قتل اور ظہار" کے حکم کو لفظ "کفارۃ" کا نام نہیں دیا گیا۔ جان بوجھ کر رمضان المبارک میں افطار کرنے والے شخص پر وہ کفارۃ ہے جو ظہار کرنے والے پر ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے رمضان کے دن میں افطار کیا تو اس پر ظہار کرنے والے کفارہ عائد ہو گا"

✓ روزہ کے کفارہ کی مقدار

ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا (دور حاضر میں کسی قیدی کو بھی آزاد کیا جا سکتا ہے)۔
اگر یہ ممکن نہ ہو تو دو ماہ کے متواتر اور لگاتار روزے رکھنا۔
اگر یہ ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔
نیز یہ کہ اس پر روزہ کی قضاء بھی واجب ہے۔
اگر جماع میں شوہر کی زبردستی ہو، تو بیوی کا روزہ صحیح ہو گا اور اس پر کوئی کفارہ بھی نہیں، البتہ شوہر گنہگار ہو گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا۔ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۳ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا۔ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا۔ (سورۃ المجادلۃ: 3)

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

"جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرلیں تو ان کے ذمہ آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے، اس کے ذریعہ تم نصیحت کیے جاتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے (3) ہاں جو شخص نہ پائے اس کے ذمہ دو مہینوں کے لگاتار روزے ہیں اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں اور جس شخص کو یہ طاقت بھی نہ ہو اس پر ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلانا ہے۔"

اور جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے:

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا کہ یارسول اللہ! میں تو تباہ ہو گیا، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا بات ہوئی؟ اس نے کہا کہ میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے تم آزاد کر سکو؟ اس نے کہا نہیں، پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا پے در پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا، نہیں، پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم کو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت ہے؟ اس نے اس کا جواب بھی انکار میں دیا، راوی نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم ﷺ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر گئے، ہم بھی اپنی اسی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بڑا تھیلا (عرق نامی) پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ عرق تھیلے کو کہتے ہیں (جسے کھجور کی چھال سے بناتے ہیں) نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کے اسے لے لو اور صدقہ کر دو، اس شخص نے کہا یارسول اللہ! کیا میں اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کر دوں، بخدا ان دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی بھی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے، اس پر نبی کریم ﷺ اس طرح ہنس پڑے کہ آپ کے آگے کے دانت دیکھے جاسکے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا جا اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے۔ حدیث متعلقہ ابواب: زکاۃ کو تمام مصارف میں تقسیم کرنا ضروری نہیں۔ رمضان میں مباشرت کا کفارہ۔ ادائیگی صدقہ کا ایک خصوصی واقعہ

۔ صحیح بخاری، کتاب روزے کے مسائل کا بیان، باب: اگر کسی نے رمضان میں قصداً جماع کیا اور اس کے پاس کوئی چیز خیرات کے لیے بھی نہ ہو پھر اس کو کہیں سے خیرات مل جائے تو وہی کفارہ میں دیدے، حدیث نمبر:1936

لہٰذا رمضان المبارک میں جان بوجھ کر بلا کسی عذر روزہ توڑنے سے سے بچنا چاہئے اور خود کو اس طرح کے گناہ میں مبتلا ہونے سے بچانے کی تدبیر کرے۔ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات سے مدد و استعانت حاصل کی جاسکتی ہے۔

✓ جماع کے بغیر مباشرت جائز ہے

جماع کے بغیر بیوی سے مباشرت کرنا اور بوس و کنار کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے: " عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ" (البخاری: حدیث نمبر: 1927)

"عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے ہوتے لیکن) اپنی ازواج کے ساتھ (یقبل) بوسہ لینا و مباشرت (اپنے جسم سے لگالینا) بھی کر لیتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے"

بوسہ لینا اور میل جول کرنا نوجوانوں کے لئے مکروہ ہے اور بوڑھوں کے لئے جائز ہے، جیسا کہ حدیث میں اس بات کی وضاحت ملتی ہے:

"عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ ایک نوجوان آیا اور دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا میں روزہ کی حالت میں میری بیوی کا بوسہ لے سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا "نہیں"، ایک اور بوڑھے شخص نے بھی

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا "ہاں، بوسہ لے سکتے ہو۔" صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک دوسرے کو تعجب سے دیکھا تو آپ نے فرمایا "میں سمجھ گیا کہ تم ایک دوسرے کو کیوں دیکھ رہے ہو، بے شک بوڑھا شخص اپنے اوپر کنٹرول کر سکتا ہے۔" (احمد:1606)

جبکہ نوجوان سے کنٹرول کرنا مشکل ہوتا ہے۔

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد و ثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے۔

• قضاء کے لغوی اور شرعی معنی

- ✓ قضاء کے لغوی معنی
- ✓ قضاء کے قرآن مجید میں معانی
- ✓ قضاء کے شرعی معنی

✓ قضاء کے لغوی معنی

لفظ "قضاء" ثلاثی مجرد کے باب ضرب کا مصدر ہے، جس کے کئی معانی ہیں:

قضی الشئی: کسی چیز کو مضبوطی سے بنانا۔

قضی بمعنی ختم: مہر لگانا

قضی بمعنی ادی: پورا کرنا

قضی بمعنی اوجب: واجب کرنا

قضی بمعنی اعلم: خبر دینا

قضی بمعنی انفذ: نافذ کرنا

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

اہل لغت کے نزدیک پائے جانے والے معنی کا خلاصہ یہ ہے کہ قضاء نام ہے کسی شئ کو بہت ہی مضبوطی اور استحکام کے ساتھ پائے تکمیل تک پہنچانا۔

✓ قضاء کے قرآن مجید میں معانی

قرآن مجید میں بھی لفظ "قضاء" متعدد معانی میں وارد ہوا ہے۔

1- **قضاء بمعنی: الإعلام** یعنی خبر دینا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا" (سورۃ الاسراء:4)

"ہم نے بنی اسرائیل کے لئے ان کی کتاب میں صاف فیصلہ کر دیا تھا کہ تم زمین میں دو بار فساد برپا کرو گے اور تم بڑی زبردست زیادتیاں کرو گے۔".

2- **قضاء بمعنی: المضي** کسی کام کو کر گزرنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَلَٰكِن لِّيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا" (سورة الانفال:42)

ترجمہ: "لیکن اللہ کو تو ایک کام کر ہی ڈالنا تھا جو مقرر ہو چکا تھا۔"

3- **قضاء بمعنی: الإنتهاء** یعنی مکمل کر لینا یا ادا کرنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ" (سورة البقرة:200)

ترجمہ: پھر جب تم ارکان حج ادا کر چکو۔"

4- قضاء بمعنی : الوجوب یعنی واجب ہو جانا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ " (سورة ابراهيم:22)

ترجمہ: "جب اور کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا۔"

5- قضاء بمعنی : الوصية یعنی وصیت اور تاکید کرنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ "(الاسراء:23)

ترجمہ:"اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔"

6- قضاء بمعنی : الأجل یعنی مدت جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ" (الاحزاب:23)ترجمہ:"بعض نے تو اپنا عہد پورا کر دیا۔"

7- قضاء بمعنی : الخلق یعنی تخلیق کرنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ " (سورة فصلت:12)

ترجمہ:"پس دو دن میں سات آسمان بنا دیئے۔"

8- قضاء بمعنی : الفعل کام کرنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ"(سورۃ عبس:23)

ترجمہ:"ہرگز نہیں۔اس نے اب تک اللہ کے حکم کی بجا آوری نہیں کی۔"

9- قضاء بمعنی : الإبرام پختہ ارادہ کرنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ" (سورة يوسف:68)

ترجمہ:"مگر یعقوب (علیہ السلام) کے دل میں ایک خیال (پیدا ہوا) جسے اس نے پورا کر لیا۔"

10- قضاء بمعنی : العهد عہد وپیمان لینا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ " (سورة القصص:44)

ترجمہ:"جب کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم احکام کی وحی پہنچائی تھی۔"

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

11- قضاء بمعنی : الأداء ادا کرنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ " (الجمعۃ:10) ترجمہ:"پھر جب نماز ہو چکے۔"

✓ قضاء کے شرعی معنی

شریعت میں لفظ قضاء، کسی جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے معنی یا عوام الناس کے امور کے ذمہ داروں کی جانب سے صادر ہونے والے قابل لزوم قول اور فیصلہ کو کہیں گے جس میں قاضی کا فیصلہ بھی شامل ہے۔ لیکن یہاں پر قضاء سے مراد بھول چوک یا عدم علم کی بناء پر فوت شدہ اعمال کا اعادہ کرنا ہے۔ اس اعتبار سے جس شخص کا ایک یا کئی روزے فوت ہوئے ہوں تو اس پر ان کی قضاء اور اعادہ لازم ہے، چاہے دن کے اوقات طویل ہوں یا مختصر اور موسم سرد ہو گرم وغیرہ۔

اسی طرح جس شخص نے جان بوجھ کر بلا کسی عذر روزہ چھوڑ دیا، اس پر بھی ان کی قضاء واجب ہے۔

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد وثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے۔

• صدقہ کا لغوی اور شرعی معنی

- ✓ صدقہ الفطر کا لغوی معنی
- ✓ صدقہ الفطر کا شرعی معنی
- ✓ صدقہ کی انواع

✓ صدقۃ الفطر کا لغوی معنی

لفظ "صدقہ" ثلاثی مجرد کے باب نصر سے ماخوذ ہے جس کے کئی معانی ہیں:

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

1۔"صدق (صدقا)": سچ بولنا

2۔"صدق فی وعدہ وعیدہ": وعدہ پورا کرنا

3۔"صدق فی الجملة": بہادری ظاہر کرنا جسے کہا جاتا ہے "صدق القتال و صدق فلانا القتال" سخت جنگ کی۔

4۔"صدقہ النصیحۃ او المحبۃ" خالص نصیحت یا محبت کرنا۔

5۔"صدقہ الحدیث" سچی بات بیان کرنا، سچا جاننا۔

ثلاثی مزید فیہ کے باب تفعل سے اس کا معنی صدقہ دینا ہے جیسے "تصدق علی الفقیر بکذا" یعنی فقیر کو کوئی چیز صدقہ میں دینا۔ جس کی جمع صدقات ہے۔

✓ **صدقہ الفطر کا شرعی معنی**

فطر کا معنی روزہ کھولنا یا روزہ ترک کرنا ہے، چونکہ یہ صدقہ رمضان المبارک کے روزے پورے کرنے کے بعد ان کے چھوڑنے پر دیا جاتا ہے، لہٰذا صدقۃ الفطر کہلاتا ہے۔

صدقہ سے مراد وہ مال ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے غرباء و مساکین میں مدد و اعانت کے طور پر تقسیم کیا جاتا ہے اور اس میں رازداری اور علانیہ دونوں ہی طور پر دیئے جانے کو "صدقہ" کہتے ہیں۔

1. **صدقہ کی انواع**

صدقہ کی تین قسمیں ہیں 1۔فرض، جیسے زکوٰۃ۔ 2۔ واجب، جیسے زکاۃ الفطر، نذر اور قربانی وغیرہ۔ 3۔ نفلی صدقات، جیسے عام خیر خیرات۔

1۔فرض، جیسے زکوٰۃ

ABM Printme Publisher
www.AskIslamPedia.com

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ" (سورۃ التوبۃ:60)

"صدقے صرف فقیروں کے لئے ہیں اور مسکینوں کے لئے اور ان کے وصول کرنے والوں کے لئے اور ان کے لئے جن کے دلوں کی تالیف کی جاتی ہو اور گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے لئے اور اللہ کی راہ میں اور راہرو مسافروں کے لئے، فرض ہے اللہ کی طرف سے، اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔"

2۔ واجب، جیسے زکاۃ الفطر جس کو صدقہ فطر بھی کہا جاتا ہے:

صدقہ فطر ہر مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا بچہ، آزاد ہو یا غلام ہر ایک پر عید کی نماز سے قبل واجب ہے۔ جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ "نبی کریم ﷺ نے لوگوں پر زکاۃ الفطر کو واجب کیا ہے اور اس کی مقدار ایک صاع ہے۔"

3۔ نفلی صدقات، جیسے عام خیر خیرات۔

عام صدقات وخیرات کے ضمن میں یہ حدیث ملاحظہ کی جا سکتی ہے:

"حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے، تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے، اور تمہارا بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھانا بھی تمہارے لیے صدقہ ہے، اور تمہارا کسی اندھے کو راستہ دکھانا بھی تمہارے لیے صدقہ ہے، اور تمہارا راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی (وغیرہ تکلیف دہ چیز) کا ہٹانا بھی تمہارے حق میں صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کی بالٹی میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔"

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد و ثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے۔

- **اعتکاف کا لغوی اور شرعی معنی**

✓ اعتکاف کا لغوی معنی

✓ اعتکاف کا شرعی معنی

✓ اعتکاف کے شرائط

✓ اعتکاف کا لغوی معنی

لفظ "عکف" اقامت، رکے رہنے اور مقام سے چمٹے رہنے اور مطلق طور پر ٹھہرنے کے معانی ہیں۔ "المعتکف" اعتکاف کرنے کے مقام کو کہتے ہیں اور لفظ "اعتکاف" ثلاثی مزید فیہ کے باب افتعال کا مصدر ہے اور کہا جاتا ہے کہ "اعتکف فی المکان" یعنی مکان میں بند رہنا۔

✓ اعتکاف کا شرعی معنی

کسی مخصوص مقام پر مخصوص اقامت کو اعتکاف کہتے ہیں اور مخصوص اقامت سے مراد اپنی عورتوں سے جماع اور مباشرت، حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہونا ہے اور مخصوص مقام سے مراد مسجد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ "(سورۃ البقرۃ:187)

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

"اور عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ بچیں۔"

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ"(سورۃ البقرۃ:125)

ترجمہ: "ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے ثواب اور امن وامان کی جگہ بنائی، تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کرلو، ہم نے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام سے وعدہ لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھو۔"

جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے:

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ؆ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اعتکاف کا ارادہ کیا۔ جب آپ ﷺ اس جگہ تشریف لائے (یعنی مسجد میں) جہاں آپ ﷺ نے اعتکاف کا ارادہ کیا تھا۔ تو وہاں کئی خیمے موجود تھے۔ عائشہ؆ کا بھی، حفصہ؆ کا بھی اور زینب؆ کا بھی، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ انہوں نے ثواب کی نیت سے ایسا کیا ہے، پھر آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے اور اعتکاف نہیں کیا بلکہ شوال کے عشرہ میں اعتکاف کیا۔ صحیح بخاری، کتاب اعتکاف کے مسائل کا بیان ،باب: مسجد میں خیمہ لگانا، حدیث نمبر:2034۔

✓ اعتکاف کے شرائط

1۔ نیت کرنا کیونکہ اس کے ذریعہ عادت اور عبادت میں تمیز ہو جاتی ہے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

2۔ اعتکاف، مسجد میں ہو۔

3۔ عاقل ہو۔

4۔ حیض اور جنابت سے پاک ہونا۔

5۔ بلاضرورت اپنے جائے اعتکاف سے باہر نہ آئے۔

- **لیلۃ القدر کا لغوی اور شرعی معنی**

✓ "القدر" کا لغوی معنی

✓ لیلۃ القدر کا شرعی معنی

✓ لیلۃ القدر کو مخفی کئے جانے کی حکمتیں

✓ لیلۃ القدر کی علامتیں

✓ لیلۃ القدر کی وجہ تسمیہ

✓ لیلۃ القدر کی علامتیں

✓ لیلۃ القدر کی دعا

✓ **"القدر" کا لغوی معنی**

لفظ "قدر" ثلاثی مجرد کے باب ضرب اور نصر کا مصدر ہے، جس کا معنی کسی بھی چیز کی انتہاء، بغیر کمی زیادتی کے برابر ہونا۔ جیسے کہا جاتا ہے: ھٰذا قدر ذاک" یہ اس کے مماثل اور مساوی ہے۔ طاقت و قوت، عزت و وقار، تو انگری۔ اس کی جمع "اقدار" ہے۔

قدر کے کئی اور معانی ہیں جس میں "رزق وغیرہ میں تنگی کرنے کا معنی بھی شامل ہے۔

✓ **لیلۃ القدر کا شرعی معنی**

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

انتہائی عظمت و منزلت کی حامل رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی کوئی طاق رات۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: "تحرّوُا ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر من شهر رمضان" (البخاری/ صلاۃ التروتح 1880 اور "فی الوتر من العشر" کی زیادتی 1878 میں ہے)

"عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ماہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو"

اکثر علماء اور محدثین اسی بات کے قائل ہیں کہ یہ رات رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں ہی میں ہے۔ تاہم بعض نے رمضان المبارک کی ستائیسویں رات قرار دیا ہے۔

✓ لیلۃ القدر کو مخفی کئے جانے کی حکمتیں

ابو سلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو سعید خدریؓ سے پوچھا، وہ میرے دوست تھے، انہوں نے جواب دیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھے۔ پھر بیس تاریخ کی صبح کو نبی کریم ﷺ اعتکاف سے نکلے اور ہمیں خطبہ دیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی، لیکن بھلا دی گئی یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں خود بھول گیا۔ اس لیے تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے یہ بھی دیکھا ہے (خواب میں) کہ گویا میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اس لیے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ پھر لوٹ آئے اور اعتکاف میں بیٹھے۔ خیر ہم نے پھر اعتکاف کیا۔ اس وقت آسمان پر بادلوں کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا۔ لیکن دیکھتے ہی دیکھتے بادل آیا اور بارش اتنی ہوئی کہ مسجد کی چھت سے پانی ٹپکنے لگا جو کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی۔ پھر نماز کی تکبیر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کیچڑ میں سجدہ کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ کیچڑ کا نشان میں نے آپ ﷺ کی پیشانی پر دیکھا۔ حدیث متعلقہ ابواب: لیلۃ القدر آخری

ABM Printtime Publisher www.AskIslamPedia.com

عشرہ کی طاق راتوں میں۔ صحیح بخاری کتاب لیلۃ القدر کا بیان، باب: شب قدر کو رمضان کی آخری طاق راتوں میں تلاش کرنا، حدیث نمبر:2016

اس رات کو مخفی رکھے جانے کی کئی حکمتیں ہیں، جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:

1۔ اس کی اصل حکمت کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کو ہے۔ یہ وہ جواب ہے جو صحابہ کرام علیہم الرضوان بارگاہ نبوی میں اس وقت دیا کرتے جب انہیں کسی سوال کے جواب کا قطعی علم نہ ہوتا۔ وہ فرماتے "اللہ ورسولہ اعلم "(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ، کتاب الایمان)

2۔ تاکہ ہم اس رات کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کریں اور اس چیز میں عبادت کی لذت وچاشنی پائی جاتی ہے۔

3۔ تلاش میں ایسی لذت وچاشنی ہے جو عام قسم کی نہیں ہے بلکہ اس تلاش میں شوق واشتیاق پایا جاتا ہے۔

4۔ اس تلاش میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کی اطاعت وفرمانبرداری کی اظہار کے چاشنی پائی جاتی ہے اور یہ وہ لذت نہیں جس کے ہم عادی ہیں بلکہ اس کی خوبی کچھ الگ ہی ہوتی ہے کیونکہ بسااوقات ہمارے لئے ان اعمال کی اتباع آسان ہوتی ہے جس کے ہم عادی ہوتے ہیں لیکن اصول یہ ہے کہ ہنگامی صورتحال میں کئے جانے والے اعمال کا اجروثواب زیادہ ہوتا ہے۔

5۔اس کے ذریعہ مسلسل کثرت عمل کی عادت ہوتی ہے۔کیونکہ اگر شب قدر ظاہر کر دی جاتی تو کوتاہ ہمت لوگ اسی رات کی عبادت پر اکتفا کر لیتے اور دیگر راتوں میں عبادات کا اہتمام نہ کرتے۔

6۔ اس میں احکام دین کے مکلف افراد کو ان کے دین، ان کے پروردگار سے متعدد نمایاں طریقہ سے جوڑا جاتا ہے کہ جس کو ہم اس روشن ترین شریعت میں ہر مناسب موقع پر محسوس کرسکتے ہیں۔ لہٰذا جمعوں، جماعات، عیدین اور حج وغیرہ جیسے اعمال دراصل یہ وہ وسائل ہیں جن کو شریعت

اسلامیہ نے ایک عام عبادتی پہلو کے علاوہ باہم مسلسل ربط و تعلق کے لئے مشروع کر دیا اور یہ ایک ایسی نیکی اور بھلائی ہے کہ جس کی منفعت اور حکمتیں بالکل عیاں ہیں۔

7۔ نیز اس کے علاوہ بھی کچھ اور دروس اور عبرت کے پہلو اس رات کے اخفاء میں پائے جاتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اس کے اخفاء سے اس کی شان و عظمت میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوئی، جیسا کہ کسی شاعر نے کہا

"ليس الخفاء بعارٍ على امرئ ذي جلال
فليلة القدر تخفى وهي خير الليالي"

یعنی کسی صاحب عظمت و جلال شخص پر کوئی چیز مخفی کرنے میں کوئی عیب اور عار نہیں کیونکہ راتوں میں سب سے بہترین رات لیلۃ القدر بھی تو مخفی رکھی گئی ہے۔

✓ لیلۃ القدر کی وجہ تسمیہ

1۔ چونکہ اس ایک رات کی عبادت کی قدر و منزلت ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر اور افضل ہے اس طرح گویا یہ رات تراسی سال سے زائد عبادت کے قائم مقام ہے جو سابقہ امتوں کی عمروں کے لگ بھگ ہوتی ہے اور امت محمدیہ ﷺ کی عمریں ساٹھ تا ستر سال کے لگ بھگ ہوتی ہیں اور اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض میں یہ رات عطا فرمادی، کیونکہ امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور فضل ہے۔

1۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں قرآن مجید کو لوح محفوظ سے سماء دنیا پر نازل فرمایا، پھر تیئیس سال کی مدت میں نبی کریم محمد ﷺ پر نازل فرمایا۔

2۔ کیونکہ اس رات زمین پر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے تاکہ اہل زمین پر رحمتوں کا نزول ہو اور ان فرشتوں کی آمد سے زمین تنگ ہو جاتی ہے۔

3۔ یہ تقدیر کی رات ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ اس رات میں تقدیر لکھی جاتی ہے اور سال بھر ہونے والی بارش، روزی، پیدائش اور موت کے فیصلہ لکھ دئے جاتے ہیں۔

✓ لیلۃ القدر کی علامتیں

گرچہ یقینی طور پر اس رات کی معرفت اور پہنچان کا دعوی کرنا درست نہیں ہے تاہم اس رات کے تیئں بعض علامات کی نشاندہی علماء کرام نے کی ہے:

1۔ آسمان کا ابر آلود نہ ہو بلکہ بالکل روشن ہو۔

2۔ چہار سو سکون کا ماحول طاری ہو۔

3۔ موسم میں اعتدال ہو نہ ہی گرمی کا احساس ہو اور نہ سردی کا۔

4۔ صبح کے وقت سورج کا شعاعوں کے بغیر طلوع ہونا۔

5۔ صبح ہونے تک کسی ستارے کا نہ ٹوٹنا وغیرہ۔

✓ لیلۃ القدر کی دعا

ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر مجھے شب قدر مل جائے تو کیا دعا کروں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ دعا کرو "اللهم إنك عفو تحب العفو فاعف عني"۔" اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معافی و درگزر کو پسند کرتا ہے پس تو مجھ کو معاف فرمادے"۔ سنن ابن ماجہ، دعا کے فضائل و آداب اور احکام و مسائل، باب: عفو اور عافیت کی دعا کا بیان۔ حدیث نمبر: 3850، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد و ثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

• عید کے لغوی اور شرعی معنی

- ✓ عید کے لغوی معنی
- ✓ عید کے شرعی معنی

✓ عید کے لغوی معنی

لفظ "عید" ثلاثی مجرد کے باب نصر کا مصدر ہے جس کا معنی "کسی شئ کا بار بار لوٹ کر آنا" ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ"

(سورۃ المائدۃ:114)

"عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما! کہ وہ ہمارے لئے یعنی ہم میں جو اول ہیں اور جو بعد کے ہیں سب کے لئے ایک خوشی کی بات ہو جائے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو جائے اور تو ہم کو رزق عطا فرمادے اور تو سب عطا کرنے والوں سے اچھا ہے۔"

اسی طرح قرآن مجید میں متعدد مقامات پر لفظ "اعادہ" وارد ہوا ہے جیسے:

"اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ" (سورۃ الروم:11)

"اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کی ابتدا کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا پھر تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔"

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

جس کا معنی "کسی چیز کو اس کی سابقہ حالت پر لوٹانا" جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ" (سورۃ القصص : 85)

"جس اللہ نے آپ پر قرآن نازل فرمایا ہے وہ آپ کو دوبارہ پہلی جگہ لانے والا ہے۔"یعنی ہم آپ کو دوبارہ مکۃ المکرمۃ لوٹائیں گے۔

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ"(سورۃ الانعام:28)

"اور اگر یہ لوگ پھر واپس بھیج دیئے جائیں تب بھی یہ وہی کام کریں گے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا۔"

عاد: وہ قوم عاد جس کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وإلى عادٍ أخاهم هودا" (سورۃ الاعراف : 65، هود : 50)

"اور ہم نے قوم عاد کی جانب ھود کو بھیجا"

حج کو اس لئے "معاد" کہا گیا کہ لوگ بار بار وہاں جاتے ہیں۔

کسی شخص کے شہر کو "معاد" اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بار بار وہاں لوٹ کر آتا ہے۔ آخرت کو بھی اس لئے "یوم المعاد" کہا جاتا ہے کہ وہاں تمام اجسام کو دوبارہ لوٹایا جائے گا۔

"عادت" کے معنی میں بھی فعل کی تکرار ہوتی ہے۔ مریض کی عیادت کرنے والے کو بھی "عائد" کہا جاتا ہے کیونکہ عیادت کرنے والے بار بار مریض کے پاس پہنچتے ہیں۔ اسی طرح "العید" کو بھی اس لئے عید کہا جاتا ہے کہ وہ بار بار ہر سال لوٹ کر آتی ہے اور جس میں ہمیشہ فرحت و مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔

اس کی جمع "اعیاد" ہے۔

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

✓ عید کے شرعی معنی

عرب کے نزدیک ہر جمع ہونے کے دن کو عید کہا جاتا ہے اور جب مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کی آمد ہوئی تو آپ نے دیکھا کہ اہل مدینہ دو دن دف بجاتے ہوئے کھیل کود کرتے ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ "یہ کیا ہے؟" انہوں نے جواب دیا کہ یہ زمانہ جاہلیت کی دو عیدیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلہ ان سے بہتر عیدیں "عید الفطر" اور عید الاضحیٰ" عطا فرمائی ہیں۔"

عید الفطر، شوال کی پہلی تاریخ اور "عید الاضحیٰ" ذی الحجۃ کی دسویں تاریخ کو منائی جاتی ہیں۔ ہر امت اور اہل ادیان کی بھی عیدیں ہوتی ہیں تاہم ہماری عیدوں میں تکبیر، نماز، تحائف کا تبادلہ اور فقراء و مساکین کے درمیان صدقہ وخیرات کے ذریعہ فرحت ومسرت اور شادمانی کا ماحول عام کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں پر رمضان المبارک کے مہینہ کو ہر سال لوٹائے اور انہیں عید سعید منانے کا موقع میسر فرمائے تاکہ وہ اپنے مولائے کریم سے خوب مانگیں اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ محض نئے کپڑے پہننے کا نام ہی عید نہیں ہے بلکہ اپنے پڑوسیوں اور ہر نزدیک و دور رہنے والوں کو تلاش کرتے ہوئے ان کی عید کو بھی فرحت ومسرت کا ذریعہ بنائیں۔

تمام تعریفیں اور ہر قسم کی حمد وثناء دونوں جہانوں کے پروردگار کے لئے ہی ہے۔

•••

ABM Printtime Publisher
www.AskIslamPedia.com

ABM Printing Publisher
www.AskIslamPedia.com

Print by :
SUHAIL GRPAHICS
CELL : 9246161020

AskIslamPedia

JILT
Quality is our Identity

ISBN : 978-81-928196-5-5
978-81-928196-5-5